# رَوْضَةُ السَّالِکِیْن
# فِیْ
# مَنَاقِبِ الْأَوْلِیَاءِ وَالصَّالِحِیْن

(اولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

# رَوْضَةُ السَّالِكِيْن

## فِي

# مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْن

﴿اَولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

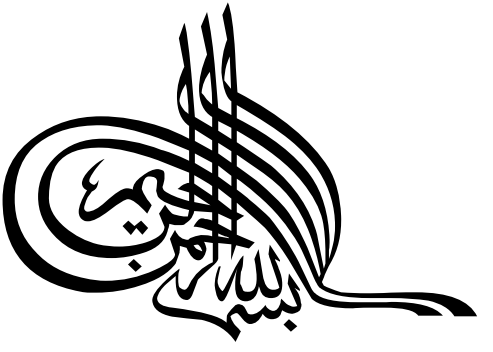

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرِ مُنْتَصِرٍ
بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرِ مُنْقَصِمِ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-ا/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۷۳، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں


نام کتاب : **روضة السّالكين في مناقب الأولياء والصّالحين**

تالیف : **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

تحقیق وتخریج : فیض اللہ بغدادی، حافظ ظہیر احمد الاِسنادی

معاون تحقیق : اجمل علی مجددی

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّتؒ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ **Research.com.pk**

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل اکتوبر **2006**ء

تعداد : **1,100**

قیمت امپورٹڈ پیپر : **260/-** روپے

**نوٹ:** شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو، ویڈیو کیسٹس، **CDs** اور **DVDs** سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

**sales@minhaj.biz**

# فہرس


| الرقم | الفصول | الصفحة |
|---|---|---|
| ١ | فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى<br>﴿بارگاہِ الٰہی میں اولیاء و صالحین کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾ | ١٣ |
| ٢ | فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ اللهِ لِأَوْلِيَائِهِ وَوَضْعِهَا فِي قُلُوْبِ أَهْلِ الْأَرْضِ<br>﴿اللہ تعالیٰ کی اپنے اولیاء کرام سے محبت اور اہلِ زمین کے دلوں میں اس کے ڈالے جانے کا بیان﴾ | ٣١ |
| ٣ | فَصْلٌ فِي مُحَارَبَةِ اللهِ أَعْدَاءَ أَوْلِيَائِهِ الْكِرَامِ<br>﴿اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے معزز اولیاء کے دشمنوں سے اعلانِ جنگ کا بیان﴾ | ٤٠ |
| ٤ | فَصْلٌ فِي كَوْنِ اللهِ تَعَالَى سَمْعًا وَبَصَرًا لِلْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ | ٤٩ |

| الرقم | الفصول | الصفحة |
|---|---|---|
| | ﴿اللہ تعالیٰ کا اپنے اولیاء و صالحین کی سماعت وبصارت بن جانے کا بیان﴾ | |
| ٥ | فَصْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رَبَّهُمْ فِي الآخِرَةِ<br>﴿آخرت میں اولیاء وصالحین کے دیدار الٰہی کرنے کا بیان﴾ | ٥٤ |
| ٦ | فَصْلٌ فِي خِطَابِ اللهِ تَعَالَى لِلْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الآخِرَةِ<br>﴿آخرت میں اللہ تعالیٰ کے اولیاء و صالحین سے ہمکلام ہونے کا بیان﴾ | ٦٢ |
| ٧ | فَصْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي فَرَاسَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّالِحِيْنَ<br>﴿صالح مؤمن بندوں کی فہم وفراست کا بیان﴾ | ٦٧ |
| ٨ | فَصْلٌ فِي حُجِّيَّةِ أَقْوَالِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ<br>﴿اقوالِ اولیاء وصالحین کے حجت ہونے کا بیان﴾ | ٧٤ |

| الرقم | الفصول | الصفحة |
|---|---|---|
| ٩ | فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَهْلِ الذِّكْرِ مِنَ الصَّالِحِيْنَ<br>﴿اہلِ ذکر صالحین کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾ | ٨٣ |
| ١٠ | فَصْلٌ فِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ يَطُوفُونَ فِي طُرُقِ أَهْلِ الذِّكْرِ وَيَتَعَاقَبُوْنَ فِيْهِمْ<br>﴿فرشتوں کا اہلِ ذکر کی راہوں میں چکر لگانے اور ان کی تلاش میں سرگرداں رہنے کا بیان﴾ | ٩٩ |
| ١١ | فَصْلٌ فِي شَفَاعَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ يَومَ الْقِيَامَةِ<br>﴿روزِ قیامت شفاعتِ اولیاء و صالحین کا بیان﴾ | ١١١ |
| ١٢ | فَصْلٌ فِي أَنَّ قُلُوْبَ الْعَارِفِيْنَ مَعَادِنُ التَّقْوَى<br>﴿قلوبِ عارفین کا مرکزِ تقوی ہونے کا بیان﴾ | ١٥٤ |
| ١٣ | فَصْلٌ فِي وُجُوْدِ الْأَقْطَابِ وَالْأَبْدَالِ وَعَدَدِهِمْ<br>﴿دنیا میں اَقطاب اور اَبدال کے موجود ہونے اور ان کی تعداد کا بیان﴾ | ١٥٧ |

| الرقم | الفصول | الصفحة |
|---|---|---|
| ١٤ | فَصْلٌ فِيمَا أَعَدَّهُ اللّٰهُ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ<br>﴿صالحین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیار کردہ تسکینِ چشم و جاں کا بیان﴾ | ١٨٨ |
| ١٥ | فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْبَهُ لَهُمْ<br>﴿اللہ تعالیٰ کے گمنام اولیاء وصالحین کی فضیلت کا بیان﴾ | ٢٠٢ |
| ١٦ | فَصْلٌ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ<br>﴿اولیاء وصالحین کی کرامات کا بیان﴾ | ٢٢٧ |
| ١٧ | فَصْلٌ فِي فَضْلِ الزُّهْدِ وَالزَّاهِدِيْنَ فِي الدُّنْيَا<br>﴿دنیا میں زہد اختیار کرنے والوں کی فضیلت کا بیان﴾ | ٢٨٥ |
| ١٨ | فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْقِيَامِ وَالْقَائِمِيْنَ بِاللَّيْلِ<br>﴿راتوں کو اٹھ کر یادِ الٰہی کرنے والوں کی فضیلت کا بیان﴾ | ٢٩٨ |

| الرقم | الفصول | الصفحة |
|---|---|---|
| ١٩ | فَصْلٌ فِي فَضْلِ مُجَالَسَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَمُصَاحَبَتِهِمْ<br>﴿اولیاء کرام کی صحبت اور ہم نشینی کی فضیلت کا بیان﴾ | ٣٠٣ |
| ٢٠ | فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَوْلِيَاءَ هُمُ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ تَعَالَى<br>﴿اولیاء اللہ کی زیارت باعثِ یادِ الٰہی ہونے کا بیان﴾ | ٣١٤ |
| ٢١ | فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَزِيَارَتِهِمْ فِي اللّٰهِ تَعَالَى<br>﴿رضاءِ الٰہی کی خاطر اولیاء و صالحین سے محبت کرنے اور ان کی زیارت کرنے کا بیان﴾ | ٣١٨ |
| ٢٢ | فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ<br>﴿اولیاء و صالحین سے توسّل کا بیان﴾ | ٣٢٢ |
| ٢٣ | فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ<br>﴿اولیاء و صالحین کے جامع مناقب کا بیان﴾ | ٣٥٣ |
| ۞ | مصادر التخريج | ٣٩٣ |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

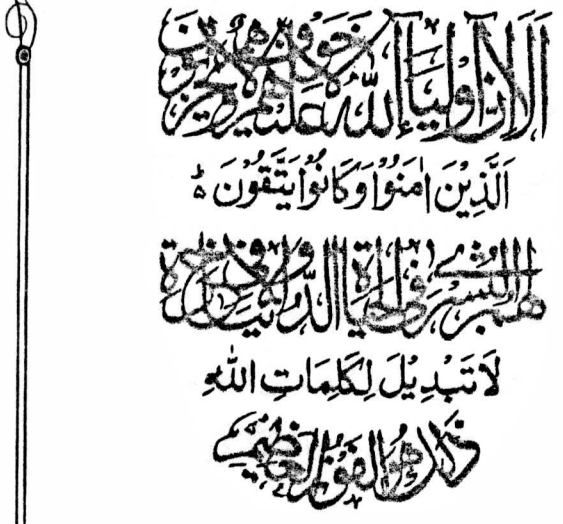


خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے ○ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے ○ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت و مقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت و شفاعت کی/یا دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حُسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)۔ اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے، یہی وہ عظیم کامیابی ہے ○

(سورہ یونس، ۱۰: ۶۲۔۶۴)

## ١۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى

﴿بارگاہِ الٰہی میں اولیاءِ کرام و صالحینِ عظام کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

١/١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ. آنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُوْنَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں جو گروہِ (اولیا) سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح دمکتے ہوں گے انہیں تھوکنے، ناک صاف کرنے اور قضائے حاجت کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور کنگھے سونے چاندی کے۔ ان کی

---

**الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ٣/١١٨٥۔ ١١٨٦، الرقم: ٣٠٧٣۔ ٣٠٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: في صفات الجنة وأهلها وتسبيحهم فيها بكرة وعشيا، ٤/٢١٨٠، الرقم:٢٨٣٤، والترمذي في السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في صفة أهل الجنة، ٤/٦٧٨، الرقم: ٢٥٣٧، وقال: هذا حديث صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٦، الرقم: ٨١٨٣، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٦٣، الرقم: ٧٤٣٦۔**

انگیٹھیوں میں عود سُلگے گا اور اُن کا پسینہ مُشک کی طرح خوشبو دار ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کو دو بیویاں ملیں گی، وہ ایسی حسین ہوں گی کہ ان کے گوشت کا مغز ان کی پنڈلیوں کے آر پار سے نظر آئے گا۔ ان لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ اور نہ ان کے دلوں میں ذرا بھی بغض ہوگا۔ ان کے دل متحد ہوں گے وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٢/٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وإِنْ سَأَلَنِي، لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي، لَأُعِيْذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.**

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ مسلسل نفلی عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں

---

**الحديث رقم ٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: التواضع، ٥/٢٣٨٤، الرقم: ٦١٣٧، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٥٨، الرقم: ٣٤٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١٠/٢١٩، باب (٦٠)، وفى كتاب الزهد الكبير، ٢/٢٦٩، الرقم: ٦٩٦۔**

اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی اس طرح متردد نہیں ہوتا جیسے بندۂ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف ناپسند کرتا ہوں۔''

اسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**٣/٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل قَالَ: إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ. وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ، أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (یعنی اسی رفتار سے اس پر اپنی رحمت اور مدد و نصرت فرماتا ہوں)۔''

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣١٦، الرقم: ٣/٨١٧٨، ٢٨٣/، الرقم: ١٤٠٤٥۔**

٤/٤۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ عزوجل: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ. وَفِي بَابٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے ایسے نور کے منبر ہوں گے کہ جن پر انبیاء وشہداء بھی رشک کریں گے (کہ یہ کون لوگ ہیں جو نبی ہیں نہ شہید لیکن پھر بھی اتنے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں)۔''

اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥/٥۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

---

**الحديث رقم ٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء في الحب في الله، ٤/٥٩٧، الرقم: ٢٣٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٩، الرقم: ٢٢١٣٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/١٣١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١، الرقم: ٤٥٧٦.**

**الحديث رقم ٥: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: البيوع، باب: فى الرهن، ٣/٢٨٨، الرقم: ٣٥٢٧، والنسائى فى السنن الكبرى، سورة يونس، ٦/٣٦٢، الرقم: ١١٢٣٦، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٣٣٢، الرقم: ←**

بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللهِ. قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوحِ اللهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطُوْنَهَا، فَوَاللهِ إِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُوْرٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلَى نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ، وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾. [يونس، ١٠: ٦٢] .

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ برگزیدہ بندے ایسے ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شہداء، قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مقام دیکھ کر اُن پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جن کی باہمی محبت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتی ہے نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ان کے چہرے نور (سے مزین) ہوں گے اور وہ نور (کے ٹیلوں) پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ ''خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و

---

..... ٥٧٣، وأبو يعلى فى المسند، ١٠/٤٩٥، الرقم: ٦١١٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦/٤٨٥، ٤٨٦، الرقم: ٨٩٩٧، ٨٩٩٨، ٨٩٩٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٢، الرقم: ٤٥٨٠، والهيثمى فى موارد الظمآن، ١/٦٢١، الرقم: ٢٥٠٨۔

غمگین ہوں گے‘‘ (یعنی بتایا کہ یہ آیت انہی کے حق میں نازل ہوئی ہے)۔‘‘

اسے امام ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**٦/٦۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقُلُوْبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَاسْتَزَدْتُ رَبِّي ﷻ، فَزَادَنِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَرَأَيْتُ أَنَّ ذَالِكَ آتٍ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى وَمُصِيْبٌ مِنْ حَافَّاتِ الْبَوَادِي.** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے (میری اُمت میں) ستر ہزار افراد ایسے عطا کیے گئے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل (محبت و اطاعت میں) ایک شخص (ولی اللہ) کے دل کے مطابق ہوں گے۔ پس میں نے اپنے رب ﷻ سے زیادہ چاہا تو اس نے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار کا میرے لئے اضافہ فرما دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ بے شک یہ (مقام) دیہات میں رہنے والے (اہلِ ایمان) اور ننگے پاؤں چلنے والے صحرائی باشندوں کو ملے گا۔‘‘

اسے امام احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/٦، الرقم: ٢٢، وأبو يعلى فى المسند، ١/١٠٤، الرقم: ١١٢، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٣٠٢، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٤١٠، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٣۔**

٧/٧- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ﷺ في رواية طويلة: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا وَاعْقِلُوْا وَاعْلَمُوْا: أَنَّ لِلهِ ﷻ عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَأَلْوَى بِيَدِهِ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ! اِنْعَتْهُمْ لَنَا يَعْنِي صِفْهُمْ لَنَا فَسُرَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هُمْ نَاسٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ وَ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ

---

الحديث رقم ٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٦٢، الرقم: ١١٢٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٢، ٣٤٣، الرقم: ٢٢٩٥٧، ٢٢٩٤٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٣٢، ٣٣٨، الرقم: ٥٧٣، ٥٧٧، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٤٩٥، الرقم: ٦١١٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٥، الرقم: ٣٤١٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٢٩١، الرقم: ٣٤٣٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦/٤٨٥، الرقم: ٨٩٩٧، ٨٩٩٩، وابن المبارك في الزهد، ١/٢٤٨، الرقم: ٧١٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣، الرقم: ٤٥٨٥، وقال المنذري: رواه أحمد وأبو يعلى بإسناد حسن والحاكم وقال: صحيح الإسناد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٧٦، وفي موارد الظمآن، ١/٦٢١، الرقم: ٢٥٠٨، وابن جرير الطبري في جامع البيان، ١١/١٣٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٤٢٣.

تَحَابُّوْا فِي اللهِ وَتَصَافَوْا يَضَعُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ فَيُجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا فَيَجْعَلُ وُجُوْهَهُمْ نُوْرًا وَثِيَابَهُمْ نُوْرًا يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُوْنَ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللهِ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز سے فارغ ہوئے اور رخِ انور لوگوں کی طرف پھیر کر فرمایا: اے لوگو! (جو میں کہنے جا رہا ہوں اسے) غور سے سنو اور اس سے عقل حاصل کرو اور (اچھی طرح) جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو کہ نہ انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء لیکن انبیاء اور شہداء بھی ان کے قربِ الٰہی کی بدولت ان پر رشک کرتے ہیں۔ اتنے میں دیہاتیوں میں سے ایک منفرد قسم کا شخص آیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا جیسے کوئی چیز پوچھنا چاہتا ہے (اجازت پا کر) اس نے عرض کیا: اے نبی اللہ! لوگوں میں سے بعض لوگ جو نہ تو انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور نہ ہی شہداء لیکن انبیاء اور شہداء ان کے قرب الٰہی کی بدولت ان پر رشک کریں گے! یا رسول اللہ براہ کرم ان کا حلیہ تو بیان فرمائیے (تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں)۔ اعرابی کا سوال سن کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی سے چمک اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ مختلف گروہوں اور مختلف قبائل سے ہوں گے جن کے درمیان بظاہر قریبی صلہ رحمی بھی نہیں ہوگی لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر باہم ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور ایک دوسرے کی خیر خواہی چاہنے والے ہوں گے۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان کے لئے نور کے منبر رکھے گا اور انہیں ان پر بٹھائے گا اور ان کے چہرے اور ان کے کپڑے بھی نورانی بنادے گا۔ قیامت کے روز لوگ خوف زدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور یہ وہی اولیاء اللہ ہیں جن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ پریشان ہوتے ہیں۔''

اسے امام نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ امام احمد کے ہیں۔

**٨/٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الشُّهَدَاءُ وَالنَّبِيُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَ مَجْلِسِهِمْ مِنْهُ فَجَثَا أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، صِفْهُمْ لَنَا وَحِلْهُمْ لَنَا قَالَ: قَوْمٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ مِنْ نَزَاعِ الْقَبَائِلِ تَصَادَقُوْا فِي اللهِ تَحَابُّوْا فِيْهِ يَضَعُ اللهُ ﷻ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَخَافُ النَّاسُ وَلَا يَخَافُوْنَ هُمْ أَوْلِيَاءُ اللهِ ﷻ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.**

**وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.**

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء اور نہ ہی شہداء ہیں لیکن روزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں ان کے قرب کی بدولت انبیاء و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ پس ایک اعرابی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہمیں ان کا حلیہ بیان فرمائیے (تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مختلف گروہوں اور مختلف قبائل سے ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں دوستی اور محبت رکھی۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان کے لئے نور کے منبر لگوائے گا۔ اس دن لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن وہ پرسکون ہوں گے یہی وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں جن پر نہ کوئی خوف ہوگا

**الحديث رقم ٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/١٨٨، الرقم: ٧٣١٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٣٧١۔**

اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

**٩/٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ ﷻ: مَنْ أَذَلَّ لِي وَلِيًّا فَقَدِ اسْتَحَلَّ مُحَارَبَتِي وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِمِثْلِ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ إِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ وَإِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ مَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ وَفَاتِهِ لِأَنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.**

**رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کی توہین کی تو اس نے میرے ساتھ جنگ کو حلال جانا اور کسی بندے کو میرا قرب جس قدر فرائض کی ادائیگی سے ہوتا ہے کسی اور چیز سے نہیں ہوتا۔ میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو

---

**الحديث رقم ٩: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٢٥٦، الرقم: ٢٦٢٣٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٣٩، الرقم: ٩٣٥٢، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/٢٧٠، الرقم: ٦٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٦٨، الرقم: ٤٤٤٥، و العسقلاني في فتح الباري، ١١/٣٤٢، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٣٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٩، فقال: رواه البزار والطبراني وأحمد ورجال أحمد رجال الصحيح.**

میں اسے عطا کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور میں کبھی بھی کسی چیز میں اتنا تردد نہیں کرتا جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں جتنا تردد میں اپنے اس بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف پسند نہیں کرتا۔''

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابونعیم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠/ ١٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ نَاصَبَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَرُبَّمَا سَأَلَنِي وَلِيِّي الْمُؤْمِنُ الْغِنَى فَأَصْرِفُهُ مِنَ الْغِنَى إِلَى الْفَقْرِ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى الْغِنَى لَكَانَ شَرًّا لَهُ وَرُبَّمَا سَأَلَنِي وَلِيِّي الْمُؤْمِنُ الْفَقْرَ فَأَصْرِفُهُ إِلَى الْغِنَي وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى الْفَقْرِ لَكَانَ شَرًّا لَهُ. إِنَّ اللهَ ﷻ قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعُلُوِّي وَبَهَائِي وَجَمَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَى نَفْسِهِ إِلَّا أَتْبَتُّ أَجَلَهُ عِنْدَ بَصَرِهِ وَضَمَّنْتُ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ رِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَّرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے جنگ مول لی اور میں کسی چیز کو جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں تردد نہیں کرتا جتنا میں اس

---

**الحديث رقم ١٠: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ١٢/ ١٤٥، الرقم: ١٢٧١٩، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٢٧٠۔**

مومن کی موت سے تردد کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں۔ بسا اوقات میرا کوئی ولی مجھ سے غنا کا سوال کرتا ہے تو میں اس کو غنا سے فقر کی طرف پھیر دیتا ہوں اور اگر میں اس کو غنا کی طرف پھیر دیتا تو یہ اس کے لئے شر کا باعث ہوتا اور بسا اوقات میرا ولی مجھ سے فقر کا سوال کرتا ہے تو میں اس کو غنا کی طرف پھیر دیتا ہوں اور اگر میں اس کو فقر کی طرف پھیر دیتا تو یہ اس کے لئے شر کا باعث ہوتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور میری عزت، جلال، علو، رونق، جمال اور بلند مرتبہ کی قسم! جب کوئی بندہ میری خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح نہیں دیتا ہے میں (نتیجتاً) اس کی موت اس کی آنکھوں کے سامنے رکھ دیتا ہوں (تاکہ وہ ہمیشہ اس کو یاد کر کے عبرت حاصل کرتا رہے) اور آسمان اور زمین کو اس کے رزق کی ضمانت دے دیتا ہوں اور ہر تاجر کی تجارت کے پیچھے میں اس کا (کارساز) ہو جاتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١/١١۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ

**الحديث رقم ١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤١، ٣٤٣، مختصراً، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٢٩٠، الرقم: ٣٤٣٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٨٦، ٤٨٧، ٤٨٨، الرقم: ٨٩٩٨، ٨٩٩٩، ٩٠٠١، وابن المبارك في الزهد: ٢٤٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥، ومعمر بن راشد في الجامع، ١١/٢٠١، ٢٠٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣، الرقم: ٤٥٨٥، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٧٦، ١٠/٢٧٧، والحارث في المسند، ٢/٩٩٣، الرقم: ١١٠٩، وابن عبد البر في التمهيد، ١٧/٤٣٦، و ابن جرير الطبري في جامع البيان، ١١/١٣٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٨/٣٥٧۔**

تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة، ٥: ١٠١ ] قَالَ: فَنَحْنُ نَسْأَلُهُ إِذْ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ بِقُرْبِهِمْ وَمَقْعَدِهِمْ مِنَ اللهِ ﷻ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ: وَفِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَامَ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَمَى بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: حَدِّثْنَا يَا رَسُولَ اللهِ عَنْهُمْ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: فَرَأَيْتُ وَجْهَ النَّبِيِّ ﷺ يَنْتَشِرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عِبَادٌ مِنْ عِبَادِ اللهِ مِنْ بُلْدَانٍ شَتَّى وَ قَبَائِلَ مِنْ شُعُوبِ أَرْحَامُ الْقَبَائِلِ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ يَتَوَاصَلُونَ بِهَا لِلّٰهِ لَا دُنْيَا، يَتَبَاذَلُونَ بِهَا يَتَحَابُّونَ بِرُوْحِ اللهِ ﷻ، يَجْعَلُ اللّٰهُ وُجُوهَهُمْ نُورًا، يَجْعَلُ لَهُمْ مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ قِدَامَ الرَّحْمٰنِ تَعَالَى، يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُونَ وَ يَخَافُ النَّاسُ وَلَا يَخَافُونَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ مُخْتَصَرًا وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء مگر انبیاء اور شہداء بھی روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سے ان کے قرب اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مسندوں پر رشک کریں گے۔ لوگوں میں ایک طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا، وہ کھڑا ہوا اور گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں ان کے بارے میں فرمائیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل اٹھا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جو مختلف علاقوں، مختلف قبائل اور مختلف خاندانوں سے ہیں جن کے درمیان کوئی خونی رشتہ داریاں بھی نہیں ہیں مگر صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں، دنیاداری کے لئے نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ صرف اللہ کے لئے ہی ایک دوسرے

سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے چہرے منور فرما دے گا، ان کے لیے خدائے رحمان کے سامنے موتیوں کے منبر بچھائے جائیں گے۔ اس دن لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، اور لوگ غمگین ہوں گے مگر انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔''

اس حدیث کو مختصراً امام احمد نے اور طبرانی نے اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

**١٢/١٢۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ رَبِّي عزوجل وَعَدَنِي مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُوْنَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد سے حساب نہیں لیا جائے گا نیز ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ١٢: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٢/٩٢، الرقم: ١٤١٣، ١٢/١٣٤، الرقم: ١٢٦٨٦، ٢٠/١٦٨، الرقم: ٣٥٨، وفى مسند الشاميين، ٢/٤٣٩، الرقم: ١٦٥٧، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٧، ١٠/٢٧٧، وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٦٢: ٤/١٢، الرقم: ٤٥٨٣، وقال المنذرى: رواه الطبرانى بإسنادٍ حَسَنٍ، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٣، والسيوطى فى الدر المنثور فى التفسير بالمأثور، ١٠/٣٦٨۔**

١٣/١٣۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا يُجْلِسُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، وَيَغْشَى وُجُوهَهُمُ النُّورُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مِثْلَهُ.

''حضرت ابو امامہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نور کے منبروں پر بٹھائے گا اور ان کے چہروں پر نور چھا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہوجائے گا۔'' اسے امام طبرانی نے سندِ جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٤/١٤۔ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ﷺ قَالَ كَانَ فِيْنَا رَجُلٌ مَعْشَرِ الْأَشْعَرِيِّيْنَ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَ شَهِدَ مَعَهُ مَشَاهِدَهُ الْحَسَنَةَ الْجَمِيْلَةَ يُقَالُ لَهُ مَالِكٌ أَوِ ابْنُ مَالِكٍ..... قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حُجْرَةِ الْقَوْمِ أَعْرَابِيٌّ قَالَ:

---

الحديث رقم ١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/١١٢، الرقم: ٧٥٢٧، وفي مسند الشاميين، ٢/١٠، الرقم: ٨٢٦، ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٥، الرقم:٣٤٠٩٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٢، الرقم: ٤٥٨١، وقال: إسناده جيد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٧٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٣٧٣۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٧٧، والحارث في مسند الحارث (زوائد الهيثمي)، ٢/٩٩٣، الرقم: ١١٠٩۔

وَكَانَ يُعْجِبُنَا إِذَا شَهِدْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يَكُوْنَ فِيْنَا الْأَعْرَابِيُّ لِأَنَّهُمْ يَجْتَرِئُوْنَ أَنْ يَّسْأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَلَا نَجْتَرِئُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، سِمْهُمْ لَنَا قَالَ: فَرَأَيْنَا وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ ثُمَّ قَالَ: هُمْ نَاسٌ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى يَتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ. وَاللهِ إِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلَى نُوْرٍ مَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنُوْا.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم گروہِ اشعریین میں ایک آدمی تھا جسے حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل تھا اور وہ تمام خوبصورت مواقع میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے انہیں مالک یا ابن مالک کہا جاتا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء لیکن انبیاء وشہداء اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے مقام ومرتبہ کے سبب ان پر رشک کریں گے۔ پس لوگوں میں سے ایک منفرد شخص اعرابی نے عرض کیا: ’اور ہم اس چیز کو پسند کرتے تھے کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوتے کہ ہمارے ساتھ کوئی اعرابی بھی ہو کیونکہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کرنے کی جرأت کر لیتے تھے جبکہ ہم ایسی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔‘ یا رسول اللہ! ہمارے لیے ان کی علامات بیان فرمایئے (تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کا رخِ زیبا دیکھا کہ وہ خوشی سے جگمگا اٹھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مختلف قبائل سے ایسے لوگ ہوں گے جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے۔ اور اللہ رب العزت کی قسم! ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے اور وہ اس وقت بھی خوفزدہ نہیں ہوں گے جب لوگ خوفزدہ ہوں گے

اور نہ ہی وہ اس وقت غمزدہ ہوں گے جب لوگ غم میں مبتلا ہوں گے۔''

اسے امام ابویعلی نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام ہیثمی نے فرمایا ہے۔

١٥/١٥۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اعْقِلُوْا أَنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ لِمَكَانِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ هُمْ حِلْهُمْ؟ فَسُرَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِقَوْلِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ: هُمْ قَوْمٌ لَمْ تَصِلْ مِنْهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ تَحَابُّوْا فِي جَلَالِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَتَصَافَوْا فِيْهِ وَ تَزَاوَرُوْا فِيْهِ وَ تَبَاذَلُوْا فِيْهِ يَضَعُ اللهُ لَهُمْ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَ إِنَّ ثِيَابَهُمْ لَنُوْرٌ وَ وُجُوْهَهُمْ نُوْرٌ لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَ لَا يَفْزَعُوْنَ إِذَا فَزِعَ النَّاسُ أُوْلٰئِكَ أَوْلِيَاءُ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابومالک اشعری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء ہیں لیکن انبیاء اور شہداء بھی بارگاہِ الٰہی میں ان کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ پس ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں (ہمارے لئے) ان کا حلیہ بیان فرمائیں (تاکہ ہمیں ان کی پہچان ہوسکے)؟ حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ انور اعرابی کے اس سوال پر جگمگا اٹھا اور آپ ﷺ نے

**الحديث رقم ١٥: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٨٢ وابن جرير الطبرى في جامع البيان، ١١/١٣٢، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٢/١٥٨، ١٥٩۔**

فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو مختلف گروہوں اور مختلف قبیلوں سے ہوں گے اور ان کے درمیان باہم (روایتی) صلہ رحمی بھی نہیں ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ کے جلال کی خاطر وہ باہم ایک دوسرے سے محبت کریں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ خالص تعلق رکھتے ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے کی زیارت و ملاقات کریں گے اور ایک دوسرے پر خرچ کریں گے۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر رکھے گا اور وہ اس پر جلوہ افروز ہوں گے۔ اور بے شک ان کے کپڑے اور چہرے بھی نور والے ہوں گے اور وہ اس وقت خوفزدہ نہیں ہوں گے جب لوگ خوفزدہ ہوں گے اور نہ ہی اس وقت پریشان ہوں گے جب لوگ پریشان ہوں گے (یہ) وہی اولیاء اللہ ہیں جن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمزدہ ہوتے ہیں۔''

اس حدیث کو حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

## ٢۔ فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ اللهِ لِأَوْلِيَائِهِ وَوَضْعِهَا فِي قُلُوْبِ أَهْلِ الْأَرْضِ

### ﴿اللہ تعالیٰ کی اپنے اولیاء کرام سے محبت اور اہلِ زمین کے دلوں میں اس محبت کے ڈالے جانے کا بیان﴾

١٦/١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ

---

**الحديث رقم ١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ٣/١١٧٥، الرقم: ٣٠٣٧، وفی كتاب: الأدب، باب: المِقَةِ مِن الله تعالى، ٥/٢٢٤٦، الرقم: ٥٦٩٣، وفی كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ٦/٢٧٢١، الرقم: ٧٠٤٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: إذا أحب الله عبدا حببه إلى عباده، ٤/٢٠٣٠، الرقم: ٢٦٣٧، ومالك فی الموطأ، ٢/٩٥٣، الرقم: ١٧١٠۔**

اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧/٢۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا نا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند فرماتا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨/٣۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ

---

**الحديث رقم ١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ٥/٢٣٨٧، الرقم: ٦١٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقائه ومن كره لقاء الله كره الله لقائه، ٤/٢٠٦٦، ٢٠٦٧، الرقم: ٢٦٨٤، ٢٦٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٠٧، الرقم: ٢٥٧٦٩، ٦/٢٣٦، الرقم: ٢٦٠٣١، والبزار في المسند، ٨/١٥٢،، الرقم: ٣١٧٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٦٦، الرقم: ٤٣١۔**

**الحديث رقم ١٨: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ٥/٢٣٨٦، الرقم: ٦١٤٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: من أحب لقاء ⟵**

أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ؟ قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَعُقُوْبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جوشخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند فرماتا ہے اور جوشخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند نہیں فرماتا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یا آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے عرض کیا: بے شک ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات نہیں ہے کیونکہ جب مومن کی موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضوان اور اس کی کرامت کی خوشخبری دی جاتی ہے لہٰذا جو کچھ وہ اپنے سامنے دیکھ رہا ہوتا ہے اس سے بڑھ کر اسے کوئی اور چیز محبوب نہیں ہوتی۔ پس وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

---

..... **الله أحب الله لقاءه، ٤/٢٠٦٥، الرقم: ٢٦٨٤، والترمذي في السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فيمن أحب لقاء الله وأحب الله لقاءه، ٣/٣٧٩، الرقم: ١٠٦٧، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: فيمن أحب لقاء الله، ٤/١٠، الرقم: ١٨٣٨، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٥، الرقم: ٤٢٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٧، الرقم: ١٢٠٦٦، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٢، الرقم: ٢٧٥٦۔**

کے لئے بے تاب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کرنے کو پسند فرماتا ہے اور کافر کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور سزا کی خبر دی جاتی ہے۔ پس جو چیز اس کے سامنے ہوتی ہے اس سے بڑھ کر اسے کوئی چیز ناپسند نہیں ہوتی پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

١٩/٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ. قَالَ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا، إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ: إِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ، وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، فَقَالَتْ: قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ، وَلَكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ، وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ، وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ: مَنْ أَحَبَّ

---

**الحديث رقم ١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه، ٤/٢٠٦٦، الرقم: ٢٦٨٥، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: فيمن أحب لقاء الله، ٤/٩، الرقم: ١٨٣٤، وفي السنن الكبرى، ١/٦٠٣، الرقم: ١٩٦٠، وإسحاق بن راهويه في المسند، ٣/٩٠٤، الرقم: ١٥٩٠، وابن عبد البر في التمهيد، ١٨/٣٣۔**

لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنِّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات ناپسند فرماتا ہے۔ حضرت شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ام المؤمنین! میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے، اگر واقعی اسی طرح ہے تو پھر ہم تو ہلاک ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق جو ہلاک ہوا وہ واقعی ہلاک ہو گیا۔ بتاؤ وہ حدیث مبارکہ کیا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات نا پسند فرماتا ہے اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو موت کو ناپسند نہ کرتا ہو؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح فرمایا تھا لیکن اس کا وہ مطلب نہیں ہے جو تم نے سمجھا ہے۔ (بلکہ اس سے مراد ہے) جب آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں اور سینہ میں دم گھٹ جائے اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جائیں اس وقت جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات ناپسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات ناپسند فرماتا ہے۔''

اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ علیہ السلام فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، قَالَ: ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا، دَعَا جِبْرِيْلَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ، قَالَ: فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ فُلَانًا، فَأَبْغِضُوْهُ، قَالَ: فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: میں فلاں سے محبت کرتا ہوں میں تم بھی اس سے محبت کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا: پھر جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام آسمان پر ندا کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اس کے لیے (اہلِ) زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو (اس کی نافرمانی کی وجہ سے) ناپسند فرماتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: میں فلاں شخص کو ناپسند کرتا ہوں تم بھی اسے ناپسند کرو، سو جبرائیل علیہ السلام بھی اسے ناپسند کرتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو ناپسند کرتا ہے

**الحديث الرقم ٢٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: إذا أحب الله عبدًا حبّبه إلى عباده، ٤/٢٠٣٠، الرقم: ٢٦٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٠٩، الرقم: ١٠٦٢٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/١٤١، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/٣٠١، الرقم: ٨٠٥۔**

تم بھی اسے ناپسند کرو سو وہ بھی اس سے نفرت کرتے ہیں پھر اس بندے کے لیے (اہلِ) زمین میں نفرت رکھ دی جاتی ہے۔''

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢١ / ٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا، نَادَى جِبْرِيْلَ: إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ [ مريم، ١٩: ٩٦ ]، وَإِذَا أَبْغَضَ اللهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ: إِنِّي قَدْ أَبْغَضْتُ فُلَانًا، فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے (اے جبرائیل!) میں فلاں آدمی کو محبوب رکھتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر جبریل آسمان میں اعلان کرتے ہیں۔ پھر اہلِ زمین (کے دلوں) میں اس کی محبت اُترتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اسی بارے میں ہے۔ ﴿بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو (خدائے) رحمٰن ان کے لئے (لوگوں کے) دلوں میں محبت پیدا فرما دے گا﴾ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نا پسند کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پکارتا ہے میں فلاں آدمی کو نا پسند کرتا ہوں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان میں اس کی منادی کرتے ہیں اور پھر

---

**الحديث الرقم ٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة مريم، ٥ / ٣١٧، الرقم: ٣١٦١۔**

زمین میں (اہلِ زمین کے دلوں میں) اس کے لیے نفرت اترتی ہے۔‘‘

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے نیز فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**٢٢/٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: قَدْ أَحْبَبْتُ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الأَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ اللّٰهُ الْعَبْدَ. قَالَ مَالِكٌ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الْبُغْضِ مِثْلَ ذَلِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ حِبَّانَ.**

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اہلِ آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کو فلاں بندے سے محبت ہوگئی ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس اہلِ آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس بندے کے لیے (اہلِ) زمین میں قبول عام رکھ دیا جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے۔ امام مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال نہیں کہ ایسا ہو۔ مگر یہ کہ آپ ﷺ نے بغض کے باب میں اسی طرح فرمایا ہے۔ (یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتے ہے تو جبریل امین اور اہلِ ارض و سماء بھی اس سے نفرت کرتے ہیں)۔

اس حدیث کو امام مالک اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث الرقم ٢٢: أخرجه مالك في الموطأ، ٢/٩٥٣، الرقم: ١٧١٠، وابن حبان في الصحيح، ٢/٨٦، الرقم: ٣٦٥۔**

٢٣ / ٨۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللهِ وَلَا يَزَالُ بِذَالِكَ فَيَقُولُ اللهُ عزوجل لِجِبْرِيْلَ: إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِي أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جِبْرِيْلُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتَّى يَقُوْلَهَا أَهْلُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرتا ہے اور ہمیشہ اس حالتِ طلب میں رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو فرماتا ہے: بے شک میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کا خواہشمند ہے۔ سنو! بے شک میری رحمت اس بندے پر ہے۔ پس جبریل علیہ السلام کہتے ہیں: فلاں بندے پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے اور ایسا ہی عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور جو ان کے ارد گرد فرشتے ہیں وہ کہتے ہیں (کہ فلاں بندے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے)۔ یہاں تک کہ ساتویں آسمان کے رہنے والے (بھی) اسی طرح کہتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اتر آتے ہیں (اور زمین میں بھی اس کا اعلان کرتے ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٢٤٥٤.**

## ٣۔ فَصْلٌ فِي مُحَارَبَةِ اللهِ أَعْدَاءَ أَوْلِيَائِهِ الْكِرَامِ

﴿اللہ تعالیٰ کا اپنے معزز اولیاء کے دشمنوں سے اِعلانِ جنگ کا بیان﴾

**٢٤/١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ ..... الحديث.**

**رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.**

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں..... الحدیث۔''

اسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**٢٥/٢۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَإِنَّ مَنْ عَادَى**

---

**الحديث رقم ٢٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: التواضع، ٥/٢٣٨٤، الرقم: ٦١٣٧، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٥٨، الرقم: ٣٤٧، والبيهقی فی السنن الكبرى، ١٠/٢١٩، باب (٦٠)، وفی كتاب الزهد الكبير، ٢/٢٦٩، الرقم: ٦٩٦۔**

**الحديث رقم ٢٥: أخرجه ابن ماجة فی السنن، كتاب: الفتن، باب: من ترجى له السلامة من الفتن، ٢/١٣٢٠، الرقم: ٣٩٨٩، والحاكم فی المستدرك، ١/٤٤، الرقم: ٤، ٤/٣٦٤، الرقم: ٧٩٣٣، والطبرانی فی المعجم الصغير، ٢/١٢٢، الرقم: ٨٩٢، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥/٥٤٨، الرقم: ٩٠٤٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١/٣٤، الرقم: ٤٩۔**

لِلّٰهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ. إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَإِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا. قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدَى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک معمولی دکھاوا بھی شرک ہے اور جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان نیکوکار متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو (اس طرح) چھپے رہتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں (کسی بھی مجلس میں یا کام کے لئے) بلایا نہیں جاتا اور نہ ہی انہیں پہچانا جاتا ہے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں ایسے لوگ ہر طرح کی آزمائش اور تاریک فتنے سے نکل جاتے ہیں۔''

اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٦/٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ

---

**الحديث رقم ٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٢٥٦، الرقم: ٢٦٢٣٦، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٩/١٣٩، الرقم: ٩٣٥٢، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/٢٧٠، الرقم: ٦٩٩، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، ١/٥، والديلمي فى مسند الفردوس، ٣/١٦٨، الرقم: ٤٤٤٥، والعسقلاني فى فتح البارى، ١١/٣٤٢، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/٣٥٨، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٩، فقال: رواه البزار والطبراني وأحمد ورجال أحمد رجال الصحيح.**

اللّٰهُ ﷻ: مَنْ أَذَلَّ لِي وَلِيًّا فَقَدِ اسْتَحَلَّ مُحَارَبَتِي وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِمِثْلِ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ إِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ وَإِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ مَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ وَفَاتِهِ لِأَنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی تو اس نے میری دشمنی کو حلال سمجھا اور جس قدر کسی بندے کو فرائض کی ادائیگی سے میرا قرب نصیب ہوتا ہے کسی اور چیز سے نہیں ہوتا اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں پھر اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور میں کبھی بھی کسی چیز میں اتنا تردد نہیں کرتا جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں جتنا تردد میں اپنے اس بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابونعیم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٤۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ خَرَجَ إِلَى

**الحديث رقم ٢٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/٤٤، الرقم: ٤، ٤/٣٦٤، الرقم: ٧٩٣٣، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/١١، الرقم: ٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٥٤٨، الرقم: ٩٠٤٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٤، الرقم: ٤٩، ٣/٢٩٨، الرقم: ٤١٥١، ٤/٧٤، الرقم: ٤٨٥٤.**

الْمَسْجِدِ يَوْمًا فَوَجَدَ مُعَاذًا عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: يُبْكِيْنِي حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: اَلْيَسِيْرُ مِنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَمَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللهِ فَقَدْ بَارَزَ اللهَ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ إِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا، وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُعْرَفُوا. قُلُوبُهُمْ مَصَابِيْحُ الدَّجَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ:وَهَذَا إِسْنَادٌ مِصْرِيٌّ صَحِيْحٌ وَلَا تُحْفَظُ لَهُ عِلَّةٌ.

''حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن مسجد کی طرف گئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو مسجد کے قریب روتے ہوئے پایا، آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اے معاذ! تجھے کس چیز نے رلا دیا ہے؟ حضرت معاذ نے جواب دیا: مجھے اس حدیث نے رُلا دیا ہے جو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: معمولی سی ریاکاری بھی شرک (خفی) ہے اور جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی مول لی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے جنگ مول لی۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے نیکوکار، متقی اور اہلِ دنیا سے پوشیدہ ایسے لوگوں (یعنی گمنام اولیاء) کو پسند کرتا ہے جو اگر موجود نہ ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو انہیں پہچانا نہ جائے (یعنی کوئی اہمیت نہ دی جائے)۔ ان کے دل اندھیرے میں چراغ کی مانند ہیں اور وہ ہر ایک طرح کی ظلمت و تاریکی سے پاک ہوتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا اس کی سند صحیح مصری ہے۔ جس میں کوئی علت نہیں۔

٢٨/٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ نَاصَبَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَرُبَّمَا سَأَلَنِي وَلِيِّي الْمُؤْمِنُ الْغِنَى فَأَصْرِفُهُ مِنَ الْغِنَى إِلَى الْفَقْرِ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى الْغِنَى لَكَانَ شَرًّا لَهُ وَرُبَّمَا سَأَلَنِي وَلِيِّي الْمُؤْمِنُ الْفَقْرَ فَأَصْرِفُهُ إِلَى الْغِنَي وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى الْفَقْرِ لَكَانَ شَرًّا لَهُ. إِنَّ اللهَ ﷻ قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعُلُوِّي وَبَهَائِي وَجَمَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَى نَفْسِهِ إِلَّا أَثْبَتُّ أَجَلَهُ عِنْدَ بَصَرِهِ وَضَمَّنْتُ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ رِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَّرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے جنگ مول لی اور میں کسی چیز میں جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں تردد نہیں کرتا جتنا میں مومن (ولی) کی موت میں تردد کرتا ہوں اس صورت میں کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہو اور میں اس کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں اور بسا اوقات میرا کوئی ولی مجھ سے غنا کا سوال کرتا ہے مگر میں اس کو غنا سے فقر کی طرف پھیر دیتا ہوں اور اگر میں اس کو غنا کی طرف پھیر دیتا تو یہ اس کے لئے شر کا (اور آزمائش کا) باعث ہوتا اور بعض اوقات میرا ولی مجھ سے فقر کا سوال کرتا ہے تو میں اس کو غنا کی طرف پھیر دیتا ہوں اور اگر میں اس کو فقر کی طرف پھیر دیتا تو یہ اس کے لئے شر کا باعث ہوتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور میری عزت،

**الحديث رقم ٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٤٥، الرقم: ١٢٧١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٧٠۔**

جلال، علو، رونق، جمال اور بلند مرتبہ کی قسم! کوئی بندہ میری خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح نہیں دیتا مگر یہ کہ میں اس کی موت اس کی آنکھوں کے سامنے رکھ دیتا ہوں (تاکہ وہ ہمیشہ اس کو یاد کر کے عبرت حاصل کرتا رہے) اور آسمان اور زمین کو اس کے رزق کی ضمانت دے دیتا ہوں اور ہر تاجر کی تجارت کے پیچھے میں اس کا (کارساز) ہو جاتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ رَبِّهِ تَعَالَى وَتَقَدَّسَ قَالَ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ، وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيءٍ أَنَا فَاعِلُهُ مَا تَرَدَّدْتُ فِي قَبْضِ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، لِأَنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ، وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ يُرِيْدُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ فَأَكُفُّهُ عَنْهُ، لَا يَدْخُلُهُ عُجْبٌ فَيَفْسُدُ لِذَلِكَ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِمِثْلِ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ، وَمَا يَزَالُ عَبدِي يَتَنَفَّلُ لِي حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا، وَبَصَرًا، وَيَدًا، وَمُؤَيِّدًا،

**الحديث رقم ٢٩: أخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب الأولياء، ١/٢٨، الرقم: ١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١١، ٨/٣١٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٩٢، الرقم: ٦٠٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٢٦-٢٢٧، الرقم: ١٤٥٥-١٤٥٧، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/٦٥، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٢٣٢، ٣/٩١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٦٧، الرقم: ٤٤٤٣، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٣٩، ٤٢، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٣٥٩-٣٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٧٠، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٦/٢٨، ١٧/٢٨٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/١٤٧۔**

دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ وَسَأَلَنِي فَأَعْطَيْتُهُ، وَنَصَحَ لِي فَنَصَحْتُ لَهُ.....الحديث.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ مُخْتَصَرًا وَالْقُضَاعِيُّ.

وفي رواية عنه: أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَإِنِّي لَأَسْرَعُ شَيءٍ إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي لِأَنِّي لَأَغْضَبُ لَهُمْ كَمَا يَغْضَبُ اللَّيْثُ الْحَرِبَ..... الحديث. رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

وفي رواية: قَالَ: مَنْ آذَى لِي وَلِيًّا فَقَدِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمِي..... الحديث. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

وفي رواية: قَالَ: سِيْمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ أُوْلَئِكَ هُمْ أَوْلِيَائِي حَقًّا حَقًّا فَإِذَا لَقِيْتَهُمْ فَاخْفِضْ لَهُمْ جَنَاحَكَ وَذَلِّلْ لَهُمْ قَلْبَكَ وَلِسَانَكَ وَاعْلَمْ أَنَّهُ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا أَوْ أَخَافَهُ فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَبَادَأَنِي وَعَرَضَ لِي نَفْسَهُ وَدَعَانِي إِلَيْهَا وَأَنَا أَسْرَعُ شَيءٍ إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي أَفَيَظُنُّ الَّذِي يُحَارِبُنِي أَنْ يَقُوْمَ لِي أَوْ يَظُنَّ الَّذِي يُعَادِيْنِي أَنْ يُعْجِزَنِي أَوْ يَظُنُّ الَّذِي يُبَارِزُنِي أَنْ يَسْبِقَنِي أَوْ يَفُوْتَنِي فَكَيْفَ وَأَنَا الثَّائِرُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ لَا أَكِلُ نُصْرَتَهُمْ إِلَى غَيْرِي.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اس چیز کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے سنی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کی توہین کی گویا اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ کیا اور میں کسی چیز میں

تردد نہیں کرتا جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں جتنا تردد مجھے مومن کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے، کیونکہ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس کی تکلیف پسند نہیں کرتا (لیکن پھر بھی موت اس لیے طاری کرتا ہوں کہ) یہ اس کے لئے ضروری ہے۔ بسا اوقات میرا مومن بندہ علم کا کوئی باب سیکھنا چاہتا ہے تو میں اس کو اس سے روک لیتا ہوں تا کہ علم کا وہ باب سیکھ کر اسے غرور نہ آئے اور وہ اس کے فساد کا سبب ہو۔ میرا بندہ جو کچھ میں نے اس پر فرض کیا ہے اس کی ادائیگی کے ذریعے جو میرا قرب حاصل کر سکتا ہے وہ کسی اور ذریعے سے نہیں کر سکتا۔ میرا بندہ (فرائض کی ادائیگی کے بعد مزید عبادت کے طور پر) میرے لیے ہمیشہ نفلی عبادت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے چاہنے لگتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کر لیتا ہوں تو میں اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور اس کا مددگار بن جاتا ہوں۔ پھر اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں (اس کی دعا) قبول کرتا ہوں اور اگر مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ پس وہ میرے لئے مخلص ہو جاتا ہے اور میں اس کے لئے مخلص ہو جاتا ہوں..... الحدیث۔

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا، ابونعیم اور طبرانی نے اختصار کے ساتھ اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی گویا اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا اور بے شک میں بڑی تیزی سے اپنے اولیاء کی مدد و نصرت کرنے والا ہوں کیونکہ میں ان کی خاطر غضبناک ہو جاتا ہوں اور اس کی مثال (تمہارے سمجھانے کے لیے) ایسی ہے جیسے شیر لڑائی کے وقت غضبناک ہوتا ہے..... الحدیث۔

اس حدیث کو حکیم ترمذی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کو تکلیف

دی تو گویا اس نے میرے محارم (حرام کردہ اشیاء) کو حلال جانا..... الحدیث۔

اس حدیث کو امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ لوگ جن کے چہروں پر سجدوں کے نشانات ہوں گے یقیناً وہی میرے اولیاء ہیں۔ پس جب تم ان سے ملو تو مارے ادب کے اپنے کندھے ان کے سامنے پست رکھا کرو اور اپنے دل و زبان کو ان کا مطیع بناؤ۔ یہ جان لو کہ جس شخص نے میرے کسی ولی کی توہین کی اور اسے خوفزدہ کیا تو اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا اور میرے سامنے کھل کر مقابلہ میں آ گیا اور میں بہت تیزی سے اپنے اولیاء کی مدد کرنے والا ہوں۔ کیا وہ شخص جو میرے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے (اور) وہ یہ گمان کرتا ہے کہ میرے سامنے ٹھہر سکے گا؟ یا جو میرے ساتھ دشمنی مول لیتا ہے (کیا وہ) یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے عاجز کر سکے گا؟ یا جو میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے یہ گمان کرتا ہے کہ مجھ سے سبقت یا فوقیت لے جائے گا؟ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے اور میں اپنے اولیاء کی خاطر دنیا و آخرت میں انتقام لینے والا ہوں اور ان کی مدد و نصرت (کا امر) میں اپنے علاوہ کسی اور کو نہیں سونپتا۔''

اس حدیث کو امام ابونعیم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

# ٤۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِ اللهِ تَعَالَى سَمْعًا وَبَصَرًا لِلْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ

﴿اللہ تعالیٰ کا اپنے اولیاء و صالحین کی سماعت و بصارت ہونے کا بیان﴾

٣٠/١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ مسلسل نفلی عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں

---

**الحديث رقم ٣٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: التواضع، ٥/٢٣٨٤، الرقم: ٦١٣٧، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٥٨، الرقم: ٣٤٧، والبيهقی فی السنن الكبرى، ١٠/٢١٩، باب (٦٠)، وفی كتاب الزهد الكبير، ٢/٢٦٩، الرقم: ٦٩٦۔**

اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان (کی سماعت) بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ (کا نور) بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ (کی گرفت) بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں (کی توانائی) بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی اس طرح متردد نہیں ہوتا جیسے بندۂ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں (ایسے میں کہ) اسے موت پسند نہیں اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں۔''

اسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣١/٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عَنْ رَبِّهِ تَعَالَى وَتَقَدَّسَ قَالَ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ، وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ مَا تَرَدَّدْتُ فِي قَبْضِ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، لِأَنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ، وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِيَ

---

**الحديث رقم ٣١: أخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب الأولياء، ١/٢٨، الرقم: ١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١١، ٨/٣١٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٩٢، الرقم: ٦٠٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٢٦، ٢٢٧، الرقم: ١٤٥٥، ١٤٥٧، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/٦٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٣٩، ٤٢، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٣٥٩–٣٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٧٠، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٦/٢٨، ١٧/٢٨٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/١٤٧۔**

**الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ يُّرِيْدُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ فَأَكُفُّهُ عَنْهُ، لَا يَدْخُلُهُ عُجْبٌ فَيَفْسُدُ لِذَلِكَ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِمِثْلِ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ، وَمَا يَزَالُ عَبدِي يَتَنَفَّلُ لِي حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا، وَبَصَرًا، وَيَدًا، وَمُؤَيِّدًا، دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ وَسَأَلَنِي فَأَعْطَيْتُهُ، وَنَصَحَ لِي فَنَصَحْتُ لَهُ.....الحديث.**

**رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ مُخْتَصَرًا، وَالْقُضَاعِيُّ.**

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے سنی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی گویا اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ کیا اور میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں جتنا تردد مجھے مومن کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے، (اس کے نہ چاہنے کے باوجود اس کو موت اس لیے دیتا ہوں کہ) اس کے سوا کوئی چارہ نہیں اور میرے مومن بندوں میں سے جب کوئی علم کا کوئی باب سیکھنا چاہتا ہے تو (بعض اوقات) میں (ازراہِ شفقت) اس کو اس سے روک دیتا ہوں تاکہ علم کا وہ باب سیکھ کر اس میں غرور نہ آئے جو اس کے لیے فساد کا سبب ہو اور میرا بندہ جو کچھ میں نے اس پر فرض کیا ہے اس کی ادائیگی کے ذریعے جو میرا قرب حاصل کرسکتا ہے وہ کسی اور ذریعے سے نہیں کرسکتا۔ میرا بندہ میرے لیے مسلسل نوافل پڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے چاہنے لگتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کر لیتا ہوں تو میں اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور اس کا مددگار بن جاتا ہوں۔ پھر اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں (اس کی دعا) قبول کرتا ہوں اور اگر مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ پس وہ میرے لئے مخلص ہو جاتا ہے اور میں اس کے لئے مخلص ہو جاتا ہوں..... الحدیث۔

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا، ابونعیم اور طبرانی نے اختصار کے ساتھ اور قضاعی

نے روایت کیا ہے۔

**٣٢/٣۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْعَدَاوَةِ ابْنَ آدَمَ لَنْ تُدْرِكَ مَا عِنْدِي إِلَّا بِأَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْكَ وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَحَبَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَأَكُوْنُ قَلْبَهُ الَّذِي يَعْقِلُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَبَصَرُهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ فَإِذَا دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَإِذَا سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ وَإِذَا اسْتَنْصَرَنِي نَصَرْتُهُ وَأَحَبُّ عِبَادَةِ عَبْدِي إِلَيَّ النَّصِيحَةُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جس شخص نے میرے کسی دوست کی اہانت کی تو اس نے مجھ سے دشمنی مول لی۔ اے ابن آدم! تو اس چیز (یعنی نعمتوں) کو حاصل نہیں کرسکتا جو میرے پاس تیرے لیے ہیں مگر یہ کہ تو ان فرائض کی ادائیگی کرے جو میں نے تم پر لازم کیے ہیں۔ میرا بندا ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا محبوب ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پھر میں اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے اور اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں اور جب مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے مدد چاہتا ہے میں اس کی مدد کرتا ہوں اور میرے بندے کی میرے ہاں سب سے پسندیدہ عبادت اس کا (دوسروں کے لئے) خیر خواہی چاہنا ہے۔''

---

**الحديث رقم ٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٢١، الرقم: ٧٨٨٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٤٨، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٣٥٩۔**

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**٣٣/٤۔ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ ﷻ: لَا يَنْجُوْ مِنِّي عَبْدِي إِلَّا بِأَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَبْرَحُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشَيءٍ أَفْضَلُ مِنَ النَّصِيْحَةِ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ كُنْتُ قَلْبَهُ الَّذِي يَعْقِلُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ أَجَبْتُهُ إِذَا اسْتَغْفَرَنِي. رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ.**

''حضرت اوزاعی حضرت حسان بن عطیہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ ﷻ کا فرمان ہے: بندہ میرے (عذاب) سے چھٹکارا نہیں پا سکتا سوائے اس چیز کے ادا کرنے سے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ مجھے اس سے محبت ہوجاتی ہے اور میرا بندہ میرا قرب، نصیحت و خیرخواہی سے بڑھ کر کسی چیز سے حاصل نہیں کرسکتا۔ پس جب وہ ایسا کرلیتا ہے تو میں اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے اور اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے میں اسے جواب دیتا ہوں اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اسے بخش دیتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام عبداللہ بن مبارک نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٣٣: أخرجه ابن المبارك في الزهد، ١/٣٦٥، الرقم: ١٠٣٢۔**

## ٥۔ فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رَبَّهُمْ فِي الآخِرَةِ

﴿آخرت میں اولیاء وصالحین کے دیدارِ الٰہی کرنے کا بیان﴾

٣٣/١۔ عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ عزوجل: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عزوجل ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الآيَةَ: ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس: ٢٦].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ عزوجل فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو کہ میں تمہیں وہ بھی عطا کروں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں فرمائے؟ اور کیا تو

---

**الحديث رقم ٣٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات رؤية المؤمنين فى الآخرة ربهم، ١/١٦٣، الرقم: ١٨١، والترمذي فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة يونس، ٥/٢٨٦، الرقم:٣١٠٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٣٣٢، وعبد الله بن أحمد فى السنة، ١/٢٤٥، الرقم: ٤٤٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/٣٠٩، الرقم: ٥٧٤٤۔**

نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ اور دوزخ سے نجات نہیں دی؟ (پس اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے؟) فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا، انہیں اپنے رب کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی ہو گی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے۔''

اسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٣٤/٢۔ عَنْ صُهَيْبٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيْدُونَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمام جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: کیا جنت کے بعد تمہاری کوئی اور خواہش ہے جسے میں پورا کر دوں۔ جنتی عرض کریں گے: (اے ہمارے رب!) کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کر دیئے، کیا تو نے ہمیں جنت عطا نہیں کی، کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی (اس سے بڑھ کر ہمیں اور کیا چاہیے ہم اسی پر تیرا شکر نہیں بجا لا سکتے)۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان کے اور اپنی ذات کے درمیان سے حجاب اٹھا دے گا اور جنتی اللہ تعالیٰ کی

---

**الحديث رقم ٣٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة لربهم سبحانه وتعالى، ١/١٦٣، الرقم: ١٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥، الرقم: ٢٣٩٧٠۔**

ذات کا دیدار کر لیں گے تو انہیں اس کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ ہو گی۔''

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٣۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه: أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَفِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا، نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤْذَنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ، وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ، وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ، وَمَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ، وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ:نَعَمْ، قَالَ: هَلْ تَتَمَارُوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: كَذَلِكَ لَا تُمَارُوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً، حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ: يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ، أَتَذْكُرُ يَوْمَ

---

**الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ما جاء في سوق الجنة، ٤/٦٨٥، الرقم: ٢٥٤٩، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ٢/١٤٥٠، الرقم: ٤٣٣٦، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٦٦، ٤٦٧، الرقم: ٧٤٣٩، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٥٨، ٢٥٩، الرقم: ٥٨٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣٠١، ٣٠٢، الرقم: ٥٧٢٨۔**

قُلْتَ: كَذَا وَكَذَا؟ فَيُذَكَّرُ بِبَعْضِ غَدْرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَسَعَةُ مَغْفِرَتِي بَلَغَتْ بِكَ مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، وَيَقُولُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ، فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ. فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعِ الآذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ، فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا، لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى. وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُوالْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ، فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَخَيَّلَ إِلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا، ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا، فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَومَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ، وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت سعید بن مسیّب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ان کی حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار میں اکٹھا کر دے۔ حضرت سعید بن مسیّب ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا جنت میں بازار بھی ہوں گے؟ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ مجھے حضور

نبی اکرم ﷺ نے بتایا کہ جنتی جب بازاروں میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کی فضیلت کے مطابق اس میں اتریں گے۔ پھر دنیاوی یومِ جمعہ کے وقت کے برابر آواز دی جائے گی تو یہ لوگ اپنے رب کی زیارت کریں گے۔ ان کے لیے اس کا عرش ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ باغات جنت میں سے کسی ایک باغ میں تجلی فرمائے گا۔ جنتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے جو نور، موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ ان میں سے ادنیٰ درجے والے مشک اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھیں گے اور وہاں کوئی شخص ادنیٰ نہیں ہوگا۔ وہ کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے افضل نہیں سمجھیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تمہیں سورج اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کچھ شک ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے رب کے دیکھنے میں بھی شک و شبہ نہیں کرو گے۔ اس مجلس کے ہر آدمی سے اللہ تعالیٰ بلا حجاب گفتگو فرمائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک سے فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے فلاں بات کہی تھی؟ پس وہ اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائے گا۔ وہ شخص عرض گزار ہوگا: اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں کیوں نہیں اور میرے معاف فرمانے کی وجہ سے ہی تو اس مقام پر پہنچا۔ لوگ اس حال میں ہوں گے کہ ان پر ایک بادل چھا جائے گا اور ایسی خوشبو برسائی جائے گی کہ اس طرح کی خوشبو اس سے پہلے انہوں نے کبھی محسوس نہیں کی ہوگی۔ پھر ہمارا پروردگار فرمائے گا: اس انعام و اکرام کی طرف اٹھو جو ہم نے تمہارے لیے تیار کر رکھا ہے اور اس سے جو تمہارا جی چاہے لے لو۔ پھر ہم بازار میں آئیں گے جہاں فرشتے ہی فرشتے ہوں گے ایسا بازار نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا ہوگا۔ جو چیز ہم چاہیں گے ہماری طرف اٹھائی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی۔ اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے باہم ملاقات کریں گے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلند مرتبے

والے آگے بڑھ کر ادنیٰ درجے والوں سے ملیں گے، وہاں کوئی ادنیٰ نہ ہوگا، وہ (کم درجے والا) اس کا لباس دیکھ کر پریشان ہو جائے گا۔ ابھی ان کی گفتگو ختم نہیں ہوگی کہ وہ اپنے جسم پر اس سے بھی زیادہ خوبصورت لباس دیکھے گا اور یہ اس لیے کہ وہاں کسی کو کوئی رنج و غم نہ ہوگا۔ پھر ہم اپنی اپنی منزل میں آئیں گے تو ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی اور خوش آمدید کہیں گی اور پوچھیں گی (کیا وجہ ہے) آپ کا حسن پہلے سے کہیں بڑھ گیا ہے؟ جب آپ رخصت ہوئے تھے اس وقت ایسا نہ تھا۔ ہم کہیں گے: آج ہمیں اپنے رب کے دربار میں بیٹھنا نصیب ہوا۔ پس ہم کو ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔''

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٤۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ، فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ﴾ [يٰس، ٣٦: ٥٨] قَالَ: فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ، مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ، وَيَبْقَى نُورُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

---

**الحديث رقم ٣٦: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فيما أنكرت الجهمية، ١/٦٥، الرقم: ١٨٤، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٤٨٢، الرقم: ٨٣٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٠٨، ٢٠٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣١٠، الرقم: ٥٧٤٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٤، الرقم: ٢١٠٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٩٨۔**

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت والے اپنی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے کہ اچانک ایک نور چمکے گا وہ اپنے سروں کو اوپر اٹھائیں گے تو اللہ رب العزت اوپر کی جانب ان پر جلوہ افروز ہو گا اور فرمائے گا: اے اہلِ جنت! تم پر سلامتی ہو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت کے اس فرمان: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ﴾ ’’(تم پر) سلام ہو، (یہ) ربِّ رحیم کی طرف سے فرمایا جائے گا‘‘ کا یہی معنیٰ ہے، اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور اللہ رب العزت ان کی جانب نظرِ التفات فرمائے گا۔ اہلِ جنت جب تک اللہ تعالیٰ کے دیدار میں مشغول رہیں گے وہ جنت کی کسی اور نعمت کی طرف ہرگز متوجہ نہ ہوں گے یہاں تک کہ اللہ رب العزت ان سے پردہ فرما لے گا لیکن اس کا نور اور اس کی برکت ان پر ان کے گھروں میں ہمیشہ رہے گی۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**٣٧ / ٥۔ عَنْ صُهَيْبٍ رضي الله عنه قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس، ١٠: ٢٦] وَقَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، نَادَى مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ مَوْعِدًا، يُرِيدُ أَنْ يُنْجِزَكُمُوهُ، فَيَقُولُونَ: وَمَا هُوَ؟ أَلَمْ يُثَقِّلِ اللهُ مَوَازِيْنَنَا، وَيُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَيُنْجِنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ:**

---

**الحديث رقم ٣٧: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فيما أنكرت الجهمية، ١ / ٦٧، الرقم: ١٨٧، وابن حبان في الصحيح، ١٦ / ٤٧١، الرقم: ٧٤٤١، وابن منده في الإيمان، ٢ / ٧٧٢، الرقم: ٧٨٣، والهناد في الزهد، ١ / ١٣٢، الرقم: ١٧١۔**

فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ: فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَوَاللهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ يَعْنِي إِلَيْهِ وَلَا أَقَرَّ لِأَعْيُنِهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت صہیب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ ''ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے بلکہ (اس پر) اضافہ بھی ہے'' اور فرمایا: جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آواز دینے والا آواز دے گا: اے اہلِ جنت! اللہ تعالیٰ کا تم سے ایک وعدہ تھا جسے وہ اب پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اہلِ جنت کہیں گے: وہ کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے پلڑوں کو بھاری نہیں فرمایا اور کیا ہمارے چہرے منور نہیں فرمائے؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں دوزخ سے نجات نہیں عطا فرمائی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا اور اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اللہ رب العزت کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دیدار سے زیادہ محبوب کوئی شے عطا نہیں کی ہو گی اور نہ اس سے زیادہ آنکھوں کی فرحت کسی شے میں ہو گی۔''

اسے امام ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

# ٦۔ فَصْلٌ فِي خِطَابِ اللهِ تَعَالَى لِـلْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الآخِرَةِ

﴿آخرت میں اللہ تعالیٰ کا اولیاء و صالحین سے ہمکلام ہونے کا بیان﴾

٣٨/١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ. فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُولُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ، وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُوْنَ: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيءٍ أَفْضلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي؟ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ

---

الحديث رقم ٣٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٨، الرقم: ٦١٨٣، وفى كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع أهل الجنة، ٦/٢٧٣٢، الرقم: ٧٠٨٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها، باب: إحلال الرضوان على أهل الجنة، ٤/٢١٧٦، الرقم: ٢٨٢٩، والترمذي فى السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: (١٨)، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤/٤١٦، الرقم: ٧٧٤٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٨٨، الرقم: ١١٨٥٣، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/٤٧٠، الرقم: ٧٤٤٠، وابن المبارك فى الزهد، ١/١٢٩، الرقم: ٤٣٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/٣١٣، الرقم: ٥٧٥٠۔

بَعْدَهُ أَبَدًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنتیو! وہ کہیں گے ﴿لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ﴾ ''اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے حکم کے سامنے بار بار سرِتسلیم خم کر کے دوہری سعادت چاہتے ہیں، ہر قسم کی بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم خوش ہو؟ وہ عرض کریں گے: اے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں تُو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو مخلوق میں کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ عطا کروں؟ وہ کہیں گے: اس سے بہتر کیا ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اپنی رضا وخوشنودی تمہیں دے دی، اب میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٩/٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهُ: أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ، فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ، وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَا تَجِدُ هَذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

---

**الحديث رقم ٣٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع أهل الجنة، ٦/٢٧٣٣، الرقم: ٧٠٨١۔**

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز گفتگو فرما رہے تھے اور اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا (آپ ﷺ نے فرمایا): اہلِ جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا تجھے تیری مرضی کی ہر چیز نہیں دی گئی؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں، لیکن میں کھیتی باڑی کرنا پسند کرتا ہوں۔ پس وہ جلد ہی کام کرنا شروع کر دے گا اور چشمِ زدن میں کھیتی کا اُگنا، بڑھنا اور کٹنا شروع ہو جائے گا اور پہاڑوں کی طرح غلے کے انبار لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! اسے لے کیونکہ کوئی چیز تجھے شکم سیر نہیں کرتی۔ دیہاتی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم ایسا وصف قریشیوں اور انصاریوں میں ہی پاتے ہیں کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جب کہ ہم زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ پس اس بات پر حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا۔''

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٠/٣۔ عَنْ صُهَيْبٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ ﷻ: تُرِيْدُونَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ﷻ ثُمَّ تَلَا

**الحديث رقم ٤٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات رؤية المؤمنين فى الآخرة ربهم، ١/١٦٣، الرقم: ١٨١، والترمذي فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة يونس، ٥/٢٨٦، الرقم:٣١٠٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٣٣٢، وعبد الله بن أحمد فى السنة، ١/٢٤٥، الرقم: ٤٤٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/٣٠٩، الرقم: ٥٧٤٤۔**

هَذِهِ الآيَةَ: ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس: ٢٦ ].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ عزوجل اُن سے فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو کہ میں تمہیں عطا کروں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی؟ فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا، انہیں ایسی کوئی شے نہیں دی گئی ہو گی جو انہیں اپنے رب کے دیدار سے بڑھ کر ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے۔''

اسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤١ / ٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخَرِيْنَ يُنَادِي مُنَادٍ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: أَيْنَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِاللهِ؟ أَيْنَ الْمُحْسِنُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْمُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَقِفُوا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، فَيَقُوْلُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِذَلِكَ: مَا أَنْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ الَّذِيْنَ عَرَّفْتَنَا إِيَّاكَ وَجَعَلْتَنَا أَهْلًا لِذَلِكَ. فَيَقُوْلُ: صَدَقْتُمْ. ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْآخَرِيْنَ: مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ الْمُحْسِنُوْنَ. قَالَ: صَدَقْتُمْ، قُلْتُ لِنَبِيٍّ: ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ﴾ [التوبة، ٩١ ]

---

**الحديث رقم ٤١: أخرجه أبو نعيم فى كتاب الأربعين، ١ / ١٠٠، الرقم: ٥١، والمناوى فى فيض القدير، ١ / ٤٢٠، الرقم: ٤۔**

مَا عَلَيْكُمْ مِنْ سَبِيْلٍ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي. ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ نَجَّاهُمُ اللهُ مِنْ أَهْوَالِ بَوَائِقِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اولین و آخرین (یعنی تمام لوگوں) کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا عرش کے پایوں تلے ایک میدان سے صدا دے گا: کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے؟ کہاں ہیں صاحبانِ احسان؟ فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جا کھڑا ہو گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا، حالانکہ وہ بہتر جاننے والا ہے: تم کون ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہم اہلِ معرفت ہیں جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا کی اور ہمیں اس معرفت کا اہل بنایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، پھر دوسرے گروہ سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم صاحبانِ احسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، میں نے اپنے نبی سے فرمایا تھا: ''صاحبانِ احسان پر اِلزام کی کوئی راہ نہیں۔'' لہٰذا تم پر بھی (طعنہ زنی کی) کوئی راہ نہیں۔ میری رحمت کے ساتھ سیدھے جنت میں داخل ہو جاؤ پھر حضور نبی اکرم ﷺ تبسم ریز ہوئے اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کی ہولناکیوں اور سختیوں سے نجات دے دے گا۔''

اسے امام ابونعیم نے کتاب الاربعین میں بیان کیا۔

## ٧۔ فَصْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي فَرَاسَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّالِحِيْنَ

### ﴿صالح مؤمن بندوں کی فہم وفراست کا بیان﴾

٤٢/١۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: اتَّقُوْا فَرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ﴾ [الحجر، ١٥: ٧٥] أَي الْمُتَفَرِّسِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوحَنِيْفَةَ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿بیشک اس میں اہلِ فراست کے لئے نشانیاں ہیں﴾۔''

اسے امام ابوحنیفہ نے روایت کیا ہے۔

٤٣/٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَقَدْ كَانَ

---

**الحديث رقم ٤٢: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ١/١٨٩، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: من سورة الحجر، ٥/٢٩٨، الرقم: ٣١٢٧، والطبراني فی المعجم الأوسط، ٨/٢٣، الرقم: ٧٨٤٣، والقضاعی فی مسند الشهاب، ١/٣٨٧، الرقم: ٦٦٣۔**

**الحديث رقم ٤٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطّاب رضی اللہ عنہ، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٦، وفی كتاب: الأنبياء، باب: أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ: [الكهف: ٩]، ٣/١٢٧٩، الرقم: ٣٢٨٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة،**

فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ أَي مُلْهَمُونَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها.

وقَالَ أَبُوعِيْسَى التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ مُحَدَّثٌ؟ قَالَ: تَتَكَلَّمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى لِسَانِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلی اُمتوں میں ایسے لوگ تھے جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے باتیں القاء کی جاتی تھیں (یعنی انہیں الہام ہوتا تھا) اور میری اُمت میں اگر کوئی ایسا شخص ہوتا تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہوتے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور امام مسلم نے اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان

---

..... باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، ٤/١٨٦٤، الرقم: ٢٣٩٨، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ٥/٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٥٥، الرقم: ٢٤٣٣٠، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٣١٧، الرقم: ٦٨٩٤، والحاكم فی المستدرك، ٣/٩٢، الرقم: ٤٤٩٩، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥/٤٨، الرقم: ٥٧٣٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧/١٨، الرقم: ٦٧٢٦، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣/٢٧٨، الرقم: ٤٨٣٩، وإسحاق بن راهوية فی المسند، ٢/٤٧٩، الرقم: ١٠٥٨، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/١٣٨، والنووی فی رياض الصالحين، ١/٥٦٤، الرقم: ١٥٠٤، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٦٩۔

کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس الہام کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی زبان پر فرشتے بولتے ہیں۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

**٤٤ / ٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہو: ''میرے خیال میں یہ اس طرح ہے'' اور وہ آپ کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔''

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**٤٥ / ٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ) قَالَ: أَفْرَسُ النَّاسِ**

---

**الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: إسلامُ عمرَ بنَ الخطابِ رضي الله عنه، ٣/١٤٠٣، الرقم: ٣٦٥٣، والحاكم فی المستدرك، ٣/٩٤، الرقم: ٤٥٠٣، واللالكائی فی كرامات الأولياء، ١/١١٩، الرقم: ٦٥، والنووی فی رياض الصالحين، ١/٥٦٨، الرقم: ١٥١٠۔**

**الحديث رقم ٤٥: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٢/٣٧٦، الرقم: ٣٣٢٠، ٣/٩٦، الرقم: ٤٥٠٩، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٧/٤٣٥، الرقم: ٣٧٠٥٨، وابن منصور في السنن، ٥/٣٧٩، الرقم: ١١١٣، وابن الجعد فی المسند، ١/٣٧١، الرقم: ٢٥٥٥، والطبراني فی المعجم الكبير، ٩/١٦٧، الرقم: ٨٨٢٩، والخلال في السنة، ١/٢٧٧، الرقم: ٣٤٠، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٣٥٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى،←**

ثَـلَاثَةٌ صَاحِبَةُ مُوْسَى الَّتِي قَالَتْ: يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِيْنُ. قَالَ: وَمَا رَأَيْتِ مِنْ قُوَّتِهِ؟ قَالَتْ: جَاءَ إِلَى الْبِئْرِ وَعَلَيْهِ صَخْرَةٌ لَا يَقِلُّهَا كَذَا وَكَذَا فَرَفَعَهَا قَالَ: مَا رَأَيْتِ مِنْ أَمَانَتِهِ؟ قَالَتْ: كُنْتُ أَمْشِي أَمَامَهُ فَجَعَلَنِي خَلْفَهُ وَصَاحِبُ يُوْسُفَ حَيْثُ قَالَ: أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَى أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا. وَأَبُوبَكْرٍ حِيْنَ اسْتَخْلَفَ عُمَرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تمام لوگوں سے زیادہ فہم و فراست والے تین اشخاص ہیں: ایک موسیٰ علیہ السلام کی بیوی جس نے کہا: اے میرے والد گرامی! انہیں اپنے پاس مزدوری پر رکھ لیں بے شک بہترین شخص جسے آپ مزدوری پر رکھیں وہی ہے جو طاقتور امانتدار ہو (اور یہ اس ذمہ داری کے اہل ہیں)۔ انہوں (حضرت شعیب علیہ السلام) نے فرمایا: تو نے اس (موسیٰ علیہ السلام) کی قوت میں سے کیا چیز دیکھی ہے؟ اس نے کہا: وہ (موسیٰ علیہ السلام) کنویں کی طرف آئے اور اس پر ایک بھاری بھرکم چٹان کا پتھر تھا وہ اتنے وزن سے کم نہ ہوگا تو انہوں نے اس کو اٹھا کر وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: تو نے ان کی امانت میں سے کون سی چیز دیکھی ہے؟ انہوں نے کہا: میں ان کے آگے آگے چل رہی تھی تو انہوں نے مجھے اپنے پیچھے کر دیا اور دوسرا سب سے زیادہ صاحبِ فراست شخص حضرت یوسف علیہ السلام کا دوست جس نے (اپنی بیوی

---

..... ٣/٢٧٣، والطبري فى جامع البيان، ١٢/١٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٨، وقال: رواه الطبراني بإسنادين ورجال أحدهما رجال الصحيح۔

زلیخا سے) کہا: اسے عزت و اکرام سے ٹھہراؤ! شاید یہ ہمیں نفع پہنچائے یا ہم اسے بیٹا بنا لیں اور تیسرے سب سے زیادہ فہم وفراست والے شخص حضرت ابوبکر صدیق ﷺ ہیں جب انہوں نے کمال فہم وفراست کا ثبوت دیتے ہوئے حضرت عمر ﷺ کو خلیفہ بنایا۔''

اس حدیث کو امام حاکم، ابن ابی شیبہ، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ امام طبرانی کے ہیں اور امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔

**٤٦/٥۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ ﷻ عِبَادًا يَعْرِفُوْنَ النَّاسَ بِالتَّوَسُّمِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.**

**وَإِسْنَادُهُ حُسْنٌ.**

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو لوگوں (کے ظاہر و باطن) کو (اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ) فہم و فراست سے جان لیتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، قضاعی اور دیلمی نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

**الحديث رقم ٤٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٠٧، الرقم: ٢٩٣٥، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١١٦، الرقم: ١٠٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٨٣، الرقم: ٦٨٤، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/٨٧، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/٥٩، الرقم: ١٢٧٩، والطبري في جامع البيان، ١٤/٤٦، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/٤٣، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٢/٥٥٦، وقال: رواه الحافظ أبو بكر البزار، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٨، وقال: رواه البزار والطبراني وإسناده حسن.**

٤٧ / ٦ـ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ: أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. فَقَالَ: انْظُرْ مَا تَقُولُ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيءٍ حَقِيْقَةً، فَمَا حَقِيْقَةُ إِيْمَانِكَ؟ فَقَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لِذَالِكَ لَيْلِي وَاظْمَأَنَّ نَهَارِي، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا (وفي رواية: قَالَ عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لَيْلِي وَاظْمَأْتُ نَهَارِي وَكَأَنِّي أَنْظُرُ عَرْشَ رَبِّي بَارِزًا) وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُونَ فِيْهَا. قَالَ: يَا حَارِثُ، عَرَفْتَ فَالْزَمْ، ثَـلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَبْتَ فَالْزَمْ، مُؤْمِنٌ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْهَيْثَمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ(١)

---

**الحديث رقم ٤٧: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٣/٢٦٦، الرقم: ٣٣٦٧، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧/٣٦٢، الرقم: ١٠٥٩٠-١٠٥٩١، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/١٧٠، الرقم: ٣٠٤٢٣، وعبد بن حميد فى المسند، ١/١٦٥، الرقم: ٤٤٥، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/٣٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/٥٧ وقال رواه البزار،**

**(١) أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/١٧٠، الرقم: ٣٠٤٢٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧/٣٦٣، الرقم: ١٠٥٩٢، وفى كتاب الزهد الكبير، ٢/٣٥٥، الرقم: ٩٧٣، وابن المبارك فى كتاب الزهد، ١/١٠٦، الرقم: ٣١٤، وقال ابن المبارك أخرجه البزار، الرقم: ٣٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/٥٧، وقال الهيثمى رواه البزار.**

’’حضرت حارث بن مالک انصاری ﷺ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ان سے استفسار فرمایا: اے حارث! تو نے صبح کیسے کی؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقتِ ایمان کے ساتھ) صبح کی، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غور کرو کیا کہہ رہے ہو یقیناً ہر ایک شے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، سو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کیا: میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہوگیا ہے اور اسی وجہ سے اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں پیاسا (یعنی روزہ سے) رہتا ہوں اور حالت یہ ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو اپنے سامنے ظاہر دیکھ رہا ہوں، اہلِ جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاتے دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تو نے (حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا، اب (اس سے) چمٹ جا۔ یہ کلمہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔‘‘

اسے امام طبرانی، ابن ابی شیبۃ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ سے ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’تو نے حقیقتِ ایمان کو پا لیا، پس اس حالت کو قائم رکھنا، تو وہ مومن ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نورِ (حقیقت) سے بھر دیا ہے۔‘‘

اسے امام بیہقی، ابن ابی شیبہ اور ہیثمی نے روایت کیا ہے، الفاظ ہیثمی کے ہیں۔

# ٨۔ فَصْلٌ فِي حُجِّيَّةِ أَقْوَالِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ

## ﴿اقوالِ اولیاء و صالحین کے حجت ہونے کا بیان﴾

**٤٨ / ١۔** عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: يَا مُعَاذُ، بِمَ تَقْضِي؟ قَالَ: أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ، قَالَ: فَإِنْ جَاءَكَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ نَبِيُّهُ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ الصَّالِحُوْنَ قَالَ: أَؤُمُّ الْحَقَّ جَهْدِي قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ يَقْضِي بِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت محمد بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حکمران بنا کر بھیجنے لگے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: اے معاذ! تم کیسے فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں کوئی ایسا معاملہ در پیش ہو جو کتاب اللہ میں

---

**الحديث رقم ٤٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأحكام عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في القاضي كيف يقضي، ٣/٦١٦، الرقم: ١٣٢٧، وأبوداود في السنن، كتاب: الأقضية، باب: إجتهاد الرأي في القضاء، ٣/٣٠٣، الرقم: ٣٥٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٠، الرقم: ٢٢٠٦٠، والدارمي في السنن، ١/٧٢، الرقم: ١٦٨، والطيالسي في المسند، ١/٧٦، الرقم: ٥٥٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٥٤٣، الرقم: ٢٢٩٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٧٠، الرقم: ٣٦٢۔**

(صراحتاً) موجود نہ ہو، اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے رسول نے اس بارے میں کوئی فیصلہ فرمایا ہو اور نہ ہی صالحین نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر میں حق تک پہنچنے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کروں گا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں کہ جس نے اپنے رسول کے نائب کو اس قابل بنایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے مطابق فیصلہ کر سکے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔

**٤٩ / ٢۔ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ، أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَسْأَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِيْنَ.**

**رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ان کے والد) حضرت فراسی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں سے سوال کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں، اور اگر سوال کرنا انتہائی ضروری ہو تو تم (صرف) صالحین سے سوال کرو (کیونکہ صرف وہی مدد کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں)۔''

اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٤٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: في الاستعفاف، ٢/ ١٢٢، الرقم: ١٦٤٦، والنسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: سؤال الصالحين، ٥/ ٩٥، الرقم: ٢٥٨٧، وفي السنن الكبرى، ٢/ ٥٠، الرقم: ٢٣٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/ ١٩٧، الرقم: ٧٦٦٦.**

٥٠ / ٣۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: أَكْثَرُوْا عَلَى عَبْدِ اللهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّهُ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَلَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِنَّ اللهَ ﷻ قَدَّرَ عَلَيْنَا أَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ وَلَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ بِرَأْيِهِ..... الحديث. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن یزید ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے بہت سے مسائل دریافت کئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ ایسا تھا کہ ہم کوئی فیصلہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کسی فیصلہ یا فتویٰ کے مجاز تھے۔ بعد ازاں اللہ ﷻ نے ہمارے معاملہ میں رعایت فرمائی اور ہم اس رتبہ تک پہنچے جسے تم اب دیکھ رہے ہو۔ لہٰذا آج کے بعد تم میں سے جس شخص کو فیصلہ کرنے کی ضرورت لاحق ہو جائے وہ اللہ ﷻ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر اسے وہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی کتاب

**الحديث رقم ٥٠: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: الحكم باتفاق أهل العلم، ٨ / ٢٣٠، الرقم: ٥٣٩٧، وفي السنن الكبرى، ٣ / ٤٦٩، الرقم: ٥٩٤٦، والدارمي في السنن، المقدمة، باب: الفتيا ومافيه من الشدة، ١: ٧١، الرقم: ١٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤ / ٥٤٤، الرقم: ٢٢٩٩١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠ / ١١٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٩ / ١٨٧، الرقم: ٨٩٢٠، والهندي في كنز العمال، ٦ / ٥٠٢، الرقم: ١٦٧٢١۔**

میں نہ ملے تو پھر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کرے اور اگر وہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کے بیان کردہ فیصلوں میں بھی نہ ملے تو وہ صالحین کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر وہ معاملہ ایسا ہو جو نہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ملے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے احکام میں ملے اور نہ صالحین کے فیصلوں میں ملے تو وہ شخص اپنی رائے سے اجتہاد کرے۔''

اس حدیث کو امام نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٥١/٤۔ عَنْ شُرَيْحٍ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِ اقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَإِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

رَوَاهُ النِّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''قاضی شریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف یہ پوچھنے کے لیے خط لکھا (کہ فیصلہ کیسے کیا جائے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا:

---

**الحديث رقم ٥١: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: الحكم باتفاق أهل العلم، ٨/٢٣١، الرقم: ٥٣٩٩، وفي السنن الكبرى، ٣/٤٦٨، الرقم: ٥٩٤٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٥٤٣، الرقم: ٢٢٩٩٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٢٣٨، ٢٣٩، الرقم: ١٣٣۔**

تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (صراحتاً) موجود نہ ہو تو حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت دونوں میں اس بارے میں کوئی واضح حکم نہ ہو تو پھر تم صالحین کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب، اس کے نبی ﷺ کی سنت اور صالحین کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو پھر اگر تمہارا دل چاہے تو آگے بڑھو (اور اجتہاد کرو) اور اگر چاہو تو پیچھے ہٹ جاؤ اور میرا خیال ہے کہ (آگے بڑھنے کی نسبت) تمہارا پیچھے ہٹنا زیادہ بہتر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

**٥٢/٥۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ يَحْدُثُ لَيْسَ فِي كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ فَقَالَ: يَنْظُرُ فِيْهِ الْعَابِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.**

**رَوَاهُ الدَّارَمِيُّ.**

’’حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اس معاملہ کے بارے میں پوچھا گیا جو پیش آئے اور اس کے بارے میں کتاب و سنت میں کوئی واضح راہنمائی نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس معاملہ میں عبادت گزار مومن (یعنی اولیاء و صالحین) غور وفکر کریں (اور اس کا حل بتائیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٥٢: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب: التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب ولا سنة، ١/٦١، رقم: ١١٧، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٥٨۔**

٥٣/٦۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: إِذَا حَضَرَكَ أَمْرٌ لَا تَجِدُ مِنْهُ بُدًّا فَاقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَإِنْ عَيَيْتَ فَاقْضِ بِسُنَّةِ نَبِيِّ اللهِ، فَإِنْ عَيَيْتَ فَاقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُوْنَ، فَإِنْ عَيَيْتَ فَأَوْمِئْ إِيْمَاءً وَلَا تَأْلُ فَإِنْ عَيَيْتَ فَافْرِرْ مِنْهُ وَلَا تَسْتَحِي.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس سے فرار ممکن نہ ہو تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تم ایسا کرنے سے عاجز آ جاؤ تو پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تم اس کے مطابق بھی فیصلہ کرنے سے عاجز آ جاؤ تو صالحین کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تم اس سے بھی عاجز آ جاؤ تو پھر اپنی رائے کا اظہار کرو اور ٹال مٹول نہ کرو اور اگر تم اس سے بھی عاجز آ جاؤ تو اس معاملہ سے انکار کر دو اور اس سے شرم محسوس نہ کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام عبدالرزاق اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٧۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ نَزَلَ بِنَا أَمْرٌ

---

**الحديث رقم ٥٣: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٨/٣٠١، الرقم: ١٥٢٩٥، والحاكم في المستدرك، ٤/١٠٦، الرقم: ٧٠٣٠، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ٢/٨٤٧، الرقم: ١٥٩٦، والهندي في كنز العمال، ٥/٨١٣، الرقم: ١٤٤٦٠۔**

**الحديث رقم ٥٤: أخرجه الطبرانى في المعجم الأوسط، ٢/١٧٢، الرقم: ١٦١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٨، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٥٧۔**

لَيْسَ فِيْهِ بَيَانُ أَمْرٍ وَلَا نَهْيٍ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: تُشَاوِرُوْنَ الْفُقَهَاءَ وَالْعَابِدِيْنَ وَلَا تَمْضُوْا فِيْهِ رَأْيَ خَاصَّةٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ مِنْ أَهْلِ الصَّحِيْحِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہمیں کوئی ایسا معاملہ در پیش ہو کہ جس کے بارے میں کوئی حکم یا نہی وارد نہ ہوئی ہو تو اس معاملہ میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس معاملے میں فقہاء و عبادت گزار لوگوں سے مشورہ کیا کرو اور اس میں فقط مخصوص لوگوں کی رائے سے فیصلہ نہ کیا کرو۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور اس کے رجال ثقات اور صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٥٥/٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَرَضَ لَنَا أَمْرٌ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ الْقُرْآنُ وَلَمْ يُخَصَّصْ فِيْهِ سُنَّةٌ مِنْكَ؟ قَالَ: تَجْعَلُوْنَهُ شُوْرَى بَيْنَ الْعَابِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَقْضَوْنَهُ بِرَأْيِ خَاصَّةٍ.....الحديث. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس بارے میں) آپ کا کیا حکم ہے کہ اگر

---

**الحديث رقم ٥٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٧١، الرقم: ١٢٠٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٨٠، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٥٧، والعسقلاني في الميزان، ٣/٧٨، الرقم: ٢٨٣، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ٢/٨٥٢، الرقم: ١٦١٢۔**

ہمیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس میں نہ تو قرآن میں کوئی واضح حکم نازل ہوا ہو اور نہ ہی اس بارے میں آپ کی سنت میں کوئی تخصیص کی گئی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس معاملہ میں مومنین میں سے عبادت گزاروں (اولیاء اللہ) سے مشورہ طلب کرو اور اس معاملہ میں مخصوص لوگوں کی رائے سے فیصلہ نہ کرو۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٦/٩۔ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظَهِيرٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللهَ قَدَّرَ عَلَيْنَا أَنْ قَدْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ مِنْكُمْ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِيْهِ كِتَابُ اللهِ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ وَلَا يَقُوْلُ أَحَدُكُمْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَرَى فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيْبُكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت حریث بن ظہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! ہم پر ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ ہم کوئی فیصلہ خود نہیں کرتے تھے اور نہ

---

**الحديث رقم ٥٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٨٧، الرقم: ٨٩٢٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١١٥۔**

ہی ہمیں اس کی حاجت تھی کیونکہ جو کچھ ہمیں درپیش تھا اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ہم تک ہدایت پہنچا دی تھی۔ پس آج کے بعد جس کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر اسے کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کوئی واضح حکم نہ ہو تو پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر قرآن مجید میں بھی اس بارے میں کوئی واضح حکم نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اس بارے میں کوئی فیصلہ نہ کیا ہو تو پھر وہ صالحین کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرے اور اگر اسے کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ جس کے بارے میں نہ تو قرآن مجید میں کوئی واضح حکم ہو اور نہ ہی حضور نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو اور نہ ہی صالحین نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہو تو پھر وہ اجتہاد کرے اور تم میں سے کوئی یہ مت کہے کہ مجھے ڈر ہے یا میری رائے ہے، کیونکہ حلال و حرام واضح ہیں اور ان کے مابین کچھ مشتبہ اُمور ہیں۔ پس تم ناپسندیدہ عمل کو پسندیدہ عمل کے مقابلہ میں چھوڑ دو۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

# ٩۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَهْلِ الذِّكْرِ مِنَ الصَّالِحِيْنَ

## ﴿اہلِ ذکر صالحین کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

**٥٧/١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی اپنے (شایانِ شان) اکیلے اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ جہری) کرے تو میں اس کی جماعت سے

---

**الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: ويحذركم الله نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٧٠، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فی حسن الظن بالله عزوجل، ٥/٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائی فی السنن الكبرى، ٤/٤١٢، الرقم: ٧٧٣٠، وابن ماجة فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ٢/١٢٥٥، الرقم: ٣٨٢٢۔**

بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٨/٢۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے شخص کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٩/٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ

---

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل ذكر اللهعزوجل، ٥/٢٣٥٣، الرقم: ٦٠٤٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: استحباب صلاة النافلة فی بيته وجوازها فی المسجد، ١/٥٣٩، الرقم: ٧٧٩، ولفظه: مثل البيت الذي يذكر الله فيه والبيت الذي لا يذكر الله فيه، وابن حبان فی الصحيح، ٣/١٣٥، الرقم: ٨٥٤، وأبويعلى فی المسند، ١٣/٢٩١۔ ٢٩٢، الرقم: ٧٣٠٦، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٦، والرويانی فی المسند، ١/٣١٧، الرقم: ٤٧٣، والديلمی فی مسند الفردوس، ٤/١٤٣، الرقم: ٦٤٤٢۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللهِ، ٦/٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٦٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة ←

يَقُوْلُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٠/٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ.

---

.....والاستغفار، باب: فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى، ٤/٢٠٦٧، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء فی حسن الظن بالله، ٤/٥٩٦، الرقم: ٢٣٨٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤٤٥، الرقم: ٩٧٤٨۔

الحديث رقم ٦٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ، [ القيامة: ١٦]، ٦/٢٧٣٦، وابن ماجة فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢/١٢٤٦، الرقم: ٣٧٩٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٥٤٠، الرقم: ١٠٩٨١، ١٠٩٨٨، ١٠٩٨٩، وابن حبان فی الصحيح، ٣/٩٧، الرقم: ٨١٥، والحاكم فی المستدرك، ١/٦٧٣، الرقم: ١٨٢٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦/٣٦٣، الرقم: ٦٦٢١، وفی مسند الشاميين، ١/٣٢٠، الرقم: ٥٦٢، ٢/٣١٩، الرقم: ١٤١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٨٦، الرقم: ٤٥١١، وابن المبارك فی الزهد، ١/٣٣٩، الرقم: ٩٥٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٣، الرقم: ٢٢٨٩، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/٥٧٦، الرقم: ٢٣١٦۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے لب میرے ذکر کے لئے حرکت کرتے ہیں۔‘‘

اسے امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ الفاظ امام ابن ماجہ کے ہیں۔

٦١/٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦٢/٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: قَالَ: إِنَّ اللهَ

---

**الحديث رقم ٦١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فى حسن الظن بالله عزوجل، ٥/٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤/٤١٢، الرقم: ٧٧٣٠، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ٢/١٢٥٥، الرقم: ٣٨٢٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٤١٣، الرقم: ٩٣٤٠، ١٠٢٥٨، ١٠٧١٥۔**

**الحديث رقم ٦٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣١٦، الرقم: ٨١٧٨، ٣/٢٨٣، الرقم: ١٤٠٤٥۔**

ﷻ قَالَ: إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ. وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ. وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ، أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ وَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (یعنی اسی رفتار سے اس پر اپنی رحمت اور مدد و نصرت فرماتا ہوں)۔''

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦٣ / ٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنهما: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ إِلَّا حَفَّتْهُمُ

**الحديث رقم ٦٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/٢٠٧٤، الرقم: ٢٧٠٠، والترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى القوم يجلسون فيذكرون الله ﷻ ما لهم من الفضل، ٥/٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٨، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢/١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٩٢، الرقم: ١١٨٩٣، وابن حبان فى الصحيح، ٣/١٣٦، الرقم: ٨٥٥، وأبو يعلى فى المسند، ١١/٢٠، الرقم: ٦١٥٩، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٥، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/١٣٧، الرقم: ١٥٠٠، والطيالسى فى المسند، ١/٢٩٦، الرقم: ٢٢٣٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/٣٩٨، الرقم: ٥٣٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٨۔**

الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔''

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦٤/٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَلْتَمِسُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ الذِّكْرِ، فَإِذَا مَرُّوا بِمَجْلِسٍ عَلَا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى يَبْلُغُوا الْعَرْشَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں (جن کی صرف یہ ذمہ داری ہے کہ) وہ مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور ذکر میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس جب وہ کسی مجلسِ ذکر کے پاس

---

**الحديث رقم ٦٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل مجالس الذكر، ٤/٢٠٦٩، الرقم: ٢٦٨٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٥٨، الرقم: ٨٦٨٩۔ ٨٧٠٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/٢٤٤، الرقم: ٥٥٢٣۔**

سے گزرتے ہیں تو (اس مجلس میں اتنی کثرت سے شرکت کرتے ہیں کہ) تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔''

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا یہ الفاظ امام احمد کے ہیں۔

٦٥/٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنِ الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: لَو ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى يَنْكَسِرَ، وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللهَ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ مُخْتَصَرًا.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی (زیادہ)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں

---

**الحديث رقم ٦٥: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: منه (٥)، ٥/٤٥٨، الرقم: ٣٣٧٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٧٥، الرقم: ١١٧٣٨، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١/٤١٩، الرقم: ٥٨٩، وأبو يعلى فی المسند، ٢/٥٣٠، الرقم: ١٤٠١، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١/٢٣٨، ٤٤٤، والمنذری فی الترغيب و الترهيب، ٢/٢٥٤، الرقم: ٢٢٩٦۔**

پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ کا ذکر کرنے والے اُس سے ایک درجہ افضل ہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد نے روایت کیا نیز امام بیہقی نے مختصراً روایت کیا ہے۔

٦٦/١٠۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَقُولُ اللهُ ﷻ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (روزِ قیامت) اللہ ﷻ فرمائے گا: دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کسی مقام پر (بھی) مجھ سے ڈرا۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا نیز امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

٦٧/١١۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

---

**الحديث رقم ٦٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن للنار نفسين، ٤/٧١٢، الرقم: ٢٥٩٤، والحاكم فى المستدرك، ١/١٤١، الرقم: ٢٣٤، وقال الحاكم: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، ٥/٢٤٤، الرقم: ٨٠٨٤، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢/٤٠٠، الرقم: ٨٣٣، والبيهقى فى الاعتقاد، ١/٢٠١۔**

**الحديث رقم ٦٧: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ٢/٤٠١، الرقم: ٦٣٣، والحاكم فى المستدرك، ٤/٢٦٨، الرقم: ٧٦٠٣، والدارمى فى السنن، ٢/٣٩٥، الرقم: ٢٧٣١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٤٩١، والطبرانى فى مسند الشاميين، ٢/٣٨٤، الرقم: ١٥٤٦، والهيثمى فى موارد الظمآن، ١/١٨٤، الرقم: ٧١٧۔**

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالدَّارَمِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے۔ لہٰذا وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان رکھ لے۔''

اسے امام ابن حبان، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

٦٨/١٢۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: إِنَّ الَّذِيْنَ لَا تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں ذِکرِ الٰہی سے ہمیشہ تر رہتی ہیں وہ جنت میں خوش وخرم داخل ہوں گے۔''

اسے امام ابن ابی شیبہ، ابونعیم، ابن المبارک اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٦٨: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ٧/١١١، الرقم: ٣٤٥٨٧، ٣٥٠٥٢، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، ١/٢١٩، وابن المبارك فى الزهد، ١/٣٩٧، وابن أبى عاصم فى الزهد، ١/١٣٦، وابن الجوزى فى صفوة الصفوة، ١/٦٣٩، والسيوطى فى الدر المنثور، ١/٣٦٦، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/٤٤٥۔**

٦٩/١٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ لَيَرَوْنَ بُيُوتَ أَهْلِ الذِّكْرِ تَضِيءُ لَهُمْ كَمَا تَضِيءُ الْكَوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آسمان والے ذکر کرنے والوں کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے آسمان پر ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں۔''

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧٠/١٤۔ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ مُوْسٰى عليه السلام أَيْ رَبِّ، أَقَرِيْبٌ أَنْتَ فَأُنَاجِيْكَ أَمْ بَعِيْدٌ فَأُنَادِيْكَ؟ قَالَ: يَامُوْسٰى، أَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِي..... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

''حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ رب العزت سے عرض کیا: اے میرے رب! کیا تو قریب ہے کہ میں تجھ سے سرگوشی کروں یا دور ہے کہ میں تجھے پکاروں؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: اے موسیٰ! جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں.....الحدیث''

---

**الحديث رقم ٦٩: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٧/١٧٠، الرقم: ٣٠٥٥٥، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٤/٢٨٢، الرقم: ٦٦٨، والسيوطى فى الدر المنثور، ١/٣٦٧۔**

**الحديث رقم ٧٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٠٨، الرقم: ١٢٢٤، ٧/٧٣، الرقم: ٣٤٢٨٧، وأحمد بن حنبل في الزهد، ١/٦٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٥١، الرقم: ٦٨٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٤٢، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٦١/٥٠، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٤٧٠۔**

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے ''المصنف'' میں، احمد نے ''کتاب الزھد'' میں اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں روایت کیا ہے۔

**٧١/١٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَقُوْلُ الرَّبُّ ﷻ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ؟ فَقِيْلَ: وَمَنْ أَهْلُ الكَرَمِ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ.**

**رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ.**

''حضرت ابوسعید ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والے جان لیں گے کہ ''اہلِ کرم'' کون ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ''اہلِ کرم'' کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذِکر منعقد کرنے والے۔''

اسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے۔

**٧٢/١٦۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ**

---

**الحديث رقم ٧١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٦٨، الرقم: ١١٦٧٠، ١١٧٤٠، وابن حبان فى الصحيح، ٣/٩٨، الرقم: ٨١٦، وأبو يعلى فى المسند، ٢/٥٣١، الرقم: ١٤٠٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٥، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥/٢٥٣، الرقم: ٨١٠٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٩، الرقم: ٢٣١٨، والهيثمى فى موارد الظمآن، ١/٥٧٦، الرقم: ٢٣٢٠۔**

**الحديث رقم ٧٢: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٤٢، الرقم: ١٢٤٧٦، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/١٥٤، الرقم: ١٥٥٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٤، ٦٩٤، وأبو يعلى فى المسند، ٧/١٦٧، الرقم: ٤١٤١، وابن أبى شيبة فى المصنف،←**

اجْتَمَعُوا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ، إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قُوْمُوا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیے گئے ہیں۔''

اسے امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٧٣/١٧۔** عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ، فَقَالَ: أَيُّ الْجِهَادِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا، قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِيْنَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا، ثُمَّ ذَكَرَ لَنَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ، كُلُّ ذٰلِكَ

---

..... ٦/٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٧، ٧/٢٤٤، الرقم: ٣٥٧١٣، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٧/٢٣٤، وابن أبی عاصم فی كتاب الزهد، ١/٢٠٥، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٠، الرقم: ٢٣٢٠، وقال: رواه أحمد ورواته محتج بهم، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/٧٦، وقال: رواه البزار.

الحديث رقم ٧٣: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٤٣٨، الرقم: ١٥٦٩٩، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٠/١٨٦، الرقم: ٤٠٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٧، الرقم: ٢٣٠٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/٧٤۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا. فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ ﷺ لِعُمَرَ ﷺ: يَا أَبَا حَفْصٍ، ذَهَبَ الذَّاكِرُوْنَ بِكُلِّ خَيْرٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَجَلْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت معاذ ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا: کون سے جہاد کا سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بندے کا جہاد جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ہے، اس نے سوال کیا: کس روزہ دار کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ان سب عبادتوں میں اس کا اجر سب سے زیادہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہوگا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے حضرت عمر ﷺ سے کہا: اے ابوحفص! ذکر کرنے والے تمام بھلائی لے گئے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں (ابوبکر تو سچ کہہ رہا ہے)۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٤/١٨۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُوءِ، يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، قَالَ: فَجَثَى أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ،

---

**الحديث رقم ٧٤: أخرجه المنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٦٢، ٤/١٢، الرقم: ٤٥٨٣، وقال المنذرى: رواه الطبرانى بإسنادٍ حَسَنٍ۔ والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٧٧، وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، والسيوطى فى الدر المنثور، ١٠/٣٦٨۔**

فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، حِلْهُمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَبِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر (بیٹھے) ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے (حالانکہ) نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان فرمائیں تاکہ ہم انہیں جان لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔''

امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں۔

۷۵/۱۹۔ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ عزوجل فِيْهِ فَيَقُوْمُوْنَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُوْمُوْا قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

---

**الحديث رقم ٧٥: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٦/٢١٢، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١/٤٥٤، الرقم: ٦٩٥، والمنذری في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٠، الرقم: ٢٣٢١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/٧٦۔**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت سہیل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ مجلسِ ذکر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے اٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں اور تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔''

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٧٦/٢٠۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتَّى يُصِيبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.**

**وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.**

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہوئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔''

اسے امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

**٧٧/٢١۔ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ قَالَ لَهُ:**

---

**الحديث رقم ٧٦: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/٢٨٩، الرقم: ٧٦٦٨، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/١٧٨، الرقم: ١٦٤١، ٦١٧٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١١٣، الرقم: ٥٠٢٣۔**

**الحديث رقم ٧٧: أخرجه البيهقي فى شعب الإيمان، ١/٤٥٥، الرقم: ٦٩٦۔**

أَوْصِنِي يَا أَبَا مُسْلِمٍ قَالَ: اذْكُرِ اللّٰهَ تَحْتَ كُلِّ شَجَرَةٍ وَحَجَرٍ، قَالَ: زِدْنِي فَقَالَ: اذْكُرِ اللّٰهَ حَتّٰى يَحْسِبَكَ النَّاسُ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ مَجْنُوْنٌ قَالَ: فَكَانَ أَبُو مُسْلِمٍ يُكْثِرُ ذِكْرَ اللّٰهِ فَرَآهُ رَجُلٌ يَذْكُرُ اللّٰهَ فَقَالَ: أَمَجْنُوْنٌ صَاحِبُكُمْ هَذَا؟ فَسَمِعَهُ أَبُو مُسْلِمٍ فَقَالَ: لَيْسَ هَذَا بِالْجُنُونِ يَا ابْنَ أَخِي وَلَكِنْ هَذَا دَوَاءُ الْجُنُوْنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابومسلم خولانی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہا: اے ابومسلم! مجھے وصیت کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر درخت اور پتھر (کے سائے) تلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ اس نے کہا: اس کے علاوہ مزید کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اتنا ذکر کرو کہ اللہ کے ذکر کی وجہ سے لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسلم ﷺ اللہ تعالیٰ کا اس کثرت سے ذکر کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی نے آپ کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر (آپ کے ساتھیوں سے) کہا: کیا تمہارا یہ دوست مجنون ہے؟ حضرت ابومسلم نے اس کا یہ قول سن لیا اور فرمایا: اے بھتیجے! یہ جنون نہیں بلکہ یہ (ذکرِ الٰہی) تو جنون اور پاگل پن کا علاج ہے۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

# ١٠۔ فَصْلٌ فِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ يَطُوفُونَ فِي طُرُقِ أَهْلِ الذِّكْرِ وَيَتَعَاقَبُونَ فِيهِمْ

## ﴿فرشتوں کا اہلِ ذکر کی راہوں میں چکر لگانے اور ان کی تلاش میں سرگرداں رہنے کا بیان﴾

٧٨/١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ. وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ، وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنِّسَائِيُّ وَمَالِكٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر اور نماز فجر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی وہ آسمان کی

---

**الحديث رقم ٧٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب: كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ٦/٢٧٢١، الرقم: ٧٠٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١/١٧٥، الرقم: ٤٥٩، ومالك في الموطأ، ١/١٧٠، الرقم: ٤١١، وأبو عوانة في المسند، ١/٣١٥، الرقم: ١١١٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٥٠، الرقم: ٢٨٣٦، وابن عبد البر في التمهيد، ١٩/٥٠۔**

طرف لوٹ جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت ان سے دریافت فرماتا ہے حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

اسے امام بخاری، نسائی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

**٧٩/٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ: مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ. وَهُوَ أَعْلَمُ. فَيَقُولُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى.**

''حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرشتے باری باری زمین کی طرف اترتے ہیں، کچھ فرشتے رات کے ہیں اور کچھ فرشتے دن کے ہیں۔ ان کا اجتماع نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے وقت ہوتا ہے۔ پھر وہ فرشتے آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری، اللہ تعالیٰ ان سے لوگوں کے متعلق دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور

---

**الحديث رقم ٧٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ٣/١١٧٨، الرقم: ٣٠٥١، وفي كتاب: الصلاة، باب: فضل صلاة العصر، ١/٢٠٣، الرقم: ٥٣٠، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٩، الرقم: ١٧٣٧، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٢٨، الرقم: ٦٣٤٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/٣٢٥، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٨/٣٠٥۔**

جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

اسے امام بخاری، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٨٠/٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ مَلائِكَةً يَطُوْفُونَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ، قَالَ: فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ. وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوْا: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَنِي؟ قَالَ: فَيَقُوْلُونَ. لَا وَاللهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ: فَيَقُولُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُوْنَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَتَحْمِيدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ: فَيَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ:

---

**الحديث رقم ٨٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل ذكر اللهﷻ، ٥/٢٣٥٣، الرقم: ٦٠٤٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٣٩، الرقم: ٨٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٩، الرقم:٥٣١، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٣٤٥، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٨، الرقم: ٢٣١٦۔**

مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ. مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ: فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُولُ: مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ، لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ، لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو نداء دیتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی طرف دوڑ آؤ۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ آسمانِ دنیا تک ان پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔ پھر (جب وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں تو) ان سے ان کا رب پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے، کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکیزگی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اللہ رب العزت کی قسم! تجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اے رب! اللہ کی قسم، انہوں نے اسے دیکھا تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت رکھنے والے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم، اسے دیکھا تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کا اس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو (ذکر کے لیے نہیں بلکہ) اپنی حاجت کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ (اولیاء اللہ) ایسے ہم نشیں ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بدبخت نہیں ہوتا۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٨١/٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنهما:

**الحديث رقم ٨١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/٢٠٧٤، الرقم: ٢٧٠٠، والترمذى فى السنن كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى القوم يجلسون فيذكرون الله ﷻ ما لهم من الفضل، ٥/٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٨، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢/١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٩٢، الرقم: ١١٨٩٣، وابن حبان فى الصحيح، ٣/١٣٦، الرقم: ٨٥٥، وأبو يعلى فى المسند، ١١/٢٠، الرقم: ٦١٥٩، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٥، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/١٣٧، الرقم: ١٥٠٠، والطيالسى فى المسند، ١/٢٩٦، الرقم: ٢٢٣٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/٣٩٨، الرقم: ٥٣٠، والمنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٨۔**

أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔''

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ابوعیسی ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲/۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ ﷻ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَلْتَمِسُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ الذِّكْرِ، فَإِذَا مَرُّوا بِمَجْلِسٍ عَلَا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى يَبْلُغُوا الْعَرْشَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری نہیں مگر یہ صرف مجالسِ ذکر کی

**الحديث رقم ۸۲: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل مجالس الذكر، ٤/٢٠٦٩، الرقم: ٢٦٨٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٣٥٨، الرقم: ٨٦٨٩-٨٧٠٥، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/٢٤٤، الرقم: ٥٥٢٣۔**

تلاش میں رہتے ہیں اور ذکر میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس جب وہ کسی مجلسِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو (اس مجلس میں اتنی کثرت سے شرکت کرتے ہیں کہ) تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔''

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ امام احمد کے ہیں۔

٨٣/٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً، سَيَّارَةً فُضُلًا، يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ، قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتَّى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ ﷻ . وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الا َرْضِ، يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيَسْأَلُونَكَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوْا: يَسْأَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: لَا أَي رَبِّ قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُونَكَ قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُونَنِي؟ قَالُوْا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ

---

**الحديث رقم ٨٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء، والتوبة والاستغفار، باب: فضل مجالس الذكر، ٤/٢٠٦٩، الرقم: ٢٦٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٢، الرقم: ٧٤٢٠، ٢/٣٨٢، الرقم: ٨٩٦٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٩، الرقم: ٢٣١٦، ٤/٢٤٤، الرقم: ٥٥٢٣۔**

**قَالَ: فَيَقُولُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، أَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ، عَبْدٌ خَطَّاءٌ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ، لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو ذکر کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان (ذاکرین) کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کو (اوپر تلے) ڈھانپ لیتے ہیں، حتی کہ زمین سے لے کر آسمانِ دنیا تک جگہ بھر جاتی ہے، جب ذاکرین مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف واپس چلے جاتے ہیں، پھر اللہ عزوجل ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ اسے ان سے زیادہ علم ہوتا ہے ''تم کہاں سے آئے ہو؟'' وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین پر تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ کہ رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں اے ہمارے رب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا عالم ہوتا؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! تیری دوزخ سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر کس قدر پناہ مانگتے؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے استغفار کرتے ہیں۔ آپ نے

فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کو بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے انہیں عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی اس سے میں نے انہیں پناہ دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے میرے رب! ان میں فلاں خطا کار بندہ بھی تھا، وہ اس مجلس کے پاس سے گزرا اور ان کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٨٤/٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْعَنْ أَبِي سَعِيْدٍالْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الأَرْضِ، فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ، فَإِذَا وَجَدُوا أَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ، تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيْئُونَ فَيَحُفُّونَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ اللّٰهُ:عَلَى أَيِّ شَيءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ وَيَذْكُرُوْنَكَ قَالَ: فَيَقُولُ: فَهَلْ رَأَوْنِي؟ فَيَقُولُونَ: لَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْكَ لَكَانُوا أَشَدَّ تَحْمِيدًا وَأَشَدَّ تَمْجِيدًا، وَأَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا، قَالَ: فَيَقُولُ: وَأَيُّ شَيءٍ يَطْلُبُونَ؟ قَالَ: فَيَقُولُوْنَ: يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَا قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا**

---

**الحديث رقم ٨٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء إن لله ملائكة سياحين في الأرض، ٥/٥٧٩، الرقم: ٣٦٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥١، الرقم: ٧٤١٨۔**

لَكَانُوا أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، قَالَ: فَيَقُولُ: فَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالُوا: يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا، وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا، وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا، قَالَ: فَيَقُولُ: فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَيَقُولُونَ: إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَهُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُ: هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيسٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جو اعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں زمین پر پھرتے رہتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور اہلِ مجلس کو آسمانِ دنیا تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے تیرے بندوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ تیری حمد اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور تیرا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حالت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: (یا اللہ!) اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو پہلے سے کہیں زیادہ تیری حمد کریں، بزرگی بیان کریں اور تیرا ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھ رکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو

اس کی شدید طلب اور حرص کرتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھ رکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: (یا اللہ!) اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے زیادہ بھاگتے، بہت ڈرتے اور اس سے زیادہ پناہ مانگتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرشتو! گواہ رہو میں نے انہیں بخش دیا۔ وہ عرض کرتے ہیں: (یا اللہ!) ان میں فلاں آدمی بہت بڑا گنہگار ہے وہ ذکر سننے کے لیے نہیں بلکہ کسی کام کے لیے ان کے پاس آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ (مقرّب) بندے ہیں کہ جن کا ہمنشیں محروم و بدبخت نہیں رہتا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٥/٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ: فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ قَالَ: وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ: فَيَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي قَالَ: فَيَقُولُوْنَ: أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ. قَالَ سُلَيْمَانُ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ

---

**الحديث رقم ٨٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٦، الرقم: ٩١٤٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١٦٥، الرقم: ٣٢٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٧٧، الرقم: ٦٦٦۔**

**قَالَ فِيْهِ: فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.**

''حضرت ابو ہریرہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رات اور دن کے فرشتے فجر اور عصر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ فجر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے فرشتے آسمانوں کی طرف بلند ہوجاتے ہیں اور دن کے فرشتے وہیں رہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ (فرشتے) نمازِ عصر کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دن والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات والے فرشتے وہیں رہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان (فرشتوں) کا رب ان سے پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال پر چھوڑا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عرض کرتے ہیں: ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ سلیمان بیان کرتے ہیں: اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ اس حدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: (اے میرے مولا) روزِ قیامت انہیں معاف فرما دینا۔''

اس حدیث کو امام احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

## ١١ـ فَصْلٌ فِي شَفَاعَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

### ﴿روزِ قیامت شفاعتِ اولیاء و صالحین کا بیان﴾

٨٦/١ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، في رواية طويلة قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ، قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ، وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ، يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا، كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا، وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا، وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا، فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ، وَيُحَرِّمُ اللهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُوْنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا. قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُوْنِي فَاقْرَءُوْا: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضٰعِفْهَا﴾ [النساء، ٤:٤٠]. فَيَشْفَعُ النَّبِيُّوْنَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ. فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِي، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً

---

الحديث رقم ٨٦: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة، ٦/٢٧٠٧، الرقم: ٧٠٠١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٦، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/٣٧٩، الرقم: ٧٣٧٧ـ

مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوْا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ، يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ، قَدْ رَأَيْتُمُوْهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ، وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِ كَانَ أَبْيَضَ، فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ، فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيْمُ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ، أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مؤمنین کا اپنے مؤمن بھائیوں کی شفاعت کرنے کے باب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:) ''تم مجھ سے حق کا مطالبہ کرنے میں جو تمہارے لئے واضح ہو چکا ہے آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر شدت کے ساتھ مومن اس روز اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کریں گے جس وقت وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں۔ اپنے بھائیوں کے حق میں نجات کا مطالبہ کرتے ہوئے وہ عرض کریں گے: اے رب! (یہ) ہمارے بھائی (ہیں جو دوزخ میں چلے گئے) یہ ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ (نیک) عمل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان پاؤ، اسے (دوزخ سے) نکال لو اور اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا۔ پس وہ (جنتی) ان (دوزخیوں) کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے چنانچہ جنہیں وہ پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو، پس وہ جسے پہچانیں گے

نکال لیں گے۔ پھر وہ واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو چنانچہ وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جسے یقین نہ آتا ہو وہ یہ آیت پڑھ لے: ﴿بے شک اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اوراگر کوئی نیکی ہوتو اسے دوگنا کردیتا ہے﴾۔ پس انبیاء کرام علیہم السلام، فرشتے اور مؤمنین شفاعت کریں گے تو خالق ومالک جبار فرمائے گا: میری شفاعت باقی ہے تو وہ دوزخ سے (جہنمیوں کو) مٹھی بھر کر نکالے گا جو جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر انہیں ایسے دریا میں ڈالا جائے گا جو جنت کے کناروں پر ہے اسے ''ماء الحیاۃ'' کہا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ اس طرح تروتازہ ہوکر نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے دانہ اگتا ہے جنہیں تم نے کسی پتھر یا درخت کے پاس دیکھا ہوگا۔ پس جو پودا سورج کی طرف ہوتا ہے سبز اور جو سایہ میں ہوتا ہے سفید رہتا ہے گویا وہ موتیوں کی مانند نکلیں گے اور ان کی گردنوں میں مہریں لگا دی جائیں گی تو وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ پس اہلِ جنت کہیں گے کہ یہ رحمٰن کے آزاد کردہ ہیں کہ اس نے انہیں، ان کے عمل کیے بغیر اور بغیر بھلائی کو آگے بھیجے، جنت میں داخل کر دیا۔ پس ان (جہنم سے آزاد ہونے والوں) سے کہا جائے گا: تمہارے لئے جوتم نے (جنت میں) دیکھا یہ اوراس کے برابر مزید ہے۔''

اسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨٧ / ٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

---

**الحديث رقم ٨٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: في قول الله تعالى: وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة، ٦ / ٢٧٠٧، الرقم: ٧٠٠١، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: زيادة الإيمان، ٨ / ١١٢، الرقم: ٥٠١٠، وابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١ / ٢٣، الرقم: ٦٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٩٤، الرقم: ١١٧، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ٦٢٦، الرقم: ٨٧٣٦، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وابن راشد فى الجامع، ١١ / ٤١٠۔**

مَا مُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوا فَأَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ، قَالَ: فَيَأْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبَيْهِ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ: وَيَقُوْلُ: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ دِينَارٍ مِنَ الإِيْمَانِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِينَارٍ حَتَّى يَقُوْلَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ. قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ ﴾ إِلَى ﴿عَظِيْمًا﴾.

[النساء، ٤: ٤٨ ]. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنِّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راویت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کسی ایک شخص کا بھی دنیا میں کسی حق بات کے لئے تکرار کرنا اس قدر سخت نہیں ہوگا جو تکرار مومنین کاملین اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے لئے کریں گے جو جہنم میں داخل کیے جا چکے ہوں گے۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ہی ساتھ حج کرتے تھے اور تو نے انہیں دوزخ میں ڈال دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اچھا تم جنہیں پہچانتے ہو انہیں جا کر خود ہی دوزخ سے نکال لو۔ کہتے ہیں: وہ ان کے پاس جائیں گے اور ان کی شکلیں دیکھ کر انہیں پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض

کو تو آگ نے پنڈلیوں کے نصف تک اور بعض کو ٹخنوں تک پکڑا ہو گا۔ وہ انہیں نکالیں گے اور پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں جن کے نکالنے کا حکم فرمایا تھا انہیں ہم نے نکال لیا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہیں بھی جا کر نکال لو جن کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائے گا: اسے بھی نکال لاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہے (پھر) یہاں تک فرمائے گا: اسے بھی (نکال لاؤ) جس کے دل میں ذرّہ برابر ایمان ہے۔ حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے فرمایا: اب جس شخص کو یقین نہ آئے تو وہ یہ آیتِ کریمہ پڑھ لے۔ ''اللہ تعالیٰ شرک معاف نہیں فرمائے گا اور اس کے علاوہ جو چاہے گا جس کے لئے چاہے گا بخش دے گا۔''

اسے امام بخاری، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے الفاظ امام نسائی کے ہیں۔

٨٨/٣۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ (لَا يَدْرِي أَبُوْ حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ): مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوْهُهُمْ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''امام ابوحازم حضرت سہل بن سعد ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد جنت میں داخل ہوں گے

---

**الحديث رقم ٨٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الرِّقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٩، الرقم: ٦١٨٧، وفی كتاب الرِّقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٨، الرقم: ٢١٩۔**

(ابوحازم کو یاد نہیں رہا کہ ان میں سے کون سی تعداد مروی ہے) وہ ایک دوسرے کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہوں گے ان میں سے پہلا شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گا جب تک ان کا آخری فرد بھی داخل نہ ہو جائے (یعنی وہ اپنے ہزاروں لاکھوں افراد کی نگرانی کر رہا ہو گا) ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٨٩/٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، تُضِيءُ وُجُوْهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.**

**مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے ستر ہزار افراد کا گروہ بغیر حساب کے جنت میں داخل

**الحديث رقم ٨٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٦، وفي كتاب: اللباس، باب: البرود والحبرة والشملة، ٥/٢١٨٩، الرقم: ٥٤٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٧، الرقم: ٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٠، الرقم: ٩٢٠٢، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٩٢، الرقم: ٩٧٠، وإسناده صحيح.**

ہو گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکاشہ بن محصن نے اپنی اون کی چادر کو بلند کرتے ہوئے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے بھی ان میں شامل فرما لے، پھر ایک انصاری شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔''

یہ روایت متفق علیہ ہے۔

**٩٠/٥۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ، شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا، مُتَمَاسِكِيْنَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ، وَوُجُوْهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل ہوں گے، (راوی کو دونوں میں سے ایک کا شک ہے) یہ ایک دوسرے کو تھامے ہوئے ہوں

---

**الحديث رقم ٩٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٧، وفی كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء فی صفة الجنة وأنها مخلوقة، ٣/١١٨٦، الرقم: ٣٠٧٥، وفی كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٩، الرقم: ٦١٨٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٨، الرقم: ٢١٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/٣٣٥، الرقم: ٢٢٨٣٩۔**

گے یہاں تک کہ ان کا پہلا اور آخری شخص جنت میں داخل ہوجائے گا اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩١/٦۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تابعین میں سب سے افضل اویس نامی ایک شخص ہے۔ اس کی ایک ماں ہے (جس کی دیکھ بھال میں وہ مصروف رہتا ہے) اور اس (کے ایک ہاتھ) پر سفیدی بھی ہے تم (اس کے پاس ضرور جانا) اور اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرانا۔''

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩٢/٧۔ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاب إِذَا

---

**الحديث رقم ٩١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أويس القرنىﷺ، ٤/١٩٦٨، الرقم: ٢٥٤٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/٣٨، الرقم: ٢٦٦، والحاكم فى المستدرك، ٣/٤٥٦، الرقم: ٥٧٢٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٥/٢، الرقم: ٦٧٩٨، واللالكائى فى كرامات الأولياء، ١/١١١، الرقم: ٦٠، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢:١٧٧، الرقم: ٢٨٨٦۔**

**الحديث رقم ٩٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل اويس قرنىﷺ، ٤/١٩٦٨، الرقم: ٢٥٤٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٥٦، الرقم:٥٧١٩، والبزار في المسند، ١/٤٧٩، الرقم: ٣٤٢۔**

أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ: أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ. فَقَالَ: أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: "يَأْتِيْ عَلَيْكُم أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَلَكَ فَافْعَلْ" فَاسْتَغْفِرْ لِي. فَاسْتَغْفَرَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: الْكُوْفَةَ. قَالَ: أَ لَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا؟ قَالَ: أَكُوْنُ لِيْ غَبْرَآءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ، قَلِيْلَ الْمَتَاعِ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَلَكَ فَافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْساً فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي. قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ. فَاسْتَغْفِرْ لِي. قَالَ: اسْتَغْفِر لِي. قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ. فَاسْتَغْفِرْ لِي. قَالَ: لَقِيْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَاسْتَغْفَرَ لَهُ. فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت اسیر بن جابر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کے پاس جب اہلِ یمن میں سے کوئی کمک آتی تو وہ ان سے سوال کرتے کیا تم میں اُویس بن عامر ہے؟ حتی کہ ایک دن حضرت اویس ﷺ ان کے پاس آ گئے۔ حضرت عمر ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا آپ اُویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ کیا آپ قبیلہ مراد سے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا آپ قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ کیا آپ کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کے برابر داغ رہ گیا ہے اور باقی داغ ختم ہوگئے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ اہلِ یمن کی امداد کے ساتھ تمہارے پاس قبیلہ مراد سے قرن کا ایک شخص آئے گا۔ جس کا نام اُویس بن عامر ہوگا۔ اس کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کی مقدار کے علاوہ باقی ٹھیک ہوچکی ہوگی۔ قرن میں اس کی ایک والدہ ہے جس کے ساتھ وہ بہت نیکی کرتا ہے۔ اگر وہ کسی چیز پر اللہ کی قسم کھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا فرمائے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم اس سے مغفرت کی دعا کرانا، سو اب آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کیجئے۔ حضرت اُویس قرنی نے حضرت عمر ﷺ کے لیے اِستغفار کیا۔ حضرت عمر ﷺ نے پوچھا: اب آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: کوفہ میں، حضرت عمر ﷺ نے کہا: کیا میں کوفہ کے عامل کی طرف آپ کے لیے خط نہ لکھ دوں؟ حضرت اویس ﷺ نے کہا خاک نشیں لوگوں میں رہنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ جب دوسرا سال آیا تو کوفہ کے اشراف میں سے ایک شخص آیا۔ اس کی حضرت عمر ﷺ سے ملاقات ہوئی، حضرت عمر ﷺ نے اس سے حضرت اُویس ﷺ کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا: میں ان کو کم سامان کے ساتھ شکستہ گھر میں چھوڑ کے آیا ہوں۔ حضرت عمر ﷺ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ تمہارے پاس کمک کے ساتھ قبیلہ مراد سے اُویس بن عامر قرن سے آئیں گے۔ ان کو برص کی بیماری تھی۔ ایک درہم کی مقدار کے علاوہ وہ سب بیماری ٹھیک ہوگئی، ان کی ایک والدہ ہیں، وہ ان کے ساتھ بہت نیکی کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر کسی کام کی قسم کھالیں تو اللہ

تعالیٰ اس کو ضرور پورا کرتا ہے۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم ان سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرانا۔ پھر وہ شخص حضرت اُویس کے پاس گیا اور ان سے کہا: میرے لیے استغفار کیجئے۔ انہوں نے کہا: تم ابھی اچھا سفر کر کے آ رہے ہو، تم میرے لیے استغفار کرو، اس نے پھر کہا: آپ میرے لیے استغفار کیجئے، انہوں نے کہا: تم ابھی نیک سفر کر کے آ رہے ہو، تم میرے لیے استغفار کرو، پھر کہا: کیا تمہاری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تھی، اس نے کہا ہاں۔ پھر حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے استغفار کیا۔ تب لوگوں کو حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے مقام کا علم ہوا اور وہ (یعنی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ) وہاں سے چلے گئے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٩٣/٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، في رواية طويلة عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ فِي اسْتِقْصَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ، يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا، كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا، وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ. فَيُقَالُ لَهُمْ: أَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ، فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا، مَا بَقِيَ فِيْهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ، فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا، لَمْ نَذَرْ فِيْهَا أَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي

**الحديث رقم ٩٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: معرفة طريق الرؤية، ١/١٦٩، الرقم: ١٨٣، والطيالسي فى المسند، ١/٢٨٩، الرقم: ٢١٧٩، والحاكم فى المستدرك، ٤/٦٢٦، الرقم: ٨٧٣٦، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ٤/٢٢٣، الرقم: ٥٤٦٦۔**

قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا، لَمْ نَذَرْ فِيْهَا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا أَحَدًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا، لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا، وَكَانَ أَبُوْسَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ يَقُوْلُ: إِنْ لَمْ تُصَدِّقُوْنِي بِهَذَا الْحَدِيْثِ، فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [النساء، ٤:٤٠]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی طویل حدیث پاک میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو مومن نجات پاکر جنت میں چلے جائیں گے وہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کو جو جہنم میں پڑے ہوں گے جہنم سے چھڑانے کے لیے (بطورِ ناز) اللہ تعالیٰ سے ایسی تکرار کریں گے جیسی تکرار کوئی شخص اپنا حق مانگنے کے لیے بھی نہیں کرتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، نمازیں پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: جن لوگوں کو تم پہچانتے ہو انہیں دوزخ سے نکال لو۔ پس ان لوگوں کی صورتیں آگ پر حرام کر دی جائیں گی۔ پھر جنتی مسلمان کثیر تعداد میں ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے جن میں سے بعض کو نصف پنڈلیوں تک اور بعض کو گھٹنوں تک دوزخ کی آگ نے جلا ڈالا تھا۔ وہ پھر عرض کریں گے: اے اللہ! اب ان لوگوں میں سے کوئی باقی نہیں بچا جنہیں جہنم سے نکال لانے کا تو نے حکم دیا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی نیکی ہے اسے بھی جہنم سے نکال لاؤ، وہ پھر کثیر تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی جناب میں

عرض کریں گے: اے ہمارے رب! جن لوگوں کو تو نے جہنم سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی نیکی ہو اسے بھی جہنم سے نکال لاؤ۔ وہ پھر جائیں گے اور کثیر تعداد میں لوگوں کو جہنم سے نکال لائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! جن لوگوں کو تو نے دوزخ سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: جس شخص کے دل میں تمہیں ایک ذرّہ برابر بھی نیکی ملے اسے بھی جہنم سے نکال لاؤ۔ وہ جائیں گے اور جہنم سے بہت بڑی تعداد میں خلق خدا کو نکال لائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے اللہ! اب دوزخ میں نیکی کا ایک ذرہ بھی نہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میری اس بیان کردہ حدیث کی تصدیق نہیں کرتے تو قرآن کریم کی اس آیت کو پڑھو: ''بے شک اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنا کر دیتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا درجہ عطا فرماتا ہے۔''

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٩٤/٩۔ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری

---

**الحديث رقم ٩٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٧، الرقم: ٢١٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٠٢، الرقم: ٨٠١٦، وابن راهويه فى المسند، ١/١٤٣، الرقم: ٧٦، وابن منده فى الإيمان، ٢/٨٩٤، الرقم: ٩٧٤.**

اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے تو ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے بھی ان میں شامل فرما لے، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔''

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٩٥/١٠۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنهما في رواية طويلة قَالَ: ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُوْنَ، فَتَنْجُوْ أَوَّلُ زُمْرَةٍ، وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَايُحَاسَبُوْنَ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَأَضْوَاءِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ كَذٰلِكَ ..... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے طویل حدیث مروی ہے فرماتے ہیں: پھر قیامت کے دن مؤمنین نجات پائیں گے تو سب سے پہلے ایسی جماعت نجات پائے گی جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، وہ ستر ہزار افراد ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔ پھر (وہ مومن نجات پائیں گے) جو ان سے متصل ہوں گے (اور جن کے چہرے) آسمان کے ستاروں کی مانند چمکتے ہوں گے پھر اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے گا۔''

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٩٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٧٧، الرقم: ١٩١، وأحمد بن حنبل مرفوعا فى المسند، ٣/٣٤٥، الرقم: ١٤٧٢١، وعبد الله بن أحمد فى السنة، ١/٢٤٨، الرقم: ٤٥٧، وابن منده فى الإيمان، ٢/٨٢٥، الرقم: ٨٥١، وإسناده صحيح۔**

←

٩٦ / ١١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِإِيْلِيَاءَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ سِوَاكَ؟ قَالَ: سِوَايَ. فَلَمَّا قَامَ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: هَذَا ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایلیاء کے مقام پر میں ایک گروہ کے ساتھ تھا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت کے ایک شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ) کی شفاعت کے سبب بنوتمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں میرے علاوہ۔ راوی کہتے ہیں: پس جب وہ چلے گئے تو میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتلایا: یہ ابن ابی الجدعا رضی اللہ عنہ (صحابی) ہیں۔‘‘

---

**الحديث رقم ٩٦: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق، باب: ما جاء فى الشفاعة، ٤/٦٢٦، الرقم: ٢٤٣٨، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٤٦٩-٤٧٠، الرقم: ١٥٨٥٧، إسناده صحيح، ورجاله ثقات رجال الصحيح، والدارمي فى السنن، ٢/٤٢٣، الرقم: ٢٨٠٨، وأبو يعلى فى المسند، ١٢/٢٨٠، الرقم: ٦٨٦٦، والمقدسي فى الأحاديث المختارة، ٩/١٤٠، الرقم: ١٢٢، والهيثمي فى موارد الظمآن، ١/٦٤٥، الرقم: ٢٥٩٨۔**

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٩٧/١٢۔ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قیامت کے دن دو قبیلوں ربیعہ اور مضر (کے افراد کی تعداد) کے برابر لوگوں کی شفاعت کریں گے۔''

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٩٨/١٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَصَبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میرا ایک امتی لوگوں کے ایک گروہ کی شفاعت کرے گا، ان میں سے کوئی کسی قبیلہ کی شفاعت کرے گا، ان میں سے کوئی کسی جماعت کی شفاعت کرے گا اور ان

---

**الحديث رقم ٩٧: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق، باب: ما جاء فى الشفاعة، ٤/٦٢٧، الرقم: ٢٤٣٩، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١/٥٢٣، الرقم: ٨٦٦، والآجري فى الشريعة، ١/٢٩٩۔**

**الحديث رقم ٩٨: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق، باب: ما جاء فى الشفاعة، ٤/٦٢٧، الرقم: ٢٤٤٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٢٠، الرقم: ١١١٤٨، وابن كثير فى البداية والنهاية، ١٠/٤٦٨۔**

←

میں سے کوئی کسی شخص کی شفاعت کرے گا یہاں تک کہ وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔‘‘

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**٩٩/١٤۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ.**

**رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.**

**وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.**

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستّر ہزار کو داخل کرے گا نیز اللہ تعالیٰ اپنے چلوؤں میں سے (اپنے حسبِ حال) تین چلو (جہنمیوں کے) بھی جنت میں ڈالے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

---

**الحديث رقم ٩٩: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: فى الشفاعة، ٤/٦٢٦، الرقم: ٢٤٣٧، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٢٦٨، الرقم: ٢٢٣٠٣، إسناده حسن، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/٣١٥، الرقم: ٣١٧١٤، وابن أبي عاصم فى السنة، ١/٢٦٠، ٢٦١، الرقم: ٥٨٨، ٥٨٩، والعسقلاني فى الإصابة، ٦/٦٤٦، الرقم: ٩٢٣٣، سنده صحيح.**

١٠٠/١٥۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: اَلأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے: انبیاء کرام، پھر علماء، پھر شہداء۔''

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٠١/١٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ، فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَئِذٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُوْنَ أَحَدَ زَوَايَاهَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

---

**الحديث رقم ١٠٠: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢/٢٦٥، الرقم: ١٧٠٧، والآجرى فى الشريعة، ١/٣٥٠، والخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ١١/١٧٧، الرقم: ٥٨٨٨، والعجلونى فى كشف الخفاء، ٢/٥٣٩، الرقم: ٣٢٥٩۔**

**الحديث رقم ١٠١: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة النار، ٢/١٤٤٦، الرقم: ٤٣٢٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٣١٢، والحاكم فى المستدرك، ١/٢٤٢، الرقم: ٢٣٨، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/٣١٣، الرقم: ٣١٧٠٢، وأبويعلى فى المسند، ٣/١٥٤، الرقم: ١٥٨١، والشيباني فى الآحاد والمثاني، ٢/٢٩٤، الرقم: ١٠٥٦۔**

’’حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ہمارے پاس حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ آئے۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے اسی رات ہم سے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے ایک امتی کی شفاعت کے سبب قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور بے شک ایک ایسا امتی بھی ہوگا (جو اپنے گناہوں کے سبب) دوزخ کے لئے اتنا بڑا ہو جائے گا کہ (گویا) اس کا ایک کونہ ہوگا۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز انہوں نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٠٢/١٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَصُفُّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوْفًا (وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: أَهْلُ الْجَنَّةِ) فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ، فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتُكَ شَرْبَةً؟ قَالَ: فَيَشْفَعُ لَهُ، وَيَمُرُّ الرَّجُلُ، فَيَقُوْلُ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُوْرًا؟ فَيَشْفَعُ لَهُ، وَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةِ كَذَا وَكَذَا؟ فَذَهَبْتُ لَكَ، فَيَشْفَعُ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُويَعْلَى.

---

**الحديث رقم ١٠٢: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل صدقة الماء، ٢/١٢١٥، الرقم: ٣٦٨٥، وأبو يعلى فى المسند، ٧/٧٨، الرقم: ٤٠٠٦، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٦/٣١٧، الرقم: ٦٥١١، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ٢/٣٩، الرقم: ١٤١٥، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٢، والقرطبي فى الجامع لأحكام القرآن، ٣/٢٧٥۔**

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ صفیں بنائیں گے(ابن نمیر نے کہا یعنی کہ اہلِ جنت) تو دوزخیوں میں سے ایک شخص جنتیوں میں سے ایک شخص کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا: اے فلاں! تجھے یاد ہے کہ ایک دن تو نے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا؟ راوی فرماتے ہیں: پس وہ جنتی اس دوزخی کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک اور آدمی دوسرے آدمی کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: تجھے یاد ہے کہ میں نے ایک دن تجھے طہارت کے لئے پانی دیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک اور آدمی کہے گا: اے فلاں: تجھے یاد ہے کہ ایک دن تو نے مجھے اس اس کام کے لئے بھیجا تھا چنانچہ میں تیری خاطر چلا گیا تھا؟ پس وہ اس کی شفاعت کرے گا۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

**١٠٣/١٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِذَا خَلَّصَ اللهُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ النَّارِ، وَأَمِنُوا فَمَا مُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا أَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ، قَالَ: يَقُولُوْنَ: رَبَّنَا، إِخْوَانُنَا، كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا، وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا، فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ، فَيَأْتُونَهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُوَرِهِمْ، لَا**

---

**الحديث رقم ١٠٣: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ١/٢٣، الرقم: ٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٤، الرقم: ١١٧، وابن راشد في الجامع، ١١/٤٠٩، والمروزى في تعظيم قدر الصلاة، ١/٢٩٤۔**

تَأْكُلُ النَّارُ صُوَرَهُمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبَيْهِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ،فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا، أَخْرَجْنَا مَنْ قَدْ أَمَرْتَنَا، ثُمَّ يَقُولُ: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ دِينَارٍ مِنَ الإِيْمَانِ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِينَارٍ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ.

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ هَذَا، فَلْيَقْرَأْ: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء، ٤: ٤٠]. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایمان والوں کو نجات عطا فرمائے گا اور وہ دوزخ سے محفوظ ہو جائیں گے تو وہ اپنے ان ساتھیوں کے لیے جو دوزخ میں ہیں خدا سے اس شخص سے بھی زیادہ بحث کریں گے جو دنیا میں اپنے ساتھی کے لیے اس کے حق پر جھگڑتا ہے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ ہمارے بھائی ہیں ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ حج کیا کرتے تھے تو نے انہیں دوزخ میں داخل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: جاؤ تم جن لوگوں کو جانتے ہو انہیں دوزخ سے نکال لو، وہ آئیں گے اور ان کے چہرے پہچانیں گے، ان کے چہروں کو آگ نے نہ جلایا ہوگا، بعض کو آدھی پنڈلیوں تک آگ نے جلا دیا ہوگا اور بعض کو ٹخنوں تک۔ وہ انہیں نکال لائیں گے اور عرض گزار ہوں گے: اے خداوند! جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا ہم نے انہیں نکال لیا ہے۔ پھر حکم ہوگا جس کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان ہو اسے نکال لاؤ۔ پھر حکم ہوگا جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ پھر حکم ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان

ہو اسے بھی نکال لاؤ۔

حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جسے یقین نہ آتا ہو وہ یہ آیت پڑھے: ''بیشک اللہ ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنا کر دیتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا اجر عطا فرماتا ہے۔''

اسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**١٠٤/١٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ أَهْلُهَا لَا يَمُوْتُوْنَ وَلَا يَحْيَوْنَ وَأَمَّا أُنَاسٌ يُرِيْدُ اللهُ بِهِمُ الرَّحْمَةَ فَيُمِيْتُهُمْ فِي النَّارِ. فَيَدْخُلُ عَلَيْهِمُ الشُّفَعَاءُ، فَيَأْخُذُ الرَّجُلُ أَنْصَارَهُ. فَيَبُثُّهُمْ أَوْ قَالَ: فَيَنْبُتُوْنَ عَلَى نَهَرِ الْحَيَاةِ، أَوْ قَالَ: الْحَيَوَانِ، أَوْ قَالَ: الْحَيَاةِ، أَو قَالَ: نَهَرِ الْجَنَّةِ، فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرَوْنَ الشَّجَرَةَ تَكُوْنُ خَضْرَاءَ ثُمَّ تَكُوْنُ صَفْرَاءَ، أَوْ قَالَ: تَكُوْنُ صَفْرَاءَ ثُمَّ تَكُوْنُ خَضْرَاءَ؟ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِالْبَادِيَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.**

''حضرت ابوسعید ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہلِ جہنم میں سے جو اس کے مستحق ہوں گے وہ نہ اس میں مریں گے اور نہ جییں گے، اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازنا چاہے گا انہیں جہنم میں موت دے دے گا۔ پس

---

**الحديث رقم ١٠٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٥، الرقم: ١١٠١٦، إسناده صحيح على شرط مسلم، وعبد بن حميد فى المسند، ١/٢٧٤، الرقم: ٨٦٥۔**

شفاعت کرنے والے ان کے پاس جائیں گے تو انسان اپنے مددگاروں کو بلائے گا۔ پس وہ ان کو بکھیر دے گا یا فرمایا: وہ جنت کی نہرِ حیات میں (نہا کر دوبارہ) اگیں گے، پس وہ (اس میں سے) ایسے نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے سرسبز دانہ نکلتا ہے۔ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم درخت کو نہیں دیکھتے کہ سبز ہوتا ہے پھر زرد ہوتا ہے، یا فرمایا: زرد ہوتا ہے پھر سبز ہوتا ہے؟ ان میں سے بعض نے کہا گویا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی دیہات میں تھے (اور درخت کو دیکھ کر اس کی صفات بیان کر رہے تھے)۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

**١٠٥/٢٠۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيُّ: وَاللهِ مَا أُوْلَئِكَ فِي أُمَّتِكَ إِلَّا كَالذُّبَابِ الْأَصْهَبِ فِي الذِّبَّانِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَانَ رَبِّي عزوجل قَدْ وَعَدَنِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، وَزَادَنِي ثَـلَاثَ حَثَيَاتٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً

---

**الحديث رقم ١٠٥: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٢٥٠، الرقم: ٢٢١٥٦، إسناده قوي، رجاله رجال الصحيح، والطبراني فى المعجم الكبير، ٨/١٥٩، الرقم: ٧٢٧٦، وابن أبي عاصم فى السنة، ١/٢٦١، الرقم: ٥٨٨، إسناده صحيح ورجاله كلهم ثقات، والشيباني فى الآحاد والمثاني، ٢/٤٤٥، الرقم: ١٢٤٧، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ٤/٢٢٥، الرقم: ٥٤٧٣، وحسّنه وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥، وقال: هذا إسناد حسن، والعسقلاني فى الإصابة، ٦/٦٤٦، الرقم: ٩٢٣٣، سنده صحيح.**

اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ تو یزید بن اخنس سلمی نے عرض کیا: اللہ رب العزت کی قسم! یہ تو آپ کی اُمت میں شہد کی مکھیوں میں سے (ایک قسم) سفید سرخی مائل مکھیوں کی تعداد تک ہیں۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے ان ستّر ہزار میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستّر ہزار کو داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے اور میرے لئے اس نے مزید تین مجموعوں کا اضافہ فرمایا ہے۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠٦ / ٢١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: يُعْرَضُ النَّاسُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ، وَعَلَيْهِ حَسَكٌ وَكَلَالِيْبُ وَخَطَاطِيْفُ تَخْطَفُ النَّاسَ. قَالَ: فَيَمُرُّ النَّاسُ مِثْلَ الْبَرْقِ، وَآخَرُوْنَ مِثْلَ الرِّيْحِ، وَآخَرُوْنَ مِثْلَ الْفَرَسِ الْمُجِدِّ، وَآخَرُوْنَ يَسْعَوْنَ سَعْيًا، وَآخَرُوْنَ يَمْشُوْنَ مَشْيًا، وَآخَرُوْنَ يَحْبُوْنَ حَبْوًا وَآخَرُوْنَ يَزْحَفُوْنَ زَحْفًا. فَأَمَّا أَهْلُ النَّارِ فَلَا يَمُوْتُوْنَ وَلَا يَحْيَوْنَ، وَأَمَّا نَاسٌ فَيُؤْخَذُوْنَ بِذُنُوْبِهِمْ فَيُحْرَقُوْنَ، فَيَكُوْنُوْنَ فَحْمًا، ثُمَّ يَأْذَنُ اللهُ فِي الشَّفَاعَةِ، فَيُوْجَدُوْنَ ضِبَارَاتٍ ضِبَارَاتٍ، فَيُقْذَفُوْنَ عَلَى نَهَرٍ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

---

**الحديث رقم ١٠٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٢٥، الرقم: ١١٢٠٠، إسناده صحيح على شرط مسلم، والنسائي فى السنن الكبرى، ٦/٤٠٦، الرقم: ١١٣٢٧، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/٣٨٤، الرقم: ٧٣٧٩، والحاكم فى المستدرك، ٤/٦٢٧، الرقم: ٨٧٣٧، وأبو يعلى فى المسند، ٢/٤٤٦، الرقم: ١٢٥٣۔**

←

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہنم کے پل پر لوگوں کو ڈالا جائے گا، اس پر کانٹے اور نوکیلے منہ والے لوہے کے ٹکڑے پڑے ہوں گے جو لوگوں کو اچکیں گے۔ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ بجلی کی طرح اس سے گزریں گے، بعض ہوا کی طرح، بعض عالی نسل تیز رفتار گھوڑے کی طرح، بعض دوڑتے ہوئے، بعض چلتے ہوئے، بعض سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور بعض رینگتے ہوئے گزریں گے۔ پس اہلِ جہنم نہ اس میں مریں گے اور نہ جییں گے اور وہ لوگ جنہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑا جائے گا جب انہیں جلایا جائے گا تو وہ کوئلہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کا اذن دے گا تو انہیں جماعتوں کی شکل میں لا کر نہر (حیات) پر ڈال دیا جائے گا۔ پس وہ (اس میں سے) ایسے تروتازہ نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے سرسبز و شاداب دانہ نکلتا ہے۔''

اسے امام احمد، نسائی، ابن حبان، حاکم اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

**١٠٧/٢٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: زِدْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَهَكَذَا، وَجَمَعَ كَفَّهُ، قَالَ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَهَكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: دَعْنِي يَا عُمَرُ، مَا عَلَيْكَ أَنْ يُّدْخِلَنَا اللهُ عزوجل الْجَنَّةَ كُلَّنَا؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ عزوجل إِنْ شَاءَ**

---

**الحديث رقم ١٠٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٦٥، الرقم: ١٢٦٩٥، إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٣/٣٥٩، الرقم: ٣٤٠٠، والمعمر بن راشد فى الجامع، ١١/٢٨٦، والمقدسي فى الأحاديث المختارة، ٧/٢٥٥، الرقم: ٢٧٠٣، ٢٧٠٤، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٤، وقال: إسناده حسن، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥۔**

أَدْخَلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَدَقَ عُمَرُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ رِجَالُ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے مجھ سے میری اُمت کے چار لاکھ افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے برابر اور آپ نے اپنی ہتھیلی کو اکٹھا کیا۔ انہوں نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اور اضافہ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اس کے برابر۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر! بس کیجئے، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے عمر! مجھے چھوڑ دو، آپ کو کیا پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام کو (بلا حساب) جنت میں داخل فرما دیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو اپنی مخلوق کو ایک ہتھیلی سے جنت میں داخل فرما دیتا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند قوی اور رجال ثقات، بخاری و مسلم کے رجال ہیں۔

١٠٨/٢٣۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا مُيِّزَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ، فَدَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ. قَامَتِ

**الحديث رقم ١٠٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٣٢٥، الرقم: ١٤٤٩١، وإسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات، وابن حبان فى الصحيح، ١/٤١٠، الرقم: ١٨٣، وابن جعد فى المسند، ١/٣٨٦، الرقم: ٢٦٤٣، وابن كثير فى البداية والنهاية، ١٠:٤٥٢۔**

الرُّسُلُ فَشَفَعُوْا، فَيَقُوْلُ: انْطَلِقُوْا أَوِ اذْهَبُوْا، فَمَنْ عَرَفْتُمْ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوْا، فَيُلْقُوْنَهُمْ فِي نَهَرٍ أَوْ عَلَى نَهَرٍ. يُقَالُ لَهُ: الْحَيَاةُ. قَالَ: فَتَسْقُطُ مَحَاشُّهُمْ عَلَى حَافَةِ النَّهَرِ، وَيَخْرُجُوْنَ بِيْضًا مِثْلَ الثَّعَارِيْرِ، ثُمَّ يَشْفَعُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا أَوِ انْطَلِقُوْا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ قِيْرَاطٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُمْ، قَالَ: فَيُخْرِجُوْنَ بَشَرًا، ثُمَّ يَشْفَعُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا أَوِ انْطَلِقُوْا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا الْآنَ أُخْرِجُ بِعِلْمِي وَرَحْمَتِي، قَالَ: فَيُخْرِجُ أَضْعَافَ مَا أَخْرَجُوْا، وَأَضْعَافَهُ، فَيُكْتَبُ فِي رِقَابِهِمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ فِيْهَا الْجَهَنَّمِيِّيْنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی اور جہنمی لوگوں میں امتیاز ہو جائے گا اور جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد رسلِ عظام کھڑے ہو کر شفاعت فرمائیں گے۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: جاؤ اور جس جس کو تم پہچانتے ہو اسے جہنم سے نکال لاؤ تو وہ ایسے لوگوں کو نکال لائیں گے جو جل کر کوئلے کی طرح ہو چکے ہوں گے۔ پھر انہیں آب حیات کے دریا میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر فرمایا: پس ان کے جلے ہوئے جسموں کو دریا کے کنارے میں ڈال دیا جائے گا۔ جس کے بعد وہ سفید ککڑیوں کی طرح سفید تروتازہ ہو کر نکلیں گے۔ پھر اس کے بعد وہ دوبارہ شفاعت فرمائیں گے تو (اللہ تعالیٰ انہیں) فرمائے گا: پس جاؤ جس کے دل میں رتی برابر ایمان پاؤ تو اسے بھی جہنم سے نکال لاؤ تو وہ جلدی سے نکال لائیں گے۔ پھر وہ شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان پاؤ تو اسے بھی نکال لاؤ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب میں اپنے علم اور رحمت سے

نکالتا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ جتنے لوگ انہوں نے نکالے ہوں گے اس سے کئی گنا زیادہ لوگوں کو نکال لے گا اور (پھر) اس سے بھی زیادہ، تو ان کی گردنوں پر لکھ دیا جائے گا ''عتقاء اللہ'' (یعنی اللہ کے آزاد کردہ لوگ)۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوجائیں گے اور انہیں جہنمیوں کے نام سے پکارا جائے گا۔''

اسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**١٠٩ / ٢٤۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُحْمَلُ النَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنَبَةُ الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ فِي النَّارِ، قَالَ: فَيُنْجِي اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ. قَالَ: ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالشُّهَدَاءِ أَنْ يَشْفَعُوْا، فَيَشْفَعُوْنَ وَيُخْرِجُوْنَ، وَيَشْفَعُوْنَ وَيُخْرِجُوْنَ، وَيَشْفَعُوْنَ وَيُخْرِجُوْنَ، وَزَادَ عَفَّانُ مَرَّةً، فَقَالَ أَيْضًا: وَيَشْفَعُوْنَ وَيُخْرِجُوْنَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مِنْ إِيْمَانٍ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوبکرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ پل صراط پر چلیں گے تو پل صراط کا کنارہ ان کو پتنگوں کے آگ میں گرنے

---

**الحديث رقم ١٠٩: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٤٣، الرقم: ٢٠٤٤٠، وإسناده حسن، والبزار فى المسند، ٩ / ١٢٣، الرقم: ٣٦٧١، والطبراني فى المعجم الصغير، ٢ / ١٤٢، الرقم: ٩٢٩، وابن أبي عاصم فى السنة، ٢ / ٤٠٣، الرقم: ٨٣٧، وإسناده حسن، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٥٩، وقال: رجاله رجال الصحيح، وابن كثير فى البداية والنهاية، ١٠ / ٤٧٠۔**

کی طرح اس میں گرائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جسے چاہے گا نجات دے گا۔ پھر فرشتوں، انبیاء کرام علیہم السلام، اور شہداء کو اجازت دی جائے گی کہ وہ شفاعت کریں۔ پس وہ شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں) کو نکالیں گے، پھر وہ شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں) کو نکالیں گے، پھر وہ شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں) کو نکالیں گے۔ راوی عفان نے اس میں ایک مرتبہ اور کا اضافہ کیا ہے کہ پھر وہ شفاعت کریں گے اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اسے بھی (دوزخ سے) نکال لیں گے۔''

اسے امام احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١٠/٢٥۔ **عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ، مِثْلُ الْحَيَّيْنِ أَوْ مِثْلُ أَحَدِ الْحَيَّيْنِ: رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَوَ مَا رَبِيْعَةُ مِنْ مُضَرَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أَقُوْلُ مَا أَقُوْلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جو کہ نبی نہیں ہوگا اس کی شفاعت کے سبب سے دو قبیلوں ربیعہ اور مضر یا ان دونوں میں سے ایک کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ پس ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر سے نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہی کہتا ہوں جس کا مجھے حکم دیا جاتا ہے۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ١١٠: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٢٥٧، الرقم: ٢٢٢١٥، والطبراني فى المعجم الكبير، ٨/١٤٣، الرقم: ٧٦٣٨، وفى مسند الشاميين، ٢/١٤٧، الرقم: ١٠٧٩، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٣٨١، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٤٨۔**

١١١/٢٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي لَيَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ مِنَ النَّاسِ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلرَّجُلِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میرا ایک امتی ایک گروہ کی شفاعت کرے گا تو وہ اس کی شفاعت کے سبب سے جنت میں داخل ہوں گے۔ بے شک ایک شخص کسی قبیلہ کی شفاعت کرے گا تو وہ اس کی شفاعت کے سبب سے جنت میں داخل ہوں گے اور بے شک ایک شخص کسی ایک شخص کی اور اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا تو وہ اس کی شفاعت کے سبب سے جنت میں داخل ہوں گے۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١١٢/٢٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَيَتَحَمَّدَنَّ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أُنَاسٍ مَا عَمِلُوْا مِنْ خَيْرٍ قَطُّ. فَيُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا احْتَرَقُوْا فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ بَعْدَ شَفَاعَةِ مَنْ يَشْفَعُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

---

**الحديث رقم ١١١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٦٣، الرقم: ١١٦٠٥۔**

**الحديث رقم ١١٢: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند،٢/٤٠٠، الرقم: ٩٢٠١، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٥/٣٤٦، الرقم: ٥٥٠٦، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٣۔**

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان لوگوں کے بارے میں احسان جتائے گا جنہوں نے (دنیا میں) کبھی کوئی بھلائی نہیں کی ہو گی۔ پس وہ انہیں دوزخ میں جل جانے کے بعد وہاں سے نکال لے گا اور پھر وہ انہیں اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما دے گا (یہ سارا عمل) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کے بعد ہو گا۔‘‘

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**١١٣/٢٨۔ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: قَامَ كَعْبٌ ﷺ فَأَخَذَ بِحُجْزَةِ الْعَبَّاسِ ﷺ، وَقَالَ: أَدَّخِرُهَا عِنْدَكَ لِلشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَلِي الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ يُسْلِمُ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو نُعَيْمٍ.**

’’حضرت عطیہ عوفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت کعب ﷺ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت عباس ﷺ کا دامن پکڑا اور عرض کرنے لگے: میں آپ کے اس دامن کو قیامت کے دن اپنے لئے ذریعۂ شفاعت بناتا ہوں۔ حضرت عباس ﷺ نے فرمایا: کیا میرے لئے شفاعت ہو گی؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضور نبی اکرم ﷺ کے اہلِ بیت میں سے جس کسی نے بھی اسلام قبول کیا ہے اسے حقِ شفاعت حاصل ہو گا۔‘‘

اسے امام احمد اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

**١١٤/٢٩۔ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ**

---

**الحديث رقم ١١٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ٢/٩٤٤، الرقم: ١٨٢٤، وأبونعيم فى حلية الأولياء، ٦/٤٢۔**

**الحديث رقم ١١٤: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ١٦/٢٣٢، الرقم: ٧٢٤٧، ⟵**

اللهِ ﷺ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُتْبِعُ كُلَّ أَلْفٍ بِسَبْعِيْنَ أَلْفًا، ثُمَّ يَحْثِي بِكَفَّيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، فَكَبَّرَ عُمَرُ. فَقَالَ: إِنَّ السَّبْعِيْنَ أَلْفًا الْأُوَلَ يُشَفِّعُهُمُ اللهُ فِي آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَ أُمَّتِي أَدْنَى الْحَثَوَاتِ الْأَوَاخِرِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میرے رب نے مجھ سے میری اُمت کے ستّر ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، پھر ہر ہزار کے ساتھ مزید ستّر ہزار کو داخل فرمائے گا، پھر اپنے دستِ کرم سے تین ہاتھ بھر کر مزید ڈالے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر تکبیر کہی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک ان کے پہلے ستر ہزار افراد کی شفاعت کو اللہ تعالیٰ ان کے باپوں، ان کی ماؤں اور ان کے خاندانوں کے حق میں قبول فرمائے گا اور مجھے امید ہے کہ میری اُمت کو دوسری ہتھیلیوں سے قریب ترین رکھے گا۔''

اسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١١٥/٣٠۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا. قَالُوْا: زِدْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: لِكُلِّ رَجُلٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا.

---

.....وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥، وقال: قال الحافظ الضياء أبو عبد الله المقدسي فى كتابه صفة الجنة: لا أعلم لهذا الإسناد علة، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٩، ٤١٤.

الحديث رقم ١١٥: أخرجه أبو يعلى فى المسند، ٦/٤١٧، الرقم: ٣٧٨٣، والمقدسي فى الأحاديث المختارة، ٦/٥٤، الرقم: ٢٠٢٨، وإسناده حسن، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٤، وقال: إسناده ←

قَالُوْا: زِدْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ، وَكَانَ عَلَى كَثِيْبٍ، فَحَثَا بِيَدِهِ، قَالُوْا: زِدْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ: هَذَا وَحَثَا بِيَدِهِ، قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَبْعَدَ اللهُ مَنْ دَخَلَ النَّارَ بَعْدَ هَذَا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے ہر شخص کے ساتھ ستّر ہزار افراد مزید ہوں گے۔ انہوں نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں۔ آپ ریت کے ٹیلہ پر تھے تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے چلو بھر (کر اضافی ڈالا)۔ انہوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لو اور اپنے ہاتھوں سے چلو بھر (کر اضافی ڈالا)۔ اس پر انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! جو اس کے بعد بھی جہنم میں داخل ہوا، اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور فرمائے۔''

اسے امام ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

١١٦/٣١۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَلَكَ رَجُلَانِ مَفَازَةً، أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ بِهِ رَهَقٌ، فَعَطِشَ الْعَابِدُ حَتَّى

..... حسن، ووثّقه ابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥، وقال: هذا إسناد جيد ورجاله كلهم ثقات، ما عدا عبد القاهر بن السري وقد سُئل عنه ابن معين فقال: صالح۔

الحديث رقم ١١٦: أخرجه أبو يعلى فى المسند، ٧/٢١٥، الرقم: ٤٢١٢، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٣/٤، الرقم: ٢٩٠٦، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ٢/٣٨، الرقم: ١٤١٤، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ٣/١٣٢، ١٠/٣٨٢۔

سَقَطَ. فَجَعَلَ صَاحِبُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَمَعَهُ مِيْضَأَةٌ فِيْهَا شَيءٌ مِنْ مَاءٍ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَهُوَ صَرِيْعٌ. فَقَالَ: وَاللهِ! لَإِنْ مَاتَ هَذَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ عَطَشًا وَمَعِي مَاءٌ، لَا أُصِيْبُ مِنَ اللهِ خَيْرًا أَبَدًا. وَإِنْ سَقَيْتُهُ مَائِي لَأَمُوْتَنَّ فَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ ﷻ، وَعَزَمَ وَرَشَّ عَلَيْهِ مِنْ مَائِهِ وَسَقَاهُ مِنْ فَضْلِهِ. قَالَ: فَقَامَ حَتَّى قَطَعَا الْمَفَازَةَ. قَالَ: فَيُوْقَفُ الَّذِي بِهِ رَهَقٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلْحِسَابِ، فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ، فَتَسُوْقُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَيَرَى الْعَابِدَ، فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَعْرِفُنِي؟ قَالَ: يَقُوْلُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا فُلَانٌ الَّذِي آثَرْتُكَ عَلَى نَفْسِي يَوْمَ الْمَفَازَةِ. قَالَ: يَقُوْلُ: بَلَى، أَعْرِفُكَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَةِ: قِفُوْا، قَالَ: فَيُوْقَفُ وَيَجِيءُ حَتَّى يَقِفَ وَيَدْعُوَ رَبَّهُ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، قَدْ تَعْرِفُ يَدَهُ عِنْدِي، وَكَيْفَ آثَرَنِي عَلَى نَفْسِهِ؟ يَا رَبِّ، هَبْهُ لِي. فَيَقُوْلُ: هُوَ لَكَ. قَالَ: وَيَجِيءُ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. قَالَ الصَّلْتُ: قَالَ جَعْفَرٌ: قُلْتُ: حَدَّثَكَ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو شخص کسی بیابان میں سے گزرے جن میں سے ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا گناہ گار تھا۔ جب عبادت گزار کو اتنی پیاس لگی کہ وہ راستے میں گر گیا تو اس کا ساتھی اس کی طرف دیکھنے لگا اور اس کے پاس برتن میں کچھ پانی تھا۔ اس (گناہ گار) نے (بے دم ہو کر) پیاس سے چلاتے ہوئے اس ساتھی کو دیکھ کر کہا: اللہ رب العزت کی قسم! اگر یہ صالح بندہ میرے پاس پانی ہونے کے باوجود پیاس سے فوت ہو گیا تو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کبھی بھی

بھلائی نہیں پا سکوں گا اور اگر میں نے اسے اپنا پانی پلایا تو یقیناً میں مر جاؤں گا۔ پس اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے پختہ ارادہ کرکے اس پر پانی بہایا اور اس سے بچا ہوا اسے پلا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر وہ اٹھ کھڑا ہوا یہاں تک کہ ان دونوں نے صحرا عبور کر لیا۔ فرمایا: قیامت کے دن اس گناہگار کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا تو اسے جہنم میں بھیجنے کا حکم دیدیا جائے گا۔ پس فرشتے اسے لے کر جا رہے ہوں گے تو وہ اسی عبادت گزار شخص کو دیکھ کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ فرمایا: وہ پوچھے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہی فلاں شخص ہوں جس نے بیابان میں اپنی جان پر تجھے ترجیح دی تھی۔ وہ کہے گا: کیوں نہیں! میں تجھے پہچانتا ہوں۔ فرمایا: پس وہ فرشتوں سے کہے گا: رک جاؤ۔ تو اسے روک دیا جائے گا اور وہ (عابد) اپنے رب کے حضور حاضر ہوکر عرض کرے گا: اے رب! تو میری نسبت اس کا حال پہچانتا ہے کہ کیسے اس نے اپنی جان پر مجھے ترجیح دی؟ اے رب! تو اسے میرے اختیار میں دیدے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ تیرے اختیار میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص آئے گا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا۔'' صلت راوی کہتے ہیں کہ میں نے جعفر سے کہا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے حضور ﷺ سے روایت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔''

اس حدیث کو امام ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**١١٧/ ٣٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ فَيُنَادِيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَعْرِفُنِي؟ قَالَ: وَاللهِ مَا أَعْرِفُكَ، مَنْ أَنْتَ وَيْحَكَ؟ قَالَ: أَنَا الَّذِي**

---

**الحديث رقم١١٧: أخرجه أبويعلى فى المسند، ٦/ ٢١٠، الرقم: ٣٤٩٠، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ٢/ ٣٩، الرقم: ١٤١٥، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٨٢، وابن كثير فى البداية والنهاية، ١٠/ ٤٧١۔**

مَرَرْتَ بِي فِي الدُّنْيَا فَاسْتَسْقَيْتَنِي شَرْبَةَ مَاءٍ فَسَقَيْتُكَ، فَاشْفَعْ لِي بِهَا عِنْدَ رَبِّكَ. قَالَ: فَدَخَلَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى اللهِ فِي زُوَّرِهِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنِّي أَشْرَفْتُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَنَادَى: يَا فُلَانُ، أَمَا تَعْرِفُنِي؟ فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ مَا أَعْرِفُكَ، وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الَّذِي مَرَرْتَ بِي فِي الدُّنْيَا فَاسْتَسْقَيْتَنِي فَسَقَيْتُكَ، فَاشْفَعْ لِي بِهَا عِنْدَ رَبِّكَ، يَا رَبِّ! فَشَفِّعْنِي فِيهِ، قَالَ: فَيُشَفِّعُهُ اللهُ فِيهِ. وَأَخْرَجَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہلِ جنت میں سے ایک شخص دوزخیوں کو نیچے جھانک کر دیکھے گا تو ان میں سے ایک شخص اسے بلا کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم! میں تجھے نہیں پہچانتا تمہارا بھلا ہو تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں وہی ہوں، دنیا میں تم میرے پاس گزرے تھے تو تم نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تمہیں پانی پلایا تھا۔ پس اپنے رب کے ہاں اس (نیک) عمل کے سبب میری شفاعت کریں۔ راوی فرماتے ہیں: وہ شخص اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے والوں میں جا کر عرض کرے گا: اے رب! میں جہنم والوں کے پاس گیا تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے بلا کر کہا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ تو میں نے کہا: نہیں بخدا! میں تجھے نہیں پہچانتا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں وہی ہوں تو نے دنیا میں میرے پاس سے گزرنے پر مجھ سے پانی مانگا تھا سو میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ پس اپنے رب کے ہاں اس (نیک) عمل کے سبب میری شفاعت کرو۔ اے رب! اب تو میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا اور اسے دوزخ سے نکال لے گا۔''

اسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١١٨/٣٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: يَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ: يُقَالُ لِلرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: قُمْ فَاشْفَعْ، فَيَشْفَعُ لِقَبِيْلَتِهِ. فَيُقَالُ لِلْآخَرِ: قُمْ فَاشْفَعْ، فَيَشْفَعُ لِأَهْلِ الْبَيْتِ. فَيُقَالُ لِلْآخَرِ: قُمْ فَاشْفَعْ، فَيَشْفَعُ لِلرَّجُلِ وَالرَّجُلَيْنِ عَلَى قَدْرِ عَمَلِهِ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی شخص کو کہا جائے گا: اٹھو، شفاعت کرو تو وہ اپنے قبیلہ کی شفاعت کرے گا۔ پھر کسی دوسرے سے کہا جائے گا: اٹھو، شفاعت کرو تو وہ اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔ پھر کسی اور سے کہا جائے گا: اٹھو، شفاعت کرو تو وہ اپنے عمل کے موافق ایک یا دو شخص کی شفاعت کرے گا۔''

اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١١٩/٣٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُبْرَانِيِّ الْأَنْمَارِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ

---

**الحديث رقم ١١٨: أخرجه أبو نعيم فى حلية الأولياء، ٧/١٠٥، وابن كثير فى البداية والنهاية، ١٠/٤٦٨۔**

**أخرج ابن كثير فى نهاية بداية النهاية، ١٠/٤٦٧، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَارَبِّ! إِنَّ فُلَانًا سَقَانِي شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ فِى الدُّنْيَا، فَشَفِّعْنِي فِيْهِ۔ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: إِذْهَبْ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَيَذْهَبُ فَيَتَحَسَّسُ فِى النَّارِ حَتّٰى يُخْرِجَهُ مِنْهَا۔**

**الحديث رقم ١١٩: أخرجه ابن أبي عاصم فى السنة، ٢/٣٨٥، الرقم: ٨١٣، والشيباني فى الآحاد والمثانى، ٥/٢٩٨، الرقم: ٢٨٢٥، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٦، والعسقلاني فى الإصابة، ٧/١٧٧، الرقم: ١٠٠١٧، وسنده صحيح، وكلهم من رجال الصحيح إلا قيس بن حجر وهو شامي ثقة۔**

اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبِّي ﷻ وَعَدَنِي أَنْ أَدْخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَيَشْفَعُ كُلُّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، ثُمَّ يَحْثِي لِي ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِكَفِّهِ. قَالَ قَيْسٌ: فَأَخَذْتُ بِتَلَابِيْبَ أَبِي سَعِيْدٍ فَجَذَبْتُهُ جَذْبَةَ رَجَاءٍ، أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ بِأُذُنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَحَسَبَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَبَلَغَ أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ وَتِسْعَ مِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ذَلِكَ يَسْتَوْعِبُ إِنْ شَاءَ اللهُ مُهَاجِرِي أُمَّتِي، وَيُوَفِّيْنَا اللهُ بِشَيءٍ مِنْ أَعْرَابِنَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالشَّيْبَانِيُّ.

''حضرت ابوسعید خُبرانی انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میرے رب ﷻ نے مجھ سے میری امت کے ستّر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور (ان میں سے) ہر ہزار ستّر ہزار کی شفاعت کرے گا۔ پھر وہ میری خاطر اپنی ہتھیلی سے تین چُلّو (جہنمیوں کے بھر کر) بھی (جنت میں) ڈال دے گا۔ قیس فرماتے ہیں: پس میں نے ابوسعید کو امید سے کھینچتے (ہوئے کہا:) کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے کہا: ہاں اپنے کانوں سے (سنا) اور مجھے یاد بھی ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے شمار کیا تو چار لاکھ اور نو لاکھ تک تعداد پہنچ گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان شاء اللہ یہ تعداد میری اُمت کے مہاجروں کو گھیر لے گی اور اللہ تعالیٰ کچھ کو ہمارے دیہاتیوں سے پورا فرمائے گا۔''

اسے امام ابن ابی عاصم اور شیبانی نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام رجال صحیح رجال ہیں۔

١٢٠/٣٥۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْهُمْ ثَلَاثًا لَا يَخْرُجُ إِلَّا لِصَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ، فَقِيْلَ لَهُ فِي ذَالِكَ، قَالَ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي فِي هَذِهِ ثَلَاثَةِ الْأَيَّامِ الْمَزِيْدَ، فَوَجَدْتُ رَبِّي وَاجِدًا، مَاجِدًا، كَرِيْمًا. فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِيْنَ أَلْفًا، سَبْعِيْنَ أَلْفًا، قَالَ قُلْتُ: يَا رَبِّ، وَتَبْلُغُ أُمَّتِي هَذَا؟ قَالَ: أُكْمِلُ لَكَ الْعَدَدَ مِنَ الْأَعْرَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے پاس تین دن تک صرف فرض نمازوں کے علاوہ تشریف فرما نہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں عرض کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے ستّر ہزار اُمتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے ان تین دنوں میں اپنے رب سے مزید کا سوال کیا تو میں نے اسے عطا فرمانے والا، عظمت وبزرگی والا اور بہت کریم پایا۔ پس اس نے مجھے ہر ستر ہزار کے ساتھ ستر ستر ہزار مزید عطا فرمائے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میری اُمت اس تعداد تک پہنچے گی؟ اس نے فرمایا: میں آپ کی خاطر اس عدد کو دیہاتیوں سے پورا کروں گا۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٢١/٣٦۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِذَا كَانَ يَوْمُ

**الحديث رقم ١٢٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٥٢، الرقم: ٢٦٨۔**
**الحديث رقم ١٢١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٢٥، الرقم: ٧٦٨٧، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/٣٣٢، الرقم: ٢١٥٢، وابن كثير في البداية والنهاية، ١٠/٤٧١۔**

الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللّٰهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ صُفُوْفًا، فَإِذَا أَهْلُ النَّارِ صُفُوْفًا فَيَنْظُرُ الرَّجُلُ مِنْ صُفُوْفِ أَهْلِ النَّارِ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ صُفُوْفِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ لَهُ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اصْطَنَعْتُ إِلَيْكَ فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ، إِنَّ هَذَا اصْطَنَعَ لِي فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا، فَيُقَالُ لَهُ: خُذْ بِيَدِهِ، فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ. قَالَ أَنَسٌ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کی صفیں بنائے گا تو دوزخیوں کی بھی صفیں بنی ہوں گی۔ پس اہلِ جہنم کی صفوں میں سے ایک شخص اہلِ جنت کی صفوں میں ایک شخص کو دیکھ کر کہے گا: اے فلاں! تو یاد کر ایک دن میں نے دنیا میں تیرے ساتھ نیکی کی تھی؟ فرماتے ہیں: پس وہ (جنتی) عرض کرے گا: اے اللہ! بے شک اس نے دنیا میں میرے ساتھ نیکی کی تھی تو اسے کہا جائے گا: اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل کر دو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٢٢/٣٧۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَوْمٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، قَدْ عُذِّبُوْا فِي النَّارِ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

---

**الحديث رقم ١٢٢: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ١٠/٢١٤، الرقم: ١٠٥٠٩، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٩۔**

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی ایک قوم جنہیں دوزخ میں عذاب دیا گیا ہوگا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے ضرور جنت میں داخل ہوگی۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**١٢٣/٣٨۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَفْتَقِدُ أَهْلُ الْجَنَّةِ نَاسًا يَعْرِفُوْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، فَيَأْتُوْنَ الْأَنْبِيَاءَ فَيَذْكُرُوْنَهُمْ فَيَشْفَعُوْنَ فِيْهِمْ فَيُشَفَّعُوْنَ. فَيُقَالُ لَهُمْ: الطُّلَقَاءُ، وَكُلُّهُمْ طُلَقَاءُ، يُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہلِ جنت ان لوگوں کو جنہیں دنیا میں پہچانتے تھے جنت میں نہیں دیکھیں گے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس آکر ان کے بارے میں عرض کریں گے۔ (جب انہیں علم ہوگا کہ وہ دوزخ میں ہیں) تو وہ ان کی شفاعت کریں گے۔ ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ لہٰذا اُنہیں (اس شفاعت کے سبب جنت میں ان داخل ہونے والوں کو) ''آزاد کردہ لوگ'' کے نام سے پکارا جائے گا اور وہ سارے آزاد ہو جائیں گے۔ پھر ان پر آبِ حیات انڈیلا جائے گا۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**١٢٤/٣٩۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَدْخُلُ**

---

**الحديث رقم ١٢٣: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٣/٢٤٣، الرقم: ٣٠٤٤، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٩، وقال: إسناده حسن، والهندي فى كنزالعمال، ١٤/٤١٤، الرقم: ٣٩١١٦۔**

**الحديث رقم ١٢٤: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٨/٢٧٥، الرقم: ٨٠٥٩، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٢۔**

الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ مُضَرَ، وَيَشْفَعُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ، وَيَشْفَعُ عَلَى قَدْرِ عَمَلِهِ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے ایک امتی کی شفاعت کے سبب سے قبیلہ مضر کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ایک شخص (صرف) اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا اور ہر ایک اپنے عمل کے حسبِ حال شفاعت کرے گا۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٢٥ / ٤٠۔ عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَوَّلُ مَنْ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ، ثُمَّ الْمُؤَذِّنُوْنَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے انبیاء کرام، پھر شہداء اور پھر مؤذن شفاعت کریں گے۔''

اسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔

١٢٦ / ٤١۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَكْثِرُوْا مِنَ الْمَعَارِفِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَإِنَّ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ شَفَاعَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

---

**الحديث رقم ١٢٥: أخرجه البزار فى المسند، ٢/٢٧، الرقم: ٣٧٢، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٣٨١، وابن كثير فى نهاية بداية والنهاية، ١٠/٤٦٥۔**

**الحديث رقم ١٢٦: أخرجه الديلمي فى مسند الفردوس، ١/٨١، الرقم: ٢٥١، والعجلوني فى كشف الخفاء، ١/١٣٨، الرقم: ٣٥٢۔**

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤمنین سے اچھی طرح جان پہچان رکھو کیونکہ ہر مومن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں شفاعت کرے گا۔‘‘

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

**١٢٧/ ٤٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ. رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ.**

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک شخص دو یا تین آدمیوں کی شفاعت کرے گا۔‘‘

اسے امام منذری نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ١٢٧: أخرجه المنذري فى الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٤١، الرقم: ٥٥١٤، وقال: رَوَاهُ البزار ورواته رواة الصحيح، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٨٢، وقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح، والهندي فى كنز العمال، ١٤/ ٤٠٨، رقم:٣٩٠٩٧، والطبري فى جامع البيان، ٢٩/ ١٦٧۔**

## ١٢ ـ فَصْلٌ فِي أَنَّ قُلُوْبَ الْعَارِفِيْنَ مَعَادِنُ التَّقْوَى

### ﴿قلوبِ عارفین کا مرکزِ تقوی ہونے کا بیان﴾

**١٢٨/١ـ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيءٍ مَعْدِنًا وَمَعْدِنُ التَّقْوَى قُلُوْبُ الْعَارِفِيْنَ.**

**رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

''حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی کوئی نہ کوئی کان (یعنی مخفی خزانہ) ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان عارفوں کے دل ہوتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام قضاعی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**١٢٩/٢ـ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ.**

---

**الحديث رقم ١٢٨: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٢٩، الرقم: ١٠٣٣-١٠٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٠٣، الرقم: ١٣١٨٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/١٥٨، الرقم: ٤٦٥١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٣٢٩، الرقم: ٤٩٨٨، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/١١، الرقم: ١٥٩٤، والزرعي في نقد المنقول، ١/٦٠، الرقم: ٨١، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١٤، ١٠١، والعسقلاني في لسان الميزان، ٦/٢١٧، الرقم: ٧٦٠، والدمشقي في المنار المنيف، ١/٦٦، الرقم: ١٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٨٦.**

**الحديث رقم ١٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: (١)، ٤/٢٢٧٧، الرقم: ٢٩٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ⟵**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی، مستغنی اور گوشہ نشین ہو۔''

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٣٠/٣۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ أَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَأَحَبَّ الْعَبِيْدِ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْا تْقِيَاءُ الْأَخْفِيَاءُ الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَإِذَا شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا أُوْلَئِكَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَمَصَابِيْحُ الْعِلْمِ.رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معمولی سا دکھاوا بھی شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندوں میں سے محبوب ترین، متقی اور خشیتِ الٰہی رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو موجود نہ ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، وہی لوگ ہدایت کے اِمام اور علم کے چراغ ہیں۔''

---

..... ١/١٦٨، الرقم: ١٤٤١، وأبو يعلى في المسند، ٢/٨٥، الرقم: ٧٣٧، والدورقي في مسند سعد، ١/٤٩، الرقم: ١٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٧، الرقم: ١٠٣٧٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٩٥،الرقم: ٤١٣٧۔

**الحديث الرقم ١٣٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/٣٠٣، الرقم: ٥١٨٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٥/ ١٦٣، الرقم: ٤٩٥٠، وفى المعجم الكبير، ٢٠/٣٦، الرقم: ٥٣، والقضاعى فى مسند الشهاب، ٢/٢٥٢، الرقم: ١٢٩٨، والبيهقى فى كتاب الزهد، ٢/١١٢۔**

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

**١٣١/ ٤۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ فَقَالَ: كُلُّ تَقِيٍّ وَتَـلَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُوْنَ﴾. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت انس رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آلِ محمد کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمام اہلِ تقویٰ (میری آل میں سے ہیں) اور پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: صرف متقین ہی اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**١٣٢/ ٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَزِيْدُ ذَا شَرَفٍ عِنْدَهُ وَلَا يَنْقُصُهُ إِلَّا بِالتَّقْوَى. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی الله عنها بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی شرف والے کے شرف میں اپنے ہاں نہ اضافہ فرماتے تھے اور نہ کمی، مگر تقویٰ کی بناء پر (اس میں کمی بیشی فرماتے تھے)۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ١٣١: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٣/٣٣٨، الرقم: ٣٣٣٢، وفي المعجم الصغير، ١/١٩٩، الرقم: ٣١٨، والديلمي فى مسند الفردوس، ١/٤١٨، الرقم: ١٦٩٢، والعسقلاني في فتح الباری، ١١/١٦١، والحسينى فى البيان والتعريف، ١/٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٩، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٦/٨١، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٢/٣٠٧۔**

**الحديث رقم ١٣٢: أخرجه الطبرانيفى المعجم الأوسط، ٧/٢٢١، الرقم: ٧٣٢٨، والهثيمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٩۔**

## ١٣۔ فَصْلٌ فِي وُجُوْدِ الْأَقْطَابِ وَالْأَبْدَالِ وَعَدَدِهِمْ

﴿دنیا میں اَقطاب اور اَبدال کے موجود ہونے اور ان کی تعداد کا بیان﴾

١٣٣/١۔ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَقَالُوْا: اِلْعَنْهُمْ يَا أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: اَلْأَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ.

وفي رواية: لَا يَزَالُ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي قُلُوْبُهُمْ عَلَى قَلْبِ إِبْرَاهِيْمَ، يَدْفَعُ اللهُ بِهِمْ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، يُقَالُ لَهُمُ الْأَبْدَالُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ

’’حضرت شریح بن عبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاں اہلِ شام کا ذکر کیا گیا جبکہ وہ عراق میں (مقیم) تھے، تو اہلِ عراق نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان کو برا بھلا کہیے (یا ان پر لعنت بھیجیں)، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہوں گے جب ان سے کوئی آدمی چل بسے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے آدمی کو لے آئے گا (اور یہی وہ لوگ ہیں) جن کے ذریعے بادل برستے ہیں اور جن کے توسّل

---

**الحديث رقم ١٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٢٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٦٣، الرقم: ١٠٣٩٠۔**

سے دشمنوں پر فتح و نصرت طلب کی جاتی ہے اور اہلِ شام سے ان کے ذریعے عذاب کو ٹالا جاتا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''میری اُمت میں ہمیشہ چالیس آدمی ایسے ہوں گے جن کے دل، قلبِ ابراہیمی کی طرح ہوں گے اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اہلِ زمین سے عذاب کو ہٹائے گا اور انہیں ابدال کہا جائے گا۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٣٤/٢۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُبَايَعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيْهِ عَصْبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے ایک شخص (امام مہدی علیہ السلام) کی حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد (٣١٣ افراد) کی مثل بیعت کی جائے گی۔ بعدازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔''

اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣٥/٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَرِيْرٍ الْغَافِقِيِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا أَهْلَ الشَّامِ وَسُبُّوْا ظَلَمَتَهُمْ، فَإِنَّ فِيْهِمُ الْأَبْدَالَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

---

**الحديث رقم ١٣٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٧/٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣۔**

**الحديث رقم ١٣٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٥٩٦، الرقم: ٨٦٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣١٧۔**

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن زریر غافقی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام اہلِ شام کو گالیاں نہ دو اور ان میں سے جو ظالم (اور برے لوگ) ہیں صرف انہیں ہی برا بھلا کہو کیونکہ ان (اہلِ شام) میں ابدال ہیں۔''

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے، نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

١٣٦/ ٤۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَزَالُ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي قُلُوْبُهُمْ عَلَى قَلْبِ إِبْرَاهِيْمَ يَدْفَعُ اللهُ بِهِمْ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، يُقَالُ لَهُمُ الْأَبْدَالُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُمْ لَمْ يُدْرِكُوْهَا بِصَلَاةٍ وَلَا بِصَوْمٍ وَلَا بِصَدَقَةٍ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَبِمَ أَدْرَكُوْهَا؟ قَالَ: بِالسَّخَاءِ وَالنَّصِيْحَةِ لِلْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں چالیس آدمی (ابدال) ہمیشہ رہیں گے جن کے دل، قلبِ ابراہیمی کی مانند ہوں گے ان کے صدقے اللہ تعالیٰ اہلِ زمین سے عذاب ٹالے گا، انہیں ابدال کہا جائے گا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے یہ (ابدالیت والا) رتبہ کثرتِ صوم و صلاۃ اور صدقہ کے ذریعے نہیں پایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کس چیز کے ذریعے انہوں نے یہ رتبہ پایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سخاوت اور مسلمانوں کے

---

**الحديث رقم ١٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ١٨١، الرقم: ١٠٣٩٠، وأبونعيم في حلية الأولياء ٤/ ١٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٦٣، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/ ٢٥۔**

لئے خیرخواہی کے ذریعے۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

**١٣٧/٥۔ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: ثُمَّ لَمَّا أَهْلُ مِصْرَ سَبُّوْا أَهْلَ الشَّامِ فَأَخْرَجَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه رَأْسَهُ مِنْ تُرْسٍ ثُمَّ قَالَ: يَا أَهْلَ مِصْرَ، أَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تَسُبُّوْا أَهْلَ الشَّامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: فِيْهِمُ الْأَبْدَالُ، وَبِهِمْ تُنْصَرُوْنَ وَبِهِمْ تُرْزَقُوْنَ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ جب اہلِ مصر نے اہلِ شام کو برا بھلا کہا تو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے ڈھال سے اپنا سر نکالا اور فرمایا: اے اہلِ مصر! میں عوف بن مالک ہوں اہلِ شام کو برا بھلا مت کہو۔ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان (اہلِ شام) میں ابدال ہیں اور انہی کے ذریعے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور انہی کے ذریعے تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**١٣٨/٦۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَنْ تَخْلُوَ الْأَرْضُ مِنْ أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا مِثْلَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ، فَبِهِمْ يُسْقَوْنَ، وَبِهِمْ يُنْصَرُوْنَ، مَا مَاتَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ آخَرَ.**

---

**الحديث رقم ١٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٦٥، الرقم: ١٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٦٣۔**

**الحديث رقم ١٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٤٧، الرقم: ٤١٠١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٦٣۔**

وَقَالَ قَتَادَةُ: لَسْنَا نَشُكُّ أَنَّ الْحَسَنَ مِنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمین کبھی بھی ایسے چالیس آدمیوں سے خالی نہیں ہوگی جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی مانند ہوں گے، پس انہی کے تصدق سے لوگوں کو سیراب کیا جائے گا اور انہی کے صدقے ان کی مدد کی جائے گی۔ ان میں سے کوئی آدمی اس دنیا سے پردہ نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور آدمی کو لے آتا ہے۔''

اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم اس میں شک نہیں کرتے کہ حضرت حسن (بصری رضی اللہ عنہ) ان میں سے ہیں۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی اسناد حسن ہیں۔

١٣٩ / ٧۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا يَزَالُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُوْنَ، بِهِمْ تَقُوْمُ الْأَرْضُ، وَبِهِمْ تُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ تُنْصَرُوْنَ.

وَقَالَ قَتَادَةُ: إِنِّي أَرْجُوْ أَنْ يَّكُوْنَ الْحَسَنُ مِنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ہمیشہ تیس آدمی (ابدال) رہیں گے جن کے صدقے یہ زمین قائم و

---

**الحديث رقم ١٣٩: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٦٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤ / ٥٧٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٦ / ١٠٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١ / ٣٠٤، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٨ / ١٥١۔**

دائم رہے گی اور جن کے تصدق سے تم پر بارش برسائی جاتی ہے اور جن کے ذریعے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔''

اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ہیں۔

امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں۔

١٤٠ / ٨۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رُسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْأَبْدَالِ؟ قَالَ: هُمْ سِتُّوْنَ رَجُلًا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، حِلْهُمْ لِي؟ قَالَ: لَيْسُوْا بِالْمُتَنَطِّعِيْنَ، وَلَا بِالْمُبْتَدِعِيْنَ، وَلَا بِالْمُتَعَمِّقِيْنَ لَمْ يَنَالُوْا مَا نَالُوْا بِكَثْرَةِ صِيَامٍ، وَلَا صَلَاةٍ، وَلَا صَدَقَةٍ، وَلَكِنْ بِسَخَاءِ النَّفْسِ وَسَلَامَةِ الْقُلُوْبِ وَالنَّصِيْحَةِ لِأَئِمَّتِهِمْ، إِنَّهُمْ يَا عَلِيُّ، فِي أُمَّتِي أَقَلُّ مِنَ الْكِبْرِيْتِ الْأَحْمَرِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابدال کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ساٹھ آدمی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ان کی صفات بیان فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ نہ تو تکلف سے کام لینے والے ہوں گے اور نہ ہی بدعتی اور چرب زبان ہوں گے اور انہوں نے جو مقام بھی حاصل کیا ہے وہ کثرتِ نماز و روزہ اور صدقہ سے حاصل نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ مقام سخاوتِ نفس اور دلوں کی سلامتی اور اپنے ائمہ کرام کے لئے خیر خواہی سے حاصل کیا ہے اور اے علی! بے شک وہ میری اُمت میں سرخ سلفر (گندھک) سے بھی کم ہیں۔''

اسے امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

**الحديث رقم ١٤٠: أخرجه ابن أبي الدنيا في الأولياء، ١ / ١٢، الرقم: ٨.**

١٤١/٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ صِفِّيْنَ: اَللّٰهُمَّ، الْعَنْ أَهْلَ الشَّامِ. فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَسُبَّ أَهْلَ الشَّامِ جَمًّا غَفِيْرًا فَإِنَّ بِهَا الْأَبْدَالَ فَإِنَّ بِهَا الْأَبْدَالَ، فَإِنَّ بِهَا الْأَبْدَالَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ جنگِ صفین والے دن ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! اہلِ شام پر لعنت بھیج، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہلِ شام کے جمِ غفیر کو گالی مت دو کیونکہ اس (شام) میں ابدال ہیں، اس میں ابدال ہیں، اس میں ابدال ہیں۔''

اسے امام ابن ابی دنیا اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٤٢/١٠۔ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : لَا يَزَالُ فِي أُمَّتِي شِيْعَةٌ (وفي رواية: سَبْعَةٌ) لَا يَدْعُوْنَ اللهَ بِشَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُمْ، بِهِمْ تُنْصَرُوْنَ وَبِهِمْ تُمْطَرُوْنَ، وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: وَبِهِمْ يُدْفَعُ عَنْكُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ رَاشِدٍ.

''حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں ہمیشہ کچھ لوگ (اور ایک روایت میں ہے کہ سات اشخاص) ایسے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے جب بھی کوئی چیز مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرما دیتا ہے۔ انہی کے

---

**الحديث رقم ١٤١: أخرجه ابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/ ٣٠، الرقم: ٧٠، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٩٠٥، الرقم: ١٧٢٦، وابن راشد في الجامع، ١١/ ٢٤٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/ ١١١۔**

**الحديث رقم ١٤٢: أخرجه أبو داود في المراسيل، ١/ ٢٣٦، الرقم: ٣٠٩، وابن المبارك في الجهاد، ١/ ١٥٣، الرقم: ١٩٥، وابن راشد في الجامع، ١١/ ٢٥٠۔**

ذریعے تمہاری مدد کی جائے گی اور انہی کے ذریعے تم پر بارش برسائی جائے گی اور (راوی بیان کرتے ہیں) میرے خیال میں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اور انہی کے ذریعے تم سے مصیبتوں کو ٹالا جائے گا۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن مبارک اور ابن راشد نے روایت کیا ہے۔

**١٤٣ / ١١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خِيَارُ أُمَّتِي فِي كُلِّ قَرْنٍ خَمْسُمِائَةٍ وَالْأَبْدَالُ أَرْبَعُوْنَ فَلَا الْخَمْسُمِائَةِ يُنْقَصُوْنَ وَلَا الْأَرْبَعُوْنَ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ مِنَ الْخَمْسِمِائَةِ مَكَانَهُ وَأَدْخَلَ فِي الْأَرْبَعِيْنَ مَكَانَهُمْ يَعْفُوْنَ عَمَّنْ ظَلَمَهُمْ وَيُحْسِنُوْنَ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهِمْ وَيَتَوَاسَوْنَ فِيْمَا أَتَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.**

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ہر صدی میں میری اُمت کے بہترین لوگ پانچ سو ہیں اور ابدال چالیس ہوں گے۔ پس نہ تو پانچ سو میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے اور نہ چالیس میں، جب کبھی کوئی آدمی ان (چالیس) میں سے فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پانچ سو میں سے کسی کو اس کی جگہ پر بدل دیتا ہے اور اسے چالیس لوگوں میں شامل کر دیتا ہے۔ جو شخص ان پر ظلم کرتا ہے وہ اس سے درگزر فرماتے ہیں اور جو ان کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں اور جو کچھ (رزق) اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہے اس سے آپس میں ایک دوسرے کی دادرسی کرتے ہیں۔''

اسے امام ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ١٤٣: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ١/٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٧٤، ١٧٥، الرقم: ٢٨٦٦، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/٢٥، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٦١، والعسقلاني في القول المسدد، ١/٨٢۔**

١٤٤/١٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لِكُلِّ قَرْنٍ مِنْ أُمَّتِي سَابِقُوْنَ. رَوَاهُ أَبُونُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر صدی میں میری اُمت میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو دوسروں پر سبقت لے جانے والے ہیں۔''

اسے امام ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٤٥/١٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ عزوجل فِي الْخَلْقِ ثَـلَاثَمِائَةٍ قُلُوْبُهُمْ عَلَى قَلْبِ آدَمَ عليه السلام وَلِلّٰهِ تَعَالَى فِي الْخَلْقِ أَرْبَعُوْنَ قُلُوْبُهُمْ عَلَى قَلْبِ مُوْسَى عليه السلام وَلِلّٰهِ تَعَالَى فِي الْخَلْقِ سَبْعَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلَى قَلْبِ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام وَلِلّٰهِ تَعَالَى فِي الْخَلْقِ خَمْسَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلَى قَلْبِ جِبْرِيْلَ عليه السلام وَلِلّٰهِ تَعَالَى فِي الْخَلْقِ ثَـلَاثَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلَى قَلْبِ مِيْكَائِيْلَ عليه السلام وَلِلّٰهِ تَعَالَى فِي الْخَلْقِ وَاحِدٌ قَلْبُهُ عَلَى قَلْبِ إِسْرَافِيْلَ عليه السلام، فَإِذَا مَاتَ الْوَاحِدُ أَبْدَلَ اللهُ عزوجل مَكَانَهُ مِنَ الثَّـلَاثَةِ وَإِذَا مَاتَ مِنَ الثَّـلَاثَةِ أَبْدَلَ اللهُ تَعَالَى مَكَانَهُ مِنَ الْخَمْسَةِ وَإِذَا مَاتَ مِنَ الْخَمْسَةِ أَبْدَلَ اللهُ تَعَالَى مَكَانَهُ مِنَ السَّبْعَةِ وَإِذَا مَاتَ مِنَ السَّبْعَةِ أَبْدَلَ اللهُ تَعَالَى مَكَانَهُ مِنَ

---

الحديث رقم ١٤٤: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ١/٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٤٠، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١٠/٣٦٩، والمناوي في فيض القدير، ٥/٢٨٨۔

الحديث رقم ١٤٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء ١/٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٨٧، الرقم: ٧٠٣، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/٢٥۔

الْأَرْبَعِيْنَ وَإِذَا مَاتَ مِنَ الْأَرْبَعِيْنَ أَبْدَلَ اللّٰهُ تَعَالَى مَكَانَهُ مِنَ الثَّلَاثِمِائَةِ وَإِذَا مَاتَ مِنَ الثَّلَاثِمِائَةِ أَبْدَلَ اللّٰهُ تَعَالَى مَكَانَهُ مِنَ الْعَامَّةِ فِيْهِمْ يُحْيِي، وَيُمِيْتُ، وَيُمْطِرُ، وَيُنْبِتُ، وَيَدْفَعُ الْبَلَاءَ، قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كَيْفَ يُحْيِ وَيُمِيْتُ، قَالَ: لِأَنَّهُمْ يَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ ﷻ إِكْثَارَ الْأُمَمِ فَيُكْثِرُوْنَ وَيَدْعُوْنَ عَلَى الْجَبَابِرَةِ فَيُقْصَمُوْنَ وَيَسْتَسْقُوْنَ فَيُسْقَوْنَ وَيَسْأَلُوْنَ فَتُنْبِتُ لَهُمُ الْأَرْضُ وَيَدْعُوْنَ فَيَدْفَعُ بِهِمْ أَنْوَاعَ الْبَلَاءِ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین سو آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت آدم علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے چالیس آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے سات آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے پانچ آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت جبریل علیہ السلام کی مانند ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت میکائیل علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا ایک آدمی ایسا ہے جس کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام کے دل کی مانند ہے، سو جب وہ اکیلا آدمی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تین آدمیوں میں سے کسی کو لے آتا ہے اور جب تین آدمیوں میں سے کوئی کم ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پانچ آدمیوں میں سے لے آتا ہے اور جب پانچ آدمیوں میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ سات آدمیوں میں سے کسی کو لے آتا ہے اور جب سات آدمیوں میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ چالیس آدمیوں میں سے کسی کو لے آتا ہے

اور جب چالیس آدمیوں میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تین سو آدمیوں میں سے کسی کو لے آتا ہے اور جب تین سو آدمیوں میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عامۃ الناس میں سے کسی کو اس کی جگہ پر لے آتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ انہی کے ذریعہ سے کسی کو مارتا اور زندہ کرتا ہے اور (انہی کی وجہ سے) سبزہ اُگاتا اور آزمائشوں کو دور کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کس طرح ان کے ذریعے مارتا اور زندہ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اُمتوں کی کثرت کی دعا مانگتے ہیں تو وہ کثیر ہو جاتی ہیں (یہ ان کے ذریعے زندہ کرنا ہے)۔ وہ ظالم اور جابر لوگوں کے لئے بددعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے وہ ہلاک ہو جاتے ہیں (یہ ان کے ذریعے مارنا ہے)۔ وہ بارش کی دعا مانگتے ہیں تو ان پر بارش برسائی جاتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں تو زمین ان کے لئے غلہ اگاتی ہے اور وہ دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جملہ بلاؤں اور آزمائشوں کو دور فرماتا ہے۔''

اسے امام ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

**١٤٦/١٤٠٠ـ عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ بُدَلَاءَ أُمَّتِي لَمْ يَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِكَثْرَةِ صَلَاتِهِمْ وَلَا صِيَامِهِمْ وَلَكِنْ دَخَلُوْهَا بِسَلَامَةِ صُدُوْرِهِمْ وَسَخَاوَةِ أَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.**

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری اُمت کے ابدال جنت میں کثرتِ نماز اور روزہ کے سبب داخل نہیں ہوں گے بلکہ اپنے صدور کی سلامتی اور نفوس کی سخاوت کے سبب وہ جنت میں داخل ہوں گے۔''

اسے امام بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ١٤٦: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٣٩، الرقم: ١٠٨٩١، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/٢٨، الرقم: ٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٤٩، الرقم: ٤٣٨٧.**

١٤٧/١٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَبْدَالَ أُمَّتِي لَمْ يَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِالْأَعْمَالِ وَلَكِنْ إِنَّمَا دَخَلُوْهَا بِرَحْمَةِ اللهِ وَسَخَاوَةِ الْأَنْفُسِ وَسَلَامَةِ الصُّدُوْرِ وَرَحْمَةٍ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یا ان کے علاوہ کسی اور نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری اُمت کے ابدال اعمال کے بل بوتے پر جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سخاوتِ نفوس، صدور کی (وساوس و خواہشات سے) سلامتی اور تمام مسلمانوں پر رحمت کے صدقے وہ جنت میں داخل ہوں گے۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٤٨/١٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ دَعَامَةَ أُمَّتِي عُصَبُ الْيَمَنِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا هَلَكَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ آخَرَ لَيْسُوا بِالْمُتَمَاوِتِيْنَ وَلَا الْمُتَهَالِكِيْنَ وَلَا الْمُتَنَاوِشِيْنَ لَمْ يَبْلَغُوا مَا بَلَغُوا بِكَثْرَةِ صَوْمٍ وَلَا صَلَاةٍ وَإِنَّمَا بَلَغُوا ذَلِكَ بِالسَّخَاءِ وَصِحَّةِ الْقُلُوْبِ وَالْمُنَاصَحَةِ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

---

**الحديث رقم ١٤٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٣٩، الرقم: ١٠٨٩٣، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/٢٦۔**

**الحديث رقم ١٤٨: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٦/٤٣٥، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥١۔**

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری اُمت کا ستون یمن کے عصب (ایک طبقہ اولیاء کا نام) اور شام کے ابدال ہیں اور وہ چالیس مرد ہیں جب بھی ان میں سے کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور کو لے آتا ہے۔ نہ تو وہ عبادت میں کوتاہی برتنے والے ہیں اور نہ ہی باہم ہلاکت میں پڑنے والے اور نہ ہی دور سے ایک دوسرے پر وار کرنے والے ہیں۔ انہیں یہ مقام و مرتبہ کثرتِ (نماز و روزہ) کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی سخاوت، دلوں کی صحت اور تمام مسلمانوں کے لیے خیرخواہی چاہنے کی بدولت ملا ہے۔‘‘

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**١٤٩ / ١٧ ـ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، الْعَنْهُمْ؟ فَقَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الْأَبْدَالَ بِالشَّامِ يَكُوْنُوْنَ وَهُمْ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا، بِهِمْ تُسْقَوْنَ الْغَيْثَ، وَبِهِمْ تُنْصَرُوْنَ عَلَى أَعْدَائِكُمْ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ الْبَلَاءُ وَالْغَرْقُ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.**

’’حضرت شریح بن عبید الحضرمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے ہاں اہلِ شام کا ذکر کیا گیا تو لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! ان پر لعنت بھیجیے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہیں، انہی کے سبب تم پر بارش برسائی جاتی ہے اور انہی کے تصدق سے دشمنوں کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جاتی ہے اور اہلِ زمین سے مصائب و آلام کو دور کیا جاتا ہے۔‘‘

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ١٤٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١ / ٢٨٩.**

١٥٠/١٨۔ عَنْ أَبِي صَادِقٍ قَالَ: سَمِعَ عَلِيٌّ رَجُلًا وَهُوَ يَلْعَنُ أَهْلَ الشَّامِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا تُعَمِّمْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الْأَبْدَالَ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت ابوصادق بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اہلِ شام کو لعن طعن کرتے ہوئے سنا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام اہلِ شام کو گالی مت دو کیونکہ ان میں ابدال بھی ہیں۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٥١/١٩۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا تَسُبُّوْا أَهْلَ الشَّامِ فَإِنَّ فِيْهِمُ الْأَبْدَالَ وَقَالَ لِيَ الْحَارِثُ: يَا رَجَاءُ اذْكُرْ لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ مِنْ أَهْلِ بِيْسَانَ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ اللهَ تَعَالَى اخْتَصَّ أَهْلَ بِيْسَانَ بِرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَبْدَالِ لَا يَمُوْتُ وَاحِدٌ إِلَّا جُعِلَ مَكَانَهُ وَاحِدٌ وَلَا تَذْكُرْ لِي مِنْهُمَا مُتَمَاوِتًا وَلَا طَعَّانًا عَلَى الْأَئِمَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكُوْنُ مِنْهُمَا الْأَبْدَالُ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہلِ شام کو گالی مت دو۔ کیونکہ ان میں ابدال پائے جاتے ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ) حارث نے مجھے کہا: اے رجاء! مجھے اہلِ بیسان کے دو صالح مردوں کے بارے میں بتاؤ کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ

---

**الحديث رقم ١٥٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١/٣٤١، والسيوطي في الحاوي للفتاوي: ٦٤٩۔**

**الحديث رقم ١٥١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١/٣٣٦، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٤٩۔**

اللہ تعالیٰ نے اہلِ بیسان کو ابدالوں میں سے دو ابدال کے ساتھ مختص کردیا ہے، ان میں سے جب کوئی ایک فوت ہوجاتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا آ جاتا ہے اور ان (اہلِ شام) میں سے عبادات میں کوتاہی کرنے والے اور ائمہ کولعن طعن کرنے والے کا میرے سامنے ذکر نہ کرو کیونکہ یہ دونوں کام کرنے والوں میں سے کوئی ابدال نہیں ہوسکتا۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**۱۵۲/۲۰۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَامَ رَجُلٌ فَلَعَنَ أَهْلَ الشَّامِ فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ لَا تَعُمَّهُمْ إِنْ كُنْتَ لَاعِنًا فَفُلَانًا وَأَشْيَاعَهُ فَإِنَّ مِنْهُمُ الْأَبْدَالَ وَمِنْكُمُ الْعُصَبَ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.**

''حضرت ابوطفیل بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم سے مخاطب ہوئے اور خوارج کا ذکر فرمایا تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اہلِ شام کولعن طعن کیا۔ آپ نے اسے کہا: تیرا ستیاناس تمام اہلِ شام کو گالی نہ دو اگر تو لعن طعن کرنے والا ہے تو فلاں اور اس کے ساتھیوں کولعن طعن کرو (عمومی طور پر تمام اہلِ شام پر لعن طعن نہ کرو) کیونکہ ان میں سے ابدال ہیں اور تم میں سے عصب (طبقہ اولیاء) ہیں۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**۱۵۳/۲۱۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا قَامَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَهْلَ الْمَشْرِقِ وَأَهْلَ الْمَغْرِبِ فَيَجْتَمِعُونَ كَمَا يَجْتَمِعُ قَزَعٌ**

---

**الحديث رقم ۱۵۲: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۱/۲۹۶، ۲۹۷، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٤٩۔**

**الحديث رقم ۱۵۳: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۱/۲۹۷، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٤٩۔**

الْخَرِيْفِ فَأَمَّا الرُّفَقَاءُ فَمِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ وَأَمَّا الْأَبْدَالُ فَمِنْ أَهْلِ الشَّامِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت ابوطفیل، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کوئی شخص کسی نیک کام کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تو اہلِ مشرق و اہلِ مغرب کو اللہ تعالیٰ اس (کی مدد) کے لیے جمع فرما دے گا۔ پس وہ یوں جمع ہو جائیں گے جیسے خزاں کے پتے ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ پس جو رفقاء ہیں وہ اہلِ کوفہ میں سے ہیں۔ اور جو ابدال ہیں وہ اہلِ شام میں سے ہیں۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٥٤/٢٢۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْهَجْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ: أَ لَا إِنَّ الْأَوْتَادَ مِنْ أَبْنَاءِ الْكُوْفَةِ وَفِي مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَفِي أَهْلِ الشَّامِ أَبْدَالٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت سعید بن ولید ہجری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ میں تھے تو آپ نے فرمایا: خبردار! بے شک اوتاد ابناءِ کوفہ میں سے ہیں اور شہروں میں سے ایک شہر میں ہیں اور اہلِ شام میں ابدال ہیں۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٥٥/٢٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُبَّةُ الإِسْلَامِ بِالْكُوْفَةِ وَالْهِجْرَةُ

---

**الحديث رقم ١٥٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١/٢٩٧، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٠.**

**الحديث رقم ١٥٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١/٢٩٦، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٠.**

بِالْمَدِيْنَةِ وَالنُّجَبَاءُ بِمِصْرَ وَالْأَبْدَالُ بِالشَّامِ وَهُمْ قَلِيْلٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اسلام کا گنبد کوفہ میں ہے، ہجرت مدینہ میں ہے، نجباء مصر میں ہیں اور ابدال شام میں ہیں اور وہ تھوڑی تعداد میں ہیں۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٥٦ / ٢٤۔ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقَتَبَانِيِّ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: اَلْأَبْدَالُ مِنَ الشَّامِ وَالنُّجَبَاءُ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ وَالْأَخْيَارُ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت عباس بن عباس قتبانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابدال اہلِ شام میں سے، نجباء اہلِ مصر میں سے اور اخیار (سردار) اہلِ عراق میں سے ہیں۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٥٧ / ٢٥۔ عَنْ وَاثِلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سَتَكُوْنُ دِمَشْقُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَكْثَرُ الْمُدُنِ أَهْلًا وَهِيَ لِأَهْلِهَا مَعْقَلٌ وَأَكْثَرُهَا أَبْدَالًا وَأَكْثَرُهَا مَسَاجِدَ وَأَكْثَرُهَا زُهَّادًا وَأَكْثَرُهَا مَالًا وَأَكْثَرُهَا رِجَالًا وَأَقَلُّهَا كُفَّارًا. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری

---

**الحديث رقم ١٥٦: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١/ ٢٩٧، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٠۔**

**الحديث رقم ١٥٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢/ ٢٨٧، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٣۔**

زمانہ میں دمشق تمام شہروں سے زیادہ آبادی والا ہوگا، یہ اپنے اہل کے لیے ایک مضبوط قلعہ ہوگا اور تمام شہروں سے زیادہ ابدال، مساجد اور زاہد اس میں ہوں گے۔ اس شہر میں تمام شہروں سے زیادہ مال اور مرد ہوں گے اور یہاں کافر سب سے کم تعداد میں ہوں گے۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**١٥٨ / ٢٦۔ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ ﷺ قَالَ: لَنْ تَخْلُوَ الأَرْضُ مِنْ سَبْعِيْنَ صِدِّيْقًا وَهُمُ الْأَبْدَالُ، لَا يَهْلِكُ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ مَكَانَهُ مِثْلَهُ. أَرْبَعُوْنَ بِالشَّامِ، وَثَلَاثُوْنَ فِي سَائِرِ الْأَرْضِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.**

''حضرت حسن بصری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ یہ زمین کبھی بھی ستر صدیقین سے خالی نہیں ہوتی اور وہ ابدال ہیں، ان میں سے کوئی آدمی فوت نہیں ہوتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اسی طرح کا کوئی اور بندہ لے آتا ہے۔ ان میں سے چالیس شام میں ہیں اور تیس باقی تمام زمین کے ٹکڑوں پر۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**١٥٩ / ٢٧۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَنْ تَخْلُوَ الْأَرْضُ مِنْ أَرْبَعِيْنَ بِهِمْ يُغَاثُ النَّاسُ وَبِهِمْ تُنْصَرُوْنَ وَبِهِمْ تُرْزَقُوْنَ كُلَّمَا مَاتَ مِنْهُمْ أَحَدٌ أُبْدِلَ مَكَانَهُ رَجُلًا. قَالَ قَتَادَةُ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَّكُوْنَ الْحَسَنُ مِنْهُمْ.**

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

---

**الحديث رقم ١٥٨: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١ / ٢٩٨، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٥۔**

**الحديث رقم ١٥٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١ / ٢٩٨، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٥۔**

’’حضرت قتادہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ یہ زمین چالیس مردوں سے کبھی خالی نہیں ہوتی جن کے ذریعے لوگوں کی مدد کی جاتی ہے اور انہی کے ذریعے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے ان میں سے جب کبھی کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ کسی اور آدمی کو بدل دیا جاتا ہے۔ حضرت قتادہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم بے شک میں امید کرتا ہوں کہ حضرت حسن بصری ﷺ ان ہی میں سے ایک ہیں۔‘‘

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**١٦٠/٢٨۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: قَالَتِ الْأَرْضُ لِلرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَيْفَ تَدَعُنِي وَلَيْسَ عَلَيَّ نَبِيٌّ؟ قَالَ سَوْفَ أَدَعُ عَلَيْكَ أَرْبَعِيْنَ صِدِّيْقًا بِالشَّامِ.** رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت خالد بن معدان بیان کرتے ہیں کہ زمین نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی: اے رب! تو مجھے اس حال میں کیسے چھوڑ دے گا کہ مجھ پر کوئی نبی بھی نہ ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تجھ پر ملکِ شام میں چالیس صدیق پیدا کر دوں گا۔‘‘

اسے امام ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔

**١٦١/٢٩۔ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ: الْأَبْدَالُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا بِالشَّامِ بِهِمْ تُجَارُوْنَ وَبِهِمْ تَرْزُقُوْنَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللهُ ﷻ مَكَانَهُ.**

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

---

**الحديث رقم ١٦٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١/٢٩٨، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٥۔**

**الحديث رقم ١٦١: أخرجه في تاريخ دمشق الكبير، ١/٢٩٨، والسيوطي في الحاوي للفتاوى:٦٥٥۔**

''حضرت ابو زاہریہ بیان کرتے ہیں کہ ابدال تیس مرد ہیں جو ملکِ شام میں ہیں، انہی کے ذریعے تمہیں پناہ دی جاتی ہے اور انہی کے ذریعے تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور جب ان میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو اللہ ﷻ اس کی جگہ کسی اور آدمی کو لے آتا ہے۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**١٦٢ / ٣٠۔ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ فُضَالَةَ قَالَ: إِنَّ الْأَبْدَالَ بِالشَّامِ فِي حِمَصٍ خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا وَفِي دِمَشْقَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَبِبِيْسَانَ اثْنَانِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.**

''حضرت فضیل بن فضالہ بیان کرتے ہیں کہ ابدال شام میں حمص کے علاقہ میں ہیں اور وہ پچیس مرد ہیں اور تیرہ دمشق میں اور دو بیسان میں ہیں۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**١٦٣ / ٣١۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى الْخُشَنِيِّ قَالَ: بِدِمَشْقَ مِنَ الْأَبْدَالِ سَبْعَةَ عَشَرَ نَفْسًا، وَبِبِيْسَانَ أَرْبَعَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.**

''حضرت حسن بن یحییٰ خشنی بیان کرتے ہیں کہ دمشق میں سترہ اور بیسان میں چار ابدال ہیں۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**١٦٤ / ٣٢۔ عَنِ ابْنِ شَوْذَبَ قَالَ: الْأَبْدَالُ سَبْعُوْنَ، فَسِتُّوْنَ بِالشَّامِ،**

---

**الحديث رقم ١٦٢: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١/ ٢٩٩، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٥.**

**الحديث رقم ١٦٣: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١/ ٢٩٩، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٥.**

**الحديث رقم ١٦٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١/ ٢٩٩، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٥.**

وَعَشْرَةٌ بِسَائِرِ الْأَرْضِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت ابن شوذب بیان کرتے ہیں کہ ابدال ستر ہیں، جن میں سے ساٹھ شام میں اور دس باقی تمام زمین پر ہیں۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٦٥ / ٣٣۔ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الْكَتَّانِيَّ يَقُولُ: النُّقَبَاءُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَالنُّجَبَاءُ سَبْعُونَ وَالْبُدَلَاءُ أَرْبَعُوْنَ وَالْأَخْيَارُ سَبْعَةٌ وَالْعُمَدُ أَرْبَعَةٌ وَالْغَوْثُ وَاحِدٌ فَمَسْكَنُ النُّقَبَاءِ الْمَغْرِبُ وَمَسْكَنُ النُّجَبَاءِ مِصْرُ وَمَسْكَنُ الْأَبْدَالِ الشَّامُ وَالْأَخْيَارُ سَيَّاحُونَ فِي الْأَرْضِ وَالْعُمَدُ فِي زَوَايَا الْأَرْضِ وَمَسْكَنُ الْغَوْثِ مَكَّةُ فَإِذَا عُرِضَتِ الْحَاجَّةُ مِنْ أَمْرِ الْعَامَّةِ ابْتَهَلَ فِيْهَا النُّقَبَاءُ ثُمَّ النُّجَبَاءُ ثُمَّ الْأَبْدَالُ ثُمَّ الْأَخْيَارُ ثُمَّ الْعُمَدُ فَإِنْ أُجِيْبُوا وَإِلَّا ابْتَهَلَ الْغَوْثُ فَلَا تَمَّ مَسْأَلَتُهُ حَتَّى تُجَابُ دَعْوَتُهُ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت عبیداللہ بن محمد عیشی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کتانی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نقباء تین سو ہیں، نجباء ستر ہیں، ابدال چالیس ہیں، اخیار سات ہیں، عمد چار ہیں اور غوث ایک ہے۔ پس نقباء کا مسکن مغرب، نجباء کا مسکن مصر، ابدال کا مسکن شام ہے اور اخیار زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں اور عمد (طبقہ اولیاء) زمین کے کونوں میں ہیں اور غوث کا مسکن مکہ ہے۔ پس جب عام معاملات میں سے کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو اس

---

**الحديث رقم ١٦٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١ / ٣٠٠، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣ / ٧٥، ٧٦، والعجلونى في كشف الخفاء، ١ / ٢٧، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٥۔**

میں نقباء اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے ہیں، پھر نجباء، پھر ابدال، پھر اخیار، پھر عمد۔ پھر اگر ان کی دعا قبول کر لی جائے تو ٹھیک وگرنہ غوث اس معاملہ میں گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے اور ابھی غوث کی دعا مکمل نہیں ہوتی کہ اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٦٦ / ٣٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: الْبُدَلَاءُ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ بِالشَّامِ وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ بِالْعِرَاقِ وَكُلَّمَا مَاتَ وَاحِدٌ بُدِّلَ آخَرُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقِيَامَةِ مَاتُوْا كُلُّهُمْ فَإِذَا جَاءَ الْأَمْرُ قُبِضُوا كُلُّهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ. رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ابدال چالیس مرد ہیں۔ بائیس شام میں اور اٹھارہ عراق میں ہیں۔ ان میں سے جب کبھی کوئی فوت ہوتا ہے۔ اس کی جگہ کسی اور کو مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جب قیامت کا وقت قریب آئے گا تو تمام ابدال وصال پا جائیں گے۔ جب قیامت کے انعقاد کا حکم آئے گا تو ان سب کی اَرواح کو قبض کر لیا جائے گا۔ پس اس وقت قیامت قائم ہو گی۔''

اسے حکیم ترمذی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٦٧ / ٣٥۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

---

**الحديث رقم ١٦٦: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١ / ٢٦١، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١ / ٢٩١، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٠۔**

**الحديث رقم ١٦٧: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢ / ٩٧، والعسقلاني في الإصابة، ٦ / ٥٥٠۔**

فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: يَدْخُلُ مِنْ هَذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَخَرَجْتُ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فَمَضَيْتُ فَنَظَرْتُ هَلْ أَرَى أَحَدًا فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَدَخَلْتُ فِيْهِ فَقَعَدْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَمَا أَنَّكَ لَسْتَ بِهِ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ حَبَشِيٌّ فَدَخَلَ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ وَعَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ فِيْهَا مِنْ أَدَمٍ رَامٍ بِطَرَفِهِ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى قَامَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا هِلَالُ؟ فَقَالَ: بِخَيْرٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ جَعَلَكَ اللهُ بِخَيْرٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ادْعُ لَنَا يَا هِلَالُ وَاسْتَغْفِرْ لَنَا. فَقَالَ: رَضِيَ اللهُ عَنْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَغَفَرَلَكَ. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: فَقُلْتُ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا هِلَالُ، فَأَعْرَضَ عَنِّي ثُمَّ عَاوَدْتُهُ الثَّانِيَةَ فَأَقْبَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: أَرَاضٍ أَنْتَ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: رَضِيَ اللهُ عَنْكَ وَغَفَرَلَكَ ثُمَّ خَرَجَ وَهُوَ رَامٍ بِطَرَفِهِ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: لَقَدْ رَأَيْتُ عَجَبًا يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَقَدْ أَقْبَلَ وَهُوَ رَامٍ بِطَرَفِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا يَقْلَعُ ثُمَّ خَرَجَ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ إِنَّ قَلْبَهُ لَمُعَلَّقٌ بِالْعَرْشِ أَمَا أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ فِيْكُمْ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَحْصَيْتُ أَيَّامَهُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ وَصَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ مَعَهُ فَخَرَجَ يَؤُمُّ دَارَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَلَقِيَ الْمُغِيْرَةَ خَارِجًا مِنْ دَارِهِ فَقَالَ لَهُ: آجَرَكَ اللهُ يَا مُغِيْرَةُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا

مَاتَ فِي دَارِنَا اللَّيْلَةَ أَحَدٌ قَالَ: بَلَى تُوُفِّيَ هِلَالٌ فَالْتَمَسَهُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَجَدَهُ فِي نَاحِيَةِ الدَّارِ فِي إِصْطَبَلٍ لَهُ خَارًا عَلَى وَجْهِهِ سَاجِدًا مَيْتًا فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَاحْتَمَلُوهُ فَوُلِّيَ أَمْرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَفْسِهِ حَتَّى دُفِنَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، أَمَا إِنَّهُ أَحَدُ السَّبْعَةِ الَّذِيْنَ بِهِمْ كَانَتْ تَقُوْمُ الْأَرْضَ وَبِهِمْ كُنْتُمْ تُسْتَسْقَوْنَ الْمَطَرَ بَلَ هُوَ خَيْرُهُمْ.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں مسجد میں تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دروازہ سے اہلِ جنت میں سے ایک آدمی داخل ہوگا اور (یہ فرما کر) حضور نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پس میں اس دروازے سے باہر نکلا اور تھوڑا سا چلا۔ میں نے (ادھر ادھر) دیکھا کہ آیا میں کسی کو (اس طرف آتے ہوئے) دیکھتا ہوں مگر میں نے کسی کو نہ دیکھا پھر میں (دوبارہ) اس دروازے سے داخل ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو درداء! تم وہ آدمی نہیں ہو، پھر ایک حبشی شخص آیا اور وہ اس دروازے سے داخل ہوا اس نے اونی جبہ جو تھوڑا بہت گندمی رنگ کا تھا زیب تن کیا ہوا تھا اور وہ ٹکٹکی باندھ کر آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کھڑا ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ہلال! تم کیسے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں خیریت سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے رکھے اور آپ کے ذریعے (اُمت کی) مغفرت فرمائے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس سے کہا: اے ہلال! میرے لیے بھی مغفرت کی دعا کرو تو اس نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے دوبارہ اسے یہی کہا تو اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف مڑ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ اس سے

راضی ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں میں راضی ہوں۔ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو اور تمہاری مغفرت کرے۔ پھر وہ آسمان کی طرف تکتے ہوئے باہر چلا گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے یہ ایک عجیب چیز دیکھی ہے۔ جب وہ شخص آیا تو اس وقت آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا اور مسلسل دیکھے جا رہا تھا پھر وہ باہر نکلا تو وہ بالکل اسی حالت میں تھا؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تو ایسا کہہ سکتا ہے کہ اس کا دل عرشِ الٰہی کے ساتھ معلق ہے اور وہ تم میں تین دن سے زیادہ نہیں رہے گا۔ پس میں نے دن گننا شروع کر دیئے۔ تیسرے دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا فرمائی اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ مسجد سے باہر تشریف لائے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ کے گھر کا قصد کیا۔ آپ ﷺ کی حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ سے ان کے گھر کے باہر ہی ملاقات ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے مغیرہ! اللہ تعالیٰ تجھے اجر عطا فرمائے۔ حضرت مغیرہ ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے گھر آج رات کوئی بھی فوت نہیں ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں ہلال فوت ہوا ہے۔ یہ سن کر حضرت مغیرہ ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل کر اسے تلاش کرنا شروع کیا تو اسے اپنے گھر کے ایک کونے میں اصطبل میں پایا۔ (وہاں وہ) اپنے منہ کے بل حالتِ سجدہ میں فوت پڑے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا تو انہوں نے اسے اٹھا لیا اور اس کی تجہیز و تکفین کا ذمہ خود حضور نبی اکرم ﷺ نے اٹھایا یہاں تک کہ اسے دفن کر دیا گیا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ حضرت ابودرداء ﷺ کی طرف بڑھے اور فرمایا: اے ابا درداء! بے شک یہ شخص ان سات (اشخاص) میں سے ہے جن کے ذریعے یہ زمین قائم ہے اور جن کے ذریعے تم پر بارش برسائی جاتی ہے بلکہ یہ آدمی ان سات میں سب سے افضل ہے۔‘‘

اس حدیث کو حکیم ترمذی اور امام عسقلانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٨/٣٦۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ : الْأَبْدَالُ بِالشَّامِ وَهُمْ ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا عَلَى مِنْهَاجِ إِبْرَاهِيْمَ علیہ السلام كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ آخَرَ فَالْعُصَبُ بِالْعِرَاقِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ آخَرَ عِشْرُوْنَ مِنْهُمْ عَلَى اجْتِهَادِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ علیہ السلام وَعِشْرُوْنَ مِنْهُمْ قَدْ أُوْتُوْا مَزَامِيْرَ آلِ دَاوُدَ وَالْعُصَبُ رِجَالٌ تُشْبِهُ الْأَبْدَالَ.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابدال اہلِ شام میں سے ہیں۔ وہ تیس مرد ہیں اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر ہیں ان میں سے جب کبھی کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور کو بدل دیتا ہے اور عصب عراق میں چالیس مرد ہیں۔ ان میں سے جب کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور کو بدل دیتا ہے۔ ان میں سے بیس حضرت عیسٰی بن مریم علیہما السلام کے اجتہاد پر ہیں اور ان میں سے بیس کو آلِ داود علیہ السلام کے مزامیر عطا ہوئے ہیں اور عصب ایسے لوگ ہیں جو ابدال کے مشابہ ہیں۔''

اسے حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٦٩/٣٧۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ علیہم السلام كَانُوا أَوْتَادَ الْأَرْضِ فَلَمَّا انْقَطَعَتِ النُّبُوَّةُ أَبْدَلَ اللّٰهُ تَعَالَى مَكَانَهُمْ قَوْمًا مِنْ أُمَّةِ أَحْمَدَ يُقَالُ لَهُمُ الْأَبْدَالُ لَمْ يُفَضِّلُوا النَّاسَ بِكَثْرَةِ صَوْمٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا

---

**الحديث رقم ١٦٨: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٢٦٣، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥١۔**

**الحديث رقم ١٦٩: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٢٦٢۔**

تَسْبِيحٍ وَلَكِنْ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَبِصِدْقِ الْوَرَعِ وَحُسْنِ النِّيَّةِ وَسَلَامَةِ قُلُوْبِهِمْ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالنَّصِيْحَةِ لِلّٰهِ تَعَالَى ابْتَغَاءَ مَرْضَاتِهِ بِصَبْرٍ وَحِلْمٍ وَلُبٍّ وَتَوَاضُعٍ مُذِلَّةٍ فَهُمْ خُلَفَاءُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَوْمٌ اصْطَفَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى لِنَفْسِهِ وَاسْتَخْلَصَهُمْ بِعِلْمِهِ لِنَفْسِهِ وَهُمْ أَرْبَعُوْنَ صِدِّيْقًا مِنْهُمْ ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا عَلَى مِثْلِ يَقِيْنِ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمَنِ بِهِمْ تُدْفَعُ الْمَكَارِهُ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ وَالْبَلَايَا عَنِ النَّاسِ وَبِهِمْ يُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ يُرْزَقُوْنَ لَا يَمُوْتُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ أَبَدًا حَتَّى يَكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالَى قَدْ أَنْشَأَ مَنْ يَّخْلِفُهُ وَلَا يُعْلِنُوْنَ شَيْئًا وَلَا يُؤْذُوْنَ مَنْ تَحْتَهُمْ وَلَا يَتَطَاوَلُوْنَ عَلَيْهِمْ وَلَا يَحْقِرُوْنَهُمْ وَلَا يَحْسُدُوْنَ مَنْ فَوْقَهُمْ وَلَا يَحْرُصُوْنَ عَلَى الدُّنْيَا لَيْسُوا بِمُتَمَاوِتِيْنَ وَلَا مُتَكَبِّرِيْنَ وَلَا مُتَخَشِّعِيْنَ أَطْيَبُ النَّاسِ خَبَرًا وَأَوْرَعُهُمْ أَنْفُسًا. طَبِيْعَتُهُمُ السَّخَاءُ وَصِفَتُهُمُ السَّلَامَةُ مِنْ دَعْوَى النَّاسِ قَبْلَهُمْ لَا تَتَفَرَّقُ صِفَتُهُمْ لَيْسُوا الْيَوْمَ فِي حَالِ خَشِيَّةٍ وَغَدًا فِي حَالِ غَفْلَةٍ وَلَكِنْ مُدَاوِمِيْنَ عَلَى حَالِهِمْ وَهُمْ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ لَا تَتَدَرَّكُهُمُ الرِّيْحُ الْعَاصِفُ وَلَا الْخَيْلُ الْمُجْرَاةُ قُلُوْبُهُمْ تَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ ارْتِيَاحًا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَاشْتِيَاقًا إِلَيْهِ قَدَمًا فِي اشْتِيَاقِ الْخَيْرَاتِ أُوْلَئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ: ﴿أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾. رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک انبیاء علیہم السلام اس زمین کے اوتاد تھے۔ پس جب نبوت کا اختتام ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ حضور نبی

اکرم ﷺ کی اُمت میں سے بعض ایسے لوگوں کو مقرر کیا جنہیں ابدال کہا جاتا ہے اور جو لوگوں کو کثرتِ نماز و روزہ اور تسبیح کی بناء پر فضیلت نہیں دیتے بلکہ مسلمانوں کو حسنِ خلق، صدق و ورع، حسنِ نیت اور سلامتِ قلوب کی بناء پر فضیلت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی رضا طلب کرتے ہوئے صبر و حلم و عقل و تواضع کے ساتھ لوگوں کے لئے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ پس وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے خلفاء ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے چن لیا ہے۔ انہیں اپنے علم کے ساتھ اپنے لئے خاص کر لیا ہے اور وہ چالیس صدیق ہیں۔ ان میں سے تیس حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کے یقین کے مثل ہیں اور ان کے ذریعے اہلِ زمین سے مصائب اور لوگوں سے آزمائشوں کو ہٹایا جاتا ہے، انہی کے ذریعے بارش برسائی جاتی ہے اور انہی کے ذریعے لوگوں کو رزق دیا جاتا ہے، ان میں سے کوئی آدمی فوت نہیں ہوتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کا نائب پیدا کر دیتا ہے اور وہ (اپنے مقام و مرتبہ کا) کھلے عام اعلان نہیں کرتے، نہ اپنے ماتحت کو تکلیف دیتے ہیں اور نہ ہی ان پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں اور نہ انہیں حقیر جانتے ہیں اور نہ ہی اپنے سے بلند رتبہ پر حسد کرتے ہیں اور نہ ہی دنیا کے لئے حریص ہیں، نہ وہ عبادت میں غفلت کرنے والے اور نہ ہی تکبر کرنے والے اور نہ ہی خوامخواہ عاجزی کا اظہار کرنے والے ہیں۔ صبر کے اعتبار سے تمام لوگوں سے پاکیزہ اور تمام لوگوں سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہوتے ہیں، ان کی طبیعت میں سخاوت ہے اور ان کا وصف اپنے سے پہلے لوگوں کے دعوؤں سے محفوظ ہوتا ہے اور ان کے یہ اوصاف کبھی ختم نہیں ہوتے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ آج وہ خشیت کی حالت میں ہوں اور کل حالتِ غفلت میں ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر قائم رہتے ہیں۔ انہیں تیز چلنے والی آندھی اور تیز رفتار گھوڑے بھی نہیں پا سکتے۔ ان کے دل آسمانوں کی طرف اللہ تعالیٰ کے شوقِ (ملاقات) میں سکون پاتے ہوئے بلند ہوتے ہیں اور یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی جماعت میں سے ہیں: (خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے)۔''

اسے حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٧٠/٣٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْأَبْدَالُ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا وَأَرْبَعُوْنَ امْرَأَةً، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ رَجُلًا وَكُلَّمَا مَاتَتْ اِمْرَأَةٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهَا امْرَأَةً. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابدال چالیس مرد اور چالیس عورتیں ہیں جب کبھی ان میں سے کوئی مرد فوت ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور مرد کو مقرر فرما دیتا ہے اور جب کبھی ان عورتوں میں سے کوئی عورت فوت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور عورت کو مقرر فرما دیتا ہے۔''

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٧١/٣٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْأَبْدَالُ أَرْبَعُوْنَ، اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ بِالشَّامِ وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ بِالْعِرَاقِ، كُلَّمَا مَاتَ مِنْهُمْ بَدَّلَ اللهُ مَكَانَهُ آخَرَ فَإِذَا جَاءَ الْأَمْرُ قُبِضُوْا كُلُّهُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ابدال چالیس ہیں ان میں سے بائیس شام میں اور اٹھارہ عراق میں ہیں۔ ان میں سے جب بھی کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر کسی اور کو لے آتا ہے۔ پس جب اللہ کا حکم آ جائے گا تو ان سب کی روح قبض کر لی جائے گی (اور یہی روزِ قیامت ہوگا)۔''

---

**الحديث رقم ١٧٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/١١٩-١٢٠، الرقم: ٤٠٥، والعسقلاني في القول المسدد: ٨٣، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٠، والمناوي في فيض القدير، ٣/١٦٩۔**

**الحديث رقم ١٧١: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٦، الرقم: ٢٢٢٤، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/٢٦۔**

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

**١٧٢ / ٤٠۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَـلَاثٌ، مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مِنَ الْأَبْدَالِ الَّذِيْنَ بِهِمْ قِوَامُ الدُّنْيَا وَأَهْلُهَا: اَلرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ، وَالصَّبْرُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ وَالْغَضَبُ فِي ذَاتِ اللهِ ﷻ.**

**رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.**

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ ان ابدال میں سے ہو جاتا ہے جن کے تصدق سے دنیا اور اہلِ دنیا قائم ہیں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں): اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا، اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنا اور اللہ ﷻ کی ذات کی خاطر کسی پر غضبناک ہونا۔''

اسے امام دیلمی نے بیان کیا ہے۔

**١٧٣ / ٤١۔ عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ يَرْفَعُهُ قَالَ: عَلَامَةُ أَبْدَالِ أُمَّتِي أَنَّهُمْ لَا يَلْعَنُوْنَ شَيْئًا أَبَدًا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.**

''حضرت بکر بن خنیس مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے ابدال کی علامت یہ ہے کہ وہ کبھی کسی کو برا بھلا نہیں کہتے۔''

اسے امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ١٧٢: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ٨٤، الرقم: ٢٤٥٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ١ / ٢٧۔**

**الحديث رقم ١٧٣: أخرجه ابن أبي الدنيا في الأولياء، ٢٨، الرقم: ٥٩، والمناوي في فيض القدير، ٤ / ٣٢٠، والعجلوني في كشف الخفاء، ١ / ٢٧، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٥۔**

١٧٤ / ٤٢۔ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: لَمْ تَبْقَ الأَرْضُ إِلَّا وَفِيْهَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَدْفَعُ اللهُ بِهِمْ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ وَتُخْرِجُ بَرَكَتَهَا إِلَّا مِنْ زَمَنِ إِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهُ كَانَ وَحْدَهُ. رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ اس زمین پر ہمیشہ چودہ اشخاص ایسے رہیں گے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اہلِ زمین سے آفات کو ٹالے گا اور ان کی خاطر زمین اپنی برکات اُگلے گی۔ سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کے، بے شک وہ اپنے زمانے میں تنہا ہی سب کچھ تھے۔‘‘

اسے امام ابن جریر طبری نے روایت کیا ہے۔

---

الحديث رقم ١٧٤: أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان، ١٤ / ١٩٢، والسيوطي في الحاوي للفتاوى: ٦٥٥۔

# ١٤ ـ فَصْلٌ فِيْمَا أَعَدَّهُ اللّٰهُ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ

## ﴿صالحین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیار کردہ سامانِ راحت و تسکین کا بیان﴾

١٧٥ / ١ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ ﷻ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ: مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة، ٣٢: ١٧].

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

**الحديث رقم ١٧٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء فی صفة الجنة وأنها مخلوقة، ٣/١١٨٥، الرقم: ٣٠٧٢، وفی كتاب: التفسير/السجدة، باب: قوله: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ: [١٧]، ٤/١٧٩٤، الرقم: ٤٥٠١ـ ٤٥٠٢، وفی كتاب: التوحيد، باب: قوله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ: [الفتح: ١٥]، ٦/٢٧٢٣، الرقم: ٧٠٥٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها، باب: (٥١)، ٤/١٢٧٤ـ٢١٧٥، الرقم: ٢٨٢٤، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: ومن سورة السجدة، ٥/٣٤٦، الرقم: ٣١٩٧، وفی باب: ومن سورة الواقعة، ٥/٤٠٠، الرقم: ٣٢٩٢، وقال أبو عيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وابن ماجة فی السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ٢/١٤٤٧، ←**

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی فردِ بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ چاہتے ہو تو پڑھو: ﴿ سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے ﴾۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧٦/٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ. فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ. فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ:

..... الرقم: ٤٣٢٨، والنسائی فی السنن الکبری، ٦/٣١٧، الرقم: ١١٠٨٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤٣٨، الرقم: ١٠٤٢٨، ٩٦٤٧، ٢٢٨٧٧، وابن حبان فی الصحیح، ٢/٩١، الرقم: ٣٦٩، والحاکم فی المستدرک، ٢/٤٤٨، الرقم: ٣٥٤٩۔ ٣٥٥٠، وقال الحاکم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ۔

الحديث رقم ١٧٦: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٨، الرقم: ٦١٨٣، وفی کتاب: التوحید، باب: کلام الرب مع أهل الجنة، ٦/٢٧٣٢، الرقم: ٧٠٨٠، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الجنة وصفة نعیمها، باب: إحلال الرضوان علی أهل الجنة، ٤/٢١٧٦، الرقم: ٢٨٢٩، والترمذي فی السنن، کتاب: صفة الجنة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (١٨)، ٤/٦٨٩، الرقم: ٢٥٥٥، والنسائی فی السنن الکبری، ٤/٤١٦، الرقم: ٧٧٤٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٨٨، الرقم: ١١٨٥٣، وابن حبان فی الصحیح، ١٦/٤٧٠، الرقم: ٧٤٤٠، وابن المبارك فی الزهد، ١/١٢٩، الرقم: ٤٣٠، والمنذری فی الترغیب و الترهیب، ٤/٣١٣، الرقم: ٥٧٥٠۔

وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ، وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: أَ لَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيءٍ أَفْضلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي؛ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل جنتیوں سے فرمائیں گے: اے جنتیو! وہ کہیں گے ﴿لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ﴾ ''اے ہمارے پروردگار: ہم تیرے حکم کے سامنے بار بار سرِ تسلیم خم کر کے دوہری سعادت چاہتے ہیں۔ ہر قسم کی بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ کہیں گے: اے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں تُو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ عطا کروں؟ وہ کہیں گے: اس سے بہتر کیا ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اپنی رضا وخوشنودی تمہیں دے دی۔ آج کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧٧ / ٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ

---

**الحديث رقم ١٧٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين، ٤ / ١٧٩٤، الرقم: ٤٥٠٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، ٤ / ٢١٧٥، الرقم: ٢٨٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٦٦، الرقم: ١٠٠١٨۔**

نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا تصور گزرا۔ بہشت کی جن نعمتوں پر تم مطلع ہو گے انہیں ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے مقابلے میں چھوڑ دو گے۔ پھر یہ آیت پڑھی: ''تو کیا کسی جان کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے یہ بدلہ ہے ان کی کمائی کا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧٨/٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ. فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا. فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللهِ، لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا. فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ وَاللهِ، لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارَمِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

**الحديث رقم ١٧٨: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: صفة الجنة ونعيمها، باب: فى سوق الجنة وما ينالون فيها من النعيم والجمال، ٤/٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٣، والدارمى فى السنن، ٢/٤٣٦، الرقم: ٢٨٤١، وابن المبارك فى الزهد، ١/٥٢٤، الرقم: ١٤٩١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/٣٠١، الرقم: ٥٧٢٧۔**

جنت میں ایک ایسا بازار ہے جس میں لوگ ہر جمعہ کے روز آئیں گے، شمالی جانب سے ہوا چلے گی اور ان کے کپڑوں اور چہروں پر لگے گی جس سے ان کا حسن و جمال بڑھ جائے گا۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائیں گے تو ان کا حسن و جمال بڑھا ہوا دیکھ کر وہ کہیں گے۔ اللہ کی قسم! ہم سے دور جا کر تمہارا حسن و جمال بڑھ گیا ہے اور یہ ان سے کہیں گے کہ اللہ رب العزت کی قسم! ہمارے بعد تمہارا بھی حسن و جمال بڑھ گیا ہے۔''

اسے امام مسلم اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

**١٧٩ / ٥۔ عَنْ صُهَيْبٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ ﷻ: تُرِيْدُونَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ﷻ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الآيَةَ: ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس: ٢٦ ].**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت صہیب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، اللہ ﷻ فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں دوں؟ وہ عرض کریں گے: (اے رب) کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں فرما دیئے؟ کیا

**الحديث رقم ١٧٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات رؤية المؤمنين فى الآخرة ربهم، ١ / ١٦٣، الرقم: ١٨١، والترمذي فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة يونس، ٥ / ٢٨٦، الرقم: ٣١٠٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٣٣٢، وعبد الله بن أحمد فى السنة، ١ / ٢٤٥، الرقم: ٤٤٩، والمنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٤ / ٣٠٩، الرقم: ٥٧٤٤.**

تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرما دیا اور دوزخ سے نجات عطا نہیں فرمائی؟ فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا (اور اپنے دیدار سے مشرف فرمائے گا۔) پس انہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی ہو گی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے بلکہ (اس پر) اضافہ بھی ہے۔''

اسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٨٠/٦۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ ﷺ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں موجود تھا جس میں آپ نے جنت کی صفت بیان فرمائی، حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث کے آخر میں یہ فرمایا: جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا ہے، اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ پھر

---

**الحديث رقم ١٨٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، ٤/٢١٧٥، الرقم: ٢٨٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٤، الرقم: ٢٢٨٧٧، والروياني في المسند، ٢/٢٠٤، الرقم: ١٠٤٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣١٣، الرقم: ٥٧٥٢۔**

آپ نے یہ آیت پڑھی: ''ان کے پہلو خواب گاہوں سے دور رہتے ہیں، وہ ڈرتے ہوئے اور امید کے ساتھ اپنے رب سے دعا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، سو کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے نیک کاموں کے صلہ میں جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ رکھی گئی ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٨١/٧۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ، فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ ﷺ: أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: أَوَ فِيْهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَومِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ، وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ.

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا: لَا، قَالَ: كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ ﷻ وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً...

---

الحديث رقم ١٨١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى سوق الجنة، ٤/٦٨٥، الرقم: ٢٥٤٩، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ٢/١٤٥٠، الرقم: ٤٣٣٦، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/٤٦٤-٤٦٧، الرقم: ٧٤٣٧، وابن أبى عاصم فى السنة، ١/٢٥٨، الرقم: ٥٨٥-٥٨٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/٣٠١، الرقم: ٥٧٢٨۔

ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيْبِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَومَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ (عزوجل)، وَيَحِقُّ لَنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا کر دے۔ حضرت سعید کہنے لگے: کیا اس میں کوئی بازار ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو وہ اپنے اعمال کی برتری کے لحاظ سے مراتب حاصل کریں گے۔ دنیا کے جمعہ کے روز کے برابر انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اور وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر کرے گا.....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک نہیں کرو گے۔ اس محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ براہِ راست گفتگو نہ فرمائے.....

انہوں نے کہا: پھر ہم واپس اپنے گھروں میں آجائیں گے۔ ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور کہیں گی خوش آمدید، خوش آمدید، آپ واپس آئے ہیں تو آپ کا حسن و جمال ہم سے جدا ہوتے وقت سے بڑھ گیا ہے تو وہ جنتی کہے گا: آج ہماری مجلس ہمارے رب جبار عزوجل سے ہوئی ہے۔ ہم اسی (خوبصورت) شکل وصورت میں تبدیل ہونے کے حق دار ہیں۔''

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٨٢/٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَقُولُ اللهُ ﷻ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ﴾ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیکو کار بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔ اگر چاہو تو پڑھو: ''سو کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے نیک کاموں کے صلہ میں جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ رکھی گئی ہے۔'' جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں ایک سو سال چلے گا تو پھر بھی اسے طے نہیں کر سکے گا۔ اگر چاہو تو پڑھو: ''اور بڑھایا

**الحديث الرقم ١٨٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الواقعة، ٥/٤٠٠، الرقم: ٣٢٩٢، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٦/٣١٧، الرقم: ١١٠٧٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٠، الرقم: ٣٣٩٧٤۔**

ہوا سایہ'' اور جنت میں ایک چابک کے برابر جگہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے اگر چاہو تو پڑھو: ''اور جو شخص جہنم سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہوا اور دنیا کا سامان تو سراسر دھوکہ ہے''۔

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**١٨٣/٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَقُولُ اللهُ ﷻ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: (وَمِنْ بَلْهَ مَا قَدْ أَطْلَعَكُمُ اللهُ عَلَيْهِ). اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾.** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں جنہیں نہ انسان کی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کان نے سنا ہے اور نہ کبھی دل میں خیال گزرا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں :ان باتوں کو چھوڑو۔ خود اللہ تعالیٰ نے تمہیں آگاہ کیا ہے۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ''سو کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے نیک کاموں کے صلہ میں جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ رکھی گئی ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث الرقم ١٨٣: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ٢/١٤٤٧، الرقم: ٤٣٢٨، والهناد في الزهد، ١/٤٧۔**

١٨٤/ ١٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ لَقَدْ أَعَدَّ اللهُ لِلَّذِيْنَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَلَا يَعْلَمُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ قَالَ: وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾[السجدة، ٣٢: ١٧ ].

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ تورات میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ نے تہجد گزاروں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، کسی انسان کے دل میں ان کا خیال (تک) نہیں آیا، نہ ہی انہیں کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔ حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن پاک میں اس (مفہوم) کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں: ’’سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔‘‘

اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

---

**الحديث رقم ١٨٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٢/٤٤٨، الرقم: ٣٥٥٠، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٧/٣٤، ١٠٨، الرقم: ٣٤٠٠٣، ٣٤٥٦٨، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٢٤٦، الرقم: ٩٣٨۔**

١٨٥/١١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ أَحَاطَ حَائِطَ الْجَنَّةِ لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةً مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ شَقَّقَ فِيْهَا الْأَنْهَارَ وَغَرَسَ الْأَشْجَارَ فَلَمَّا نَظَرَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى حُسْنِهَا قَالَتْ: طُوبَى لَكِ مَنَازِلَ الْمُلُوكِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَحْمَدُ مُخْتَصَرًا.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ نے جنت کی بیرونی دیوار اس طرح بنائی ہے کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی۔ پھر اس میں نہریں چلائیں اور درخت لگائے۔ جب فرشتوں نے اس کی خوب صورتی کو دیکھا تو انہوں نے کہا: اے (روحانیت اور ولایت کے) بادشاہوں کی جائے قرار! تجھے مبارک ہو۔''

اسے امام طبرانی اور بزار نے مکمل اور احمد نے مختصراً روایت کیا ہے۔

١٨٦/١٢۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ في رواية طويلة: قَالَ: قَالَ رَسُولُ

---

**الحديث رقم ١٨٥: أخرجه البزار فى المسند، ٤/١٨٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٦٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٣/٧٤، الرقم: ٢٥٣٢، والحميدى مختصرا فى المسند، ٢/٤٨٦، الرقم: ١١٥٠، والديلمى فى مسند الفردوس، ١/١٧٨، الرقم: ٦٦٤، ٢/١١٥، الرقم: ٢٦٠٥، وابن المبارك فى الزهد، ١/٥١٢، الرقم: ١٤٥٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/٢٨٢، الرقم: ٥٦٥٠، وقال: أخرجه البيهقى، والهيثمى فى مجمع الزوائد ١٠/٣٩٧، وقال: رواه البزار مرفوعا وموقوفا، والطبراني في الأوسط ورجال الموقوف رجال الصحيح.**

**الحديث رقم ١٨٦: أخرجه البزار فى المسند، ٧/٢٨٨، الرقم: ٢٨٨١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/٣١١، الرقم: ٥٧٤٨، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٤٢٢۔**

اللهِ ﷺ: فَيَكُونُ أَوَّلُ مَا يَسْمَعُونَ مِنْهُ أَنْ يَقُولَ أَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَطَاعُونِي بِالْغَيْبِ وَلَمْ يَرَونِي وَصَدَّقُوا رُسُلِي وَاتَّبَعُوا أَمْرِي فَسَلُوْنِي فَهَذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُونَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبِّ، رَضِيْنَا عَنْكَ فَارْضَ عَنَّا قَالَ: فَيَرْجِعُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ أَنْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنِّي لَوْ لَمْ أَرْضَ عَنْكُمْ لَمَا أَسْكَنْتُكُمْ جَنَّتِي فَسَلُونِي فَهَذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُونَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبِّ وَجْهَكَ أَرِنَا نَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ: فَكَشَفَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تِلْكَ الْحُجُبَ وَيَتَجَلَّى لَهُمْ شَيءٌ لَوْلَا أَنَّهُ قَضَى عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَحْتَرِقُوا لَاحْتَرَقُوا مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهِ فَيَغْشَاهُمْ مِنْ نُورِهِ. قَالَ: فَيَرْجِعُونَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ وَقَدْ خَفُوْا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ وَخَفِيْنَ عَلَيْهِمْ مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَإِذَا صَارُوا إِلَى مَنَازِلِهِمْ تَرَادَّ النُّوْرُ وَأَمْكَنَ وَتَرَادَّ وَأَمْكَنَ حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَى صُوَرِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قَالَ: فَيَقُولُ لَهُمْ أَزْوَاجُهُمْ: لَقَدْ خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِنَا عَلَى صُوْرَةٍ وَرَجَعْتُمْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ: فَيَقُولُونَ: ذَلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَجَلَّى لَنَا فَنَظَرْنَا مِنْهُ إِلَى مَا خَفِيْنَا بِهِ عَلَيْكُمْ قَالَ: فَلَهُمْ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامِ الضِّعْفُ عَلَى مَا كَانُوا قَالَ: وَذَلِكَ قَوْلُهُ ﷻ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ﴾[السجدة،٣٢: ١٧ ]. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت حذیفہ ؓ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اہلِ جنت) اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سب سے پہلی بات سنیں

گے، وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے مجھے دیکھے بغیر میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کی تصدیق کی اور میرا حکم مانا؟ تم مجھ سے مانگو یہ ''یوم المزید'' (یعنی میرے لطف وکرم کی بے بہا بارشوں کا دن) ہے۔ وہ تمام ایک بات پر اتفاق کریں گے کہ اے رب! ہم تجھ سے خوش ہیں، تو ہم سے خوش ہو جا۔ اللہ تعالیٰ ان سے دوبارہ فرمائے گا: اے جنتیو! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو میں تمہیں جنت میں نہ ٹھہراتا۔ تم مجھ سے مانگو یہ ''یوم المزید'' ہے۔ وہ بیک آواز کہیں گے: اے رب! ہمیں اپنا چہرہ مبارک دکھا، ہم تیرا دیدار کرلیں۔ اللہ تعالیٰ تمام پردے اٹھا دے گا اور ان کے سامنے ایک چیز جلوہ افروز ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ فیصلہ نہ کیا ہوتا کہ وہ جلیں گے نہیں تو وہ اس کے نور سے جل جاتے۔ جو نورِ (الٰہی) ان پر چھا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نور سے ڈھانپ لے گا.....

پھر وہ اپنے ٹھکانوں کی طرف آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں حاصل ہونے والے نور سے ان کی بیویاں لاعلم ہوں گی اور وہ ان کے متعلق لاعلم ہوں گے۔ جب وہ گھر پہنچیں گے تو نور بڑھتا جائے گا اور پختہ ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی ان شکلوں کی طرف لوٹ آئیں گے جن میں وہ پہلے تھے۔ ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: تم جس شکل وصورت میں ہمارے ہاں سے گئے تھے اس کے علاوہ شکل وصورت میں واپس ہوئے۔ وہ کہیں گے: اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے جلوہ افروز ہوا اور ہم نے اس کا دیدار کیا تو ہماری شکلیں تم سے مخفی رہ گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر سات روز میں انہیں اس سے دوگنا (دیدار) نصیب ہوگا اور یہی بات اللہ ﷻ کے اس فرمان میں ہے: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ''سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔''

اسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔

# ١٥ـ فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْبَهُ لَهُمْ

﴿اللہ تعالیٰ کے گمنام اولیاء وصالح بندوں کی فضیلت کا بیان﴾

١٨٧/١ـ عَنْ أَنَسٍ ﷺ: أَنَّ الرُّبَيِّعَ، وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ، كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةَ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ: يَا أَنَسُ، كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ. فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

الحديث رقم ١٨٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصلح، باب: الصلح فى الدية، ٢/٩٦١، الرقم: ٢٥٥٦، وفى كتاب: الجهاد، باب: قول الله تعالى: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلًا، [الأحزاب: ٢٣]، ٣/١٠٣٢، الرقم: ٢٦٥١، وفى كتاب: التفسير/البقرة، باب: قوله: يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ القِصَاصُ فِي القَتْلَى الحُرُّ بِالحُرِّ- إِلى قَوْلِهِ: عَذَابٌ أَلِيْمٌ- [البقرة: ١٧٨]، ٤/١٦٣٦- ١٣٣٧، الرقم: ٤٢٣٩- ٤٢٣٠، وفى كتاب: التفسير/المائدة، باب: وَالجُرُوحَ قِصَاصٌ: [المائدة:٤٥]، ٤/١٦٨٥، الرقم: ٤٣٣٥، وفى كتاب: الديات: باب: السِّنَّ بِالسِّنِّ [المائدة: ٤٥]، ٦/٢٥٢٦، الرقم: ٦٤٩٩، ومسلم فى الصحيح، ←

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رُبیّع بنت نضر نے ایک لڑکی کے سامنے والے دو دانت توڑ دیئے تو اس کے ورثاء نے دیت کا مطالبہ کر دیا۔ یہ (یعنی حضرت رُبیع کے ورثاء) معافی کے خواستگار ہوئے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ (ابھی سزا پر عمل درآمد نہیں ہوا تھا کہ) وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے قصاص کا حکم دیا۔ حضرت انس بن نضر نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا رُبیّع کے سامنے کے دانت توڑے جائیں گے؟ نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! اللہ تعالیٰ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ (جس پر وہ خاموش ہو گئے۔ کچھ دنوں بعد) وہ لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے (ربیع کو) معاف کر دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

.....كتاب: القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب: إثبات القصاص فى الإسنان وما فى معناها، ٣/١٣٠٢، الرقم:١٦٧٥، وأبوداود فى السنن، كتاب: الديات، باب: القصاص من السنّ، ٤/١٩٧، الرقم: ٤٥٩٥، والنسائى فى السنن، كتاب: القسامة، باب: القصاص من الثنية، ٨/٢٧، الرقم: ٤٧٥٦۔ ٤٧٥٧، وفي السنن الكبرى، ٤/٢٢٣، الرقم: ٦٩٥٩، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الديات، باب: القصاص فى السنّ، ٢/٨٨٤، الرقم: ٢٦٤٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٢٨، الرقم:١٢٣٢٤، ١٢٧٢٧، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١/٢٦٤، الرقم: ٧٦٨، ٢٤/٢٦٢، الرقم: ٦٦٤، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٣/١٧٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٨/٢٥، ٦٤۔

١٨٨/٢۔ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں اہلِ جنت کی پہچان نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور حقیر سمجھا جانے والا شخص، (مگر ان کا مقام یہ ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اسے سچا کر دیتا ہے۔ کیا میں تمہیں دوزخیوں کی پہچان نہ بتادوں؟ ہر سخت مزاج، جھگڑالو اور مغرور شخص۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

---

**الحديث رقم ١٨٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: عتل بعد ذلك زنيم، ٤/١٨٧٠، الرقم: ٤٦٣٤، وفي كتاب: الأدب، باب: الكبر، ٥/٢٢٥٥، الرقم: ٥٧٢٣، وفي كتاب: الأيمان والنذور، باب: قول الله تعالى: وأقسموا بالله جهد أيمانهم، ٦/٢٤٥٢، الرقم: ٦٢٨١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ٤/٢١٩٠، الرقم: ٢٨٥٣، والترمذي في السنن، كتاب: صفة جهنم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: (١٣)، ٤/٧١٧، الرقم: ٢٦٠٥، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: من لا يؤبه له، ٢/١٣٧٨، الرقم: ٤١١٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٩٧، الرقم: ١١٦١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠٦، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٩٢، الرقم: ٥٦٧٩۔**

١٨٩/٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ. فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.فَسَأَلَ عَنْهَا بَعْدَ أَيَّامٍ. فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا مَاتَتْ. قَالَ: فَهَلَّا آذَنْتُمُوْنِي فَأَتَى قَبْرَهَا، فَصَلَّى عَلَيْهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَلْقُطُ الْخَرِقَ، وَالْعَيْدَانَ مِنَ الْمَسْجِدِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگت والی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (کچھ دن) نہ دیکھا تو اس کے بارے میں (صحابہ کرام ﷺ سے) دریافت فرمایا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ وہ فوت ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ پس آپ ﷺ اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔''

---

**الحديث رقم ١٨٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: كنس المسجد والتقاط الخرق والقذي والعيدان، ١/١٧٥، الرقم: ٤٤٦، وفي باب: الخدم للمسجد، ١/١٧٦، الرقم: ٤٤٨، وفي كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ١/٤٤٨، الرقم: ١٢٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على القبر، ٢/٦٥٩، الرقم: ٩٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على القبر، ٣/٢١١، الرقم: ٣٢٠٣، وابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في الصلاة على القبر، ١/٤٨٩، الرقم: ١٥٢٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٧٢، الرقم: ١٢٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٣، ٣٨٨، الرقم: ٨٦١٩، ٩٠٢٥۔**

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں اور ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ روایت کیا ہے: ''وہ عورت مسجد سے راکھ وغیرہ اور کھجور کے تنکے اٹھاتی تھی۔''

**١٩٠/٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَفَشَ طُوْبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دولت کا پجاری تباہ ہوا۔ اگر اسے یہ چیزیں مل جائیں تو خوش ورنہ ناخوش رہے۔ ایسا شخص تباہ اور ناکام ہوا۔ حالانکہ جب اسے کانٹا چبھے تو نہ نکلے۔ خوشخبری ہے اس بندے کے لئے جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہے بال پراگندہ اور قدم گرد آلود ہیں۔ اگر اسے پہرے پر لگایا جاتا ہے تو پہرہ دیتا ہے۔ اگر فوج کے پیچھے رکھا جائے تو

---

**الحديث رقم ١٩٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: الحراسة في الغزو في سبيل الله، ٣/١٠٥٧، الرقم: ٢٧٣٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٥٩، وفي شعب الإيمان، ٤/٤١، الرقم: ٤٢٨٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٤، الرقم: ٢٥٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٥٧، الرقم: ١٩١٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٥٠، الرقم: ١٩١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٥، وقال: ورجاله رجال الصحيح.**

پیچھے ہی رہتا ہے اگر اندر آنا چاہے تو اجازت نہ ملے اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو سفارش نہ مانی جائے۔''

اس حدیث کو امام بخاری، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩١/٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پراگندہ حال ہوتے ہیں جنہیں دروازوں سے دھتکار دیا جاتا ہے (مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر وہ کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا لیں تو وہ اسے ضرور پورا فرما دیتا ہے۔''

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٩٢/٦۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

---

**الحديث رقم ١٩١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والأداب، باب: فضل الضعفاء والخاملين، ٤/٢٠٢٤، الرقم: ٢٦٢٢، وفى كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ٤/٢١٩١، الرقم: ٢٨٥٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧/٣٣١، الرقم: ١٠٤٨٢، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١٠/١٠٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، الرقم: ٤٨٤٩۔**

**الحديث رقم ١٩٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: (١)، ٤/٢٢٧٧، الرقم: ٢٩٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٨، الرقم: ١٤٤١، وأبو يعلى في المسند، ٢/٨٥، الرقم: ٧٣٧، والدورقي في مسند السعد، ١/٤٩، الرقم: ١٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٧، الرقم: ١٠٣٧٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٩٥، الرقم: ٤١٣٧۔**

اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی، مستغنی ہو اور گوشہ نشین ہو۔''

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٩٣/٧۔ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ: أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ. فَقَالَ: أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ''يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ'' فَاسْتَغْفِرْ لِي. فَاسْتَغْفَرَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: الْكُوفَةَ. قَالَ: أَ لَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا؟ قَالَ: أَكُونُ لِي غَبْرَآءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ. قَالَ: فَلَمَّا

---

الحديث رقم ١٩٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل اويس قرنی رضی اللہ عنہ، ٤/١٩٦٨، الرقم: ٢٥٤٢، والحكم في المستدرك، ٣/٤٥٦، الرقم: ٥٧١٩، والبزار في المسند، ١/٤٧٩، الرقم: ٣٤٢۔

كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ، قَلِيْلَ الْمَتَاعِ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَلَكَ فَافْعَلْ. فَأَتَى أُوَيْساً فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي. قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي. قَالَ: اسْتَغْفِر لِي. قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ. فَاسْتَغْفِرْ لِي. قَالَ: لَقِيْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَاسْتَغْفَرَ لَهُ. فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت اسیر بن جابر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب اہلِ یمن میں سے کوئی کمک آتی تو وہ ان سے سوال کرتے کیا تم میں اُویس بن عامر ہے؟ حتی کہ ایک دن حضرت اویس رضی اللہ عنہ ان کے پاس آ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا آپ اُویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ کیا آپ قبیلہ مراد سے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا آپ قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ کیا آپ کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کے برابر داغ رہ گیا ہے اور باقی داغ ختم ہو گئے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ اہلِ یمن کی امداد کے ساتھ تمہارے پاس قبیلہ مراد سے قرن کا ایک شخص آئے گا۔ جس کا نام اُویس بن عامر ہو گا۔ اس کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کی مقدار کے علاوہ باقی ٹھیک ہو چکی ہو گی۔ قرن میں اس کی ایک والدہ ہے جس کے ساتھ وہ بہت نیکی کرتا

ہے۔ اگر وہ کسی چیز پر اللہ کی قسم کھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا فرمائے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم اس سے مغفرت کی دعا کرانا، سو اب آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کیجئے۔ حضرت اُویس قرنی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اِستغفار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اب آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: کوفہ میں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں کوفہ کے عامل کی طرف آپ کے لیے خط نہ لکھ دوں؟ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے کہا خاک نشیں لوگوں میں رہنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ جب دوسرا سال آیا تو کوفہ کے اشراف میں سے ایک شخص آیا۔ اس کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے حضرت اُویس رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا: میں ان کو کم سامان کے ساتھ شکستہ گھر میں چھوڑ کے آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ تمہارے پاس کمک کے ساتھ قبیلہ مراد سے اُویس بن عامر قرن سے آئیں گے۔ ان کو برص کی بیماری تھی۔ ایک درہم کی مقدار کے علاوہ وہ سب بیماری ٹھیک ہوگئی، ان کی ایک والدہ ہیں، وہ ان کے ساتھ بہت نیکی کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر کسی کام کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کرتا ہے۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم ان سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرانا۔ پھر وہ شخص حضرت اُویس کے پاس گیا اور ان سے کہا: میرے لیے استغفار کیجئے۔ انہوں نے کہا: تم ابھی اچھا سفر کر کے آ رہے ہو تم میرے لیے استغفار کرو۔ اس نے پھر کہا: آپ میرے لیے استغفار کیجئے، انہوں نے کہا: تم ابھی نیک سفر کر کے آ رہے ہو، تم میرے لیے استغفار کرو۔ پھر کہا: کیا تمہاری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تھی، اس نے کہا ہاں۔ پھر حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے استغفار کیا۔ تب لوگوں کو حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے مقام کا علم ہوا اور وہ (یعنی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ) وہاں سے چلے گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٩٤/٨۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاءُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكَاوِيبُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ (وفي رواية: أَوَّلُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ فُقَرَاءُ أُمَّتِي) الشَّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے حوض (کی لمبائی) عدن سے بلقاء کے عمان تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ جو اس سے پیئے گا اس کے بعد کبھی بھی پیاسا نہ ہو گا۔ اس پر سب سے پہلے جانے والے فقراء مہاجرین ہیں۔ (اور ایک روایت میں ہے: سب سے پہلے جو لوگ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے وہ میری اُمت کے فقراء ہوں گے) جن کے بال گرد آلود اور کپڑے میلے ہیں اور وہ ناز و نعمت میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کے لیے بند دروازے کھولے نہیں جاتے۔''

---

**الحديث رقم ١٩٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في صفة أواني الحوض، ٤/٦٢٩، الرقم: ٢٤٤٤، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الحوض، ٢/١٤٣٨، الرقم: ٤٣٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٥، الرقم: ٢٢٤٢١، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٠٤، الرقم: ٧٣٧٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٣٢، الرقم: ١٠٤٨٥۔**

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٩٥/٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءُ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ. فَتُوُفِّيَتْ لَيْلًا. فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُخْبِرَ بِمَوْتِهَا. فَقَالَ: أَلَا آذَنْتُمُونِي بِهَا؟ فَخَرَجَ بِأَصْحَابِهِ، فَوَقَفَ عَلَى قَبْرِهَا، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ، وَدَعَا لَهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگت والی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ پس ایک رات وہ فوت ہوگئی، جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اسی وقت کیوں نہ بتایا جب اس کی وفات ہوئی تھی؟ پھر آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ باہر تشریف لائے، اس کی قبر پر کھڑے ہوئے اور اس کی نماز جنازہ کے لیے تکبیر کہی جبکہ لوگ آپ کے پیچھے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے دعائے مغفرت فرمائی۔ پھر تشریف لے گئے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٩٦/١٠۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَغْبَطَ

---

**الحديث رقم ١٩٥: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب، الجنائز، باب: ما جاء في الصلاة على القبر، ١/٤٩٠، الرقم: ١٥٣٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٥١٨، الرقم: ٦٥٤٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٢١، الرقم: ٤٢٥۔**

**الحديث رقم ١٩٦: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: من لا يؤبه له، ٢/١٣٧٨، الرقم: ٤١١٧، والحاكم في المستدرك، ٤/١٣٧، الرقم: ٧١٤٨، وابن درهم في الزهد وصفة الزاهدين، ١/٦٠، الرقم: ١٠٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، الرقم: ٤٨٥٣۔**

النَّاسِ عِنْدِي مُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوحَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ غَامِضٌ فِي النَّاسِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَصَبَرَ عَلَيْهِ عَجِلَتْ مَنِيَّتُهُ وَقَلَّ تُرَاثُهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ بِنَحْوِهِ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک وہ مومن قابلِ رشک ہے جس کی پشت اہل وعیال کی ذمہ داریوں سے بوجھل نہ ہو، نماز میں اسے خوشی حاصل ہوتی ہو، لوگوں سے اس کی (اندرونی) حالت پوشیدہ ہو اوراس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو، اسے رزق اس کی ضرورت کے مطابق دیا جاتا ہو اور وہ اسی پر قناعت کرتا ہو، اس کی موت جلدی آ جائے، اس کا ترکہ کم ہو اور اس پر رونے والیاں بھی کم ہوں۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے اور انہی کی مثل امام حاکم نے بھی روایت کیا ہے۔

١٩٧ / ١١۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَ لَا أُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ. قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: رَجُلٌ ضَعِيْفٌ مُسْتَضْعِفٌ ذُوْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْأَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرُوَاةُ إِسْنَادِهِ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں

---

**الحديث رقم ١٩٧: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: من لا يؤبه له، ٢/١٣٧٨، الرقم: ٤١١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٣٣، الرقم: ١٠٤٨٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧٠، الرقم: ٤٨٣٥۔**

نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کمزور و ناتواں، پھٹے پرانے کپڑوں والا، جس کی پرواہ نہیں کی جاتی مگر (اس کی شان یہ ہے کہ) اگر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر وہ کسی شے کی قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا فرما دیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند کے راوی صحیح احادیث میں حجت ہیں۔

**١٩٨/١٢۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا ذَرٍّ انْظُرْ أَرْفَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ: قُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ أَخْلَاقٌ قَالَ: قُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَهَذَا عِنْدَ اللهِ أَخْيَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِنْ مِثْلِ هَذَا.**

**وفي رواية لأحمد: فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، ارْفَعْ بَصَرَكَ فَانْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٍ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ ضَعِيْفٌ عَلَيْهِ أَخْلَاقٌ قَالَ: فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَهَذَا أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ يَومَ الْقِيَامَةِ مِنْ قِرَابِ الْأَرْضِ مِثْلِ هَذَا.**

---

**الحديث رقم ١٩٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٧، الرقم: ٢١٤٣٣-٢١٤٣٧، والبزار في المسند، ٩/٣٩٣، ٤١٥، الرقم: ٣٩٧٩، ٤٠١٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤٦١، الرقم: ٦٨٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٦٣، الرقم: ٧٩٢٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٢٩، الرقم: ١٠٤٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧١، الرقم: ٤٨٤٠-٤٨٤١۔**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِأَسَانِيْدَ رُوَاتُهَا مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! اس مسجد میں کوئی معزز ترین آدمی دیکھو۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس نے ایک قیمتی پوشاک زیبِ تن کی ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا: یہ (ہے وہ آدمی)۔ آپ بیان کرتے ہیں: پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد میں کوئی بظاہر (حقیر ترین) آدمی دیکھو۔ آپ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس نے پھٹے پرانے کپڑے زیب تن کیے ہوئے ہیں۔ آپ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یہ (ہے وہ آدمی)۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ (پھٹے پرانے کپڑوں والا) شخص روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زمین کے ان جیسے (امیروں کے) ہجوم سے بھی بہتر ہے۔

اور امام احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! اپنی نظر اٹھاؤ اور اس مسجد میں جو تمہاری نظر میں (بظاہر) حقیر ترین آدمی ہے اس کے بارے میں بتاؤ۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک کمزور ونحیف آدمی ہے جس نے پھٹے پرانے کپڑے زیب تن کیے ہوئے ہیں۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: یہ (آدمی ہے) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یقیناً یہ شخص روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زمین کے اس جیسے (امیروں) کے جمِ غفیر سے بھی بہتر ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد، بزار، ابن حبان اور بیہقی نے ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جن کے ذریعے صحیح احادیث میں حجت پکڑی جاتی ہے۔

١٩٩/١٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كَمْ مِنْ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ ذِي طِمْرَيْنِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّ قَسَمَهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ ..... الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّالْكَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی کمزور اور ناتواں اور پھٹے پرانے کپڑوں والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر (کسی معاملہ میں) اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے اور براء بن مالک (ﷺ) بھی ان لوگوں سے ہیں..... الحدیث''

اس حدیث کو امام حاکم، ابونعیم، ابن حبان، لالکائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

---

**الحديث رقم ١٩٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٣١، الرقم: ٥٢٧٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٧، ٣٥٠، وابن حبان في الثقات، ٣/٢٧، الرقم: ٩٣، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١/١٤٨، الرقم: ١٠٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٣١، الرقم: ١٠٤٨٣، وفي الاعتقاد، ١/٣١٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢١٧، الرقم: ٢٦٥٩، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١/١٥٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/١٩٧، والعسقلاني في الاصابة، ١/٢٨١، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٦٢٦، وابن تيمية في الفرقان بين أولياء الرحمٰن وأولياء الشيطان: ٩٦.**

٢٠٠/١٤۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ ..... قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ عِبَادِ اللهِ؟ اَلْفَظُّ الْمُسْتَكْبِرُ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ عِبَادِ اللهِ؟ اَلضَّعِيْفُ الْمُسْتَضْعِفُ ذُو طِمْرَيْنِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّ اللهُ قَسَمَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرُوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ..... آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے شریر ترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (وہ ایسا بندہ ہے) جو اکھڑ، بدمزاج اور متکبر ہو۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے جو بہترین ہے اس کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (وہ ایسا شخص ہے) جو ظاہراً کمزور حال، ناتواں، پھٹے پرانے کپڑوں والا ہو مگر (اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ اگر وہ کسی معاملہ میں) قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا فرما دیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے تمام راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

٢٠١/١٥۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَأَحَبَّ الْعَبِيْدِ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَتْقِيَاءُ

---

**الحديث رقم٢٠٠: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٤٠٧، الرقم: ٢٣٥٠٤، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ٣/٣٥٤، الرقم: ٤٤٠٧، ٤/٦٩، الرقم: ٤٨٣٤، والعسقلاني في فتح البارى، ٨/٦٦٣، الرقم: ٤٦٣٤، وفي القول المسدد، ١/٢٨، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٤۔**

**الحديث الرقم ٢٠١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/٣٠٣، الرقم: ٥١٨٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٥/١٦٣، الرقم: ٤٩٥٠، ←**

الأَخْفِيَاءُ الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَإِذَا شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا أُوْلَئِكَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَمَصَابِيْحُ الْعِلْمِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معمولی سا دکھاوا بھی شرک ہے اور بندوں میں سے محبوب ترین اللہ تعالیٰ کے نزدیک متقی اور خشیتِ الٰہی رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو موجود نہ ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، وہی لوگ ہدایت کے اِمام اور علم کے چراغ ہیں۔''

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٠٢/١٦۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَوْمًا فَوَجَدَ مُعَاذًا عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: يُبْكِيْنِي حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: الْيَسِيْرُ مِنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَمَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللهِ فَقَدْ بَارَزَ اللهَ بِالْمُحَارَبَةِ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ إِنْ غَابُوا لَمْ

---

..... وفی المعجم الکبیر، ٢٠/٣٦، الرقم: ٥٣، والقضاعی فی مسند الشهاب، ٢/٢٥٢، الرقم: ١٢٩٨، والبیهقی فی کتاب الزهد، ٢/١١٢۔

الحدیث رقم ٢٠٢: أخرجه الحلكم في المستدرك، ١/٤٤، الرقم: ٤، ٤/٣٦٤، الرقم: ٧٩٣٣، وابن أبي الدنيا في الأوليلء، ١/١١، الرقم: ٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٥٤٨، الرقم: ٩٠٤٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٤، الرقم: ٤٩، ٣/٢٩٨، الرقم: ٤١٥١، ٤/٧٤، الرقم: ٤٨٥٤۔

يُفْتَقَدُوا، وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُعْرَفُوا، قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الدَّجَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ:وَهَذَا إِسْنَادٌ مِصْرِيٌّ صَحِيحٌ وَلَا يُحْفَظُ لَهُ عِلَّةٌ.

''حضرت زید بن اسلم ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق ﷺ ایک دن مسجدِ نبوی میں حاضر ہوئے تو حضرت معاذ ﷺ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے قریب روتے ہوئے پایا، آپ ﷺ نے پوچھا: اے معاذ! تجھے کس چیز نے رُلا دیا ہے؟ حضرت معاذ ﷺ نے عرض کیا: مجھے اس حدیث نے رُلا دیا ہے جو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: معمولی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی مول لی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے جنگ مول لی اور بے شک اللہ تعالیٰ نیکوکار، متقی، متواضع اور لوگوں سے پوشیدہ ایسے گمنام بندوں کو پسند کرتا ہے جو اگر موجود نہ ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو انہیں پہچانا نہ جائے (یعنی کوئی اہمیت نہ دی جائے)۔ ان کے دل اندھیرے میں چراغ کی مانند ہیں اور وہ ہر ایک طرح کی ظلمت و تاریکی سے پاک ہوتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا اس کی سند صحیح مصری ہے۔ جس میں کوئی علت نہیں۔

٢٠٣/١٧۔ عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَو جَاءَ أَحَدَكُمْ يَسْئَلُهُ دِينَارًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَو سَأَلَهُ دِرْهَمًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَو سَأَلَهُ فِلْسًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَو سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ لَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا ذُوْ طِمْرَيْنِ لَا

---

الحديث رقم ٢٠٣: أخرجه ابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٩٨، الرقم: ٧٥٤٨، والهناد في الزهد، ١/٣٢٣، الرقم، ٥٨٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ←

يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری اُمت میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہتم میں سے کسی سے دینار کا سوال کرے تو وہ اسے دینار نہ دے اور اگر کسی سے درہم کا سوال کرے تو وہ اسے نہ دے اور اگر کسی سے پیسے کا سوال کرے تو وہ نہ دے۔ لیکن (اس کا مقام یہ ہے اگر) وہی شخص اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور اسے جنت عطا فرما دے۔ (اس کی پہچان یہ ہے کہ) وہ پھٹے پرانے کپڑوں والا گمنام قسم کا شخص ہوتا ہے اور اگر وہ کسی معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور بالضرور پورا کرتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ الفاظ بھی طبرانی کے ہیں اور اس کے تمام راوی صحیح حدیث میں حجت ہیں۔

٢٠٤/١٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: كَمْ مِنْ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ ذِي طِمْرَيْنِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّ قَسَمَهُ، مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ. فَإِنَّ الْبَرَاءَ لَقِيَ زَحْفًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ أَوْجَعَ الْمُشْرِكُونَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوا: يَا بَرَاءُ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ:

---

.....٤/٧٣، الرقم:٤٨٥١، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٣٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٤، وقال: رواه الطبراني فى الأوسط ورجاله رجال الصحيح.

الحديث رقم ٢٠٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٣١، الرقم: ٥٢٧٤، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١/١٤٨، الرقم: ١٠٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٣١، الرقم: ١٠٤٨٣، وفى الاعتقاد، ١/٣١٥.

إِنَّكَ لَوْ أَقْسَمْتَ عَلَى اللهِ لَا أَبَرَّكَ فَأَقْسِمْ عَلَى رَبِّكَ. فَقَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّ، لِمَا مَنَحْتَنَا أَكْتَافَهُمْ ثُمَّ الْتَقَوا عَلَى قَنْطَرَةِ السُّوْسِ فَأَوْجَعُوا فِي الْمُسْلِمِيْنَ. فَقَالُوا لَهُ: يَا بَرَاءُ، أَقْسِمْ عَلَى رَبِّكَ فَقَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّ، لِمَا مَنَحْتَنَا أَكْتَافَهُمْ وَأَلْحَقْتَنِي بِنَبِيِّكَ ﷺ، فَمَنَحُوا أَكْتَافَهُمْ وَقُتِلَ الْبَرَاءُ شَهِيْدًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَاللَّالَكَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: کتنے ہی (بظاہر) کمزور و ناتواں، پھٹے پرانے کپڑوں والے اس شان کے مالک ہیں کہ اگر وہ کسی معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے۔ انہی (مقرّب لوگوں) میں سے ایک براء بن مالک ہیں۔ (ایک جنگ میں) حضرت براء رضی اللہ عنہ نے مشرکین کے لشکر کو مسلمانوں کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا اور مشرکین نے (اس معرکہ میں) مسلمانوں کو کافی نقصان پہنچایا تو مسلمانوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا: اے براء! بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: اگر تم کسی معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا لو تو اللہ تعالیٰ آپ کی قسم کو ضرور پورا فرماتا ہے۔ لہٰذا اس معاملہ (یعنی جنگ) میں آپ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائیں (کہ ہمیں دشمن پر فتح حاصل ہو) تو انہوں نے کہا: اے اللہ! میں نے تیری قسم اٹھائی اس واسطے کے تو ہمیں دشمن پر فتح اور غلبہ عطا کرے گا۔ پھر جب دشمنوں کا لشکر اور مسلمانوں کے لشکر کا قنطرۃ السوس کے مقام پر آمنا سامنا ہوا اور انہوں نے مسلمانوں کے لشکر کو شدید نقصان پہنچایا تو مسلمانوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا: اے براء! اپنے رب کی قسم اٹھاؤ (کہ وہ ہمیں فتح سے ہمکنار کرے) تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے رب! میں تیری قسم اٹھاتا ہوں کہ تو ہمیں ان پر فتح اور غلبہ عطا کر اور مجھے

حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ملا دے (یعنی شہادت کی موت عطا کر)۔ سو دشمن مغلوب ہوگیا اور حضرت براء رضی اللہ عنہ نے شہادت کی موت پائی۔''

اس حدیث کو امام حاکم، لالکائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

**٢٠٥/١٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ فِي بَعْضِ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَرَأَى رَجُلًا أَسْوَدَ مَيْتًا قَدْ رَمَوْا بِهِ فِي الطَّرِيْقِ فَسَأَلَ بَعْضَ مَنْ ثَمَّ عَنْهُ فَقَالَ: مَمْلُوْكُ مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: مَمْلُوْكٌ لِآلِ فُلَانٍ فَقَالَ: أَكُنْتُمْ تَرَوْنَهُ يُصَلِّي؟ قَالُوْا: كُنَّا نَرَاهُ أَحْيَانًا يُصَلِّي وَأَحْيَانًا لَا يُصَلِّيفَقَالَ: قُوْمُوْا فَاغْسِلُوْا وَكَفِّنُوْهُ فَقَامُوْا فَغَسَلُوْهُ وَكَفَّنُوْهُ وَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا كَبَّرَ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، سَمِعْنَاكَ كُلَّمَا كَبَّرْتَ تَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللهِ فَلِمَ قُلْتَ سُبْحَانَ اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ؟ فَقَالَ: كَادَتِ الْمَلَائِكَةُ أَنْ تَحُوْلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مِنْ كَثْرَةِ مَا صَلَّوْا عَلَيْهِ.**

**رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.**

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے راستوں میں سے کسی ایک راستے پر جا رہے تھے۔ پس آپ ﷺ نے سیاہ رنگت کا ایک مرا ہوا آدمی دیکھا جسے لوگوں نے اس راستے پر پھینکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے وہاں پر

---

**الحديث رقم ٢٠٥: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٢/١٤٢، الرقم: ١٥١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٦، وقال: إسناد جيد.**

موجود بعض لوگوں سے اس شخص کے بارے میں پوچھا: یہ کس کا غلام ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ آلِ فلاں کا غلام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہم اسے دیکھتے تھے کہ کبھی نماز پڑھتا تھا اور کبھی نہیں پڑھتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھو اسے غسل دو اور کفن پہناؤ۔ پس وہ اٹھے، اسے غسل دیا اور کفن پہنایا پھر حضور نبی اکرم ﷺ (نمازِ جنازہ کے لئے) کھڑے ہوئے۔ پس جب آپ ﷺ نے تکبیر کہی تو فرمایا: سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ پھر جب آپ ﷺ نمازِ جنازہ سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو سنا کہ جب آپ نے تکبیر کہی تو آپ یہ فرما رہے تھے: سبحان اللہ۔ یا رسول اللہ! آپ سبحان اللہ، سبحان اللہ کیوں فرما رہے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لئے کہ قریب تھا کہ فرشتے اس پر کثرت سے درود بھیجنے کے لیے حائل ہو جاتے (تو میں نے اس کے مقام و مرتبے کو دیکھ کر سبحان اللہ کہا)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند عمدہ ہے۔

٢٠٦/٢٠۔ **عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ مُصَفِّحٍ عَنْ أَبْوَابِ النَّاسِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيْحِ.**

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے

---

**الحديث رقم ٢٠٦: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ١/٢٦٤، الرقم: ٨٦١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٥٤، الرقم: ١٨٨٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، الرقم: ٤٨٥٠، وقال: رواه الطبراني ورواته رواة الصحيح، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٤، والعجلونى فى كشف الخفاء، ١/٥١٢، الرقم: ١٣٦٤۔**

ہوئے سنا کہ بہت سارے لوگ جو بکھرے ہوئے بالوں والے، غبار آلود چہروں والے، پھٹے پرانے کپڑوں والے اور لوگوں کے دروازوں پر جا کر مانگنے والے ایسے ہیں کہ اگر وہ (کسی معاملہ میں) اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرماتا ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی حدیثِ صحیح کے راوی ہیں۔

**٢٠٧/٢١۔ عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ مِنْ مُلُوْكِ الْآخِرَةِ مَنْ إِنْ نَطَقَ لَمْ يُنْصَتْ لَهُ وَإِنْ غَابَ لَمْ يُفْتَقَدْ وَإِنْ خَطَبَ لَمْ يُزَوَّجْ وَإِنِ اسْتَأْذَنَ عَلَى سُلْطَانٍ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، لَوْ يُجْعَلُ نُوْرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا لَمَلَأَهُمْ نُوْرًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.**

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک آخرت کے بادشاہوں میں بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اگر وہ بات کریں تو ان کی بات نہ سنی جائے، اگر غائب ہو جائیں تو ان کو تلاش نہ کیا جائے، اگر وہ منگنی کے لیے جائیں تو انہیں رشتہ نہ ملے اور اگر وہ بادشاہ سے ملنے کیلئے اجازت طلب کریں تو انہیں اجازت نہ ملے، (مگر ان کا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام و مرتبہ یہ ہے کہ) اگر روزِ قیامت ان کا نور تمام اہلِ دنیا پر تقسیم کیا جائے تو وہ نور سب کے سب کو پورا ہو جائے گا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

**٢٠٨/٢٢۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: قَالَ رَسُولُ**

---

**الحديث رقم ٢٠٧: أخرجه ابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/٣٥، الرقم: ٩۔**
**الحديث رقم ٢٠٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٢٠، الرقم: ١٠٤٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، الرقم: ٤٨٥١، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٣٦٩۔**

اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَو قَامَ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَسْأَلُهُ دِيْنَارًا أَوْ دِرْهَمًا أَوْ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَمَا يَمْنَعُهُ إِلَّا مِنْ كَرَامَتِهِ عَلَيْهِ وَلَو أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ثوبان، خادمِ رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری اُمت میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ اگر ہم میں سے کسی کے دروازے پر درہم یا دینار یا کوئی اور چیز مانگنے کے لیے کھڑے ہوں تو کوئی انہیں نہ دے اور وہ اسے دینے سے انکار نہیں کرتا مگر اس (مانگنے والے) کی اس پر عزت وتکریم (کے فائق ہونے) کی وجہ سے اور اگر وہ شخص کسی معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا فرماتا ہے۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٩/٢٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ مُلُوكَ أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ إِذَا اسْتَأْذَنُوا عَلَى الْأُمَرَاءِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُمْ وَإِذَا طَلَبُوا النِّسَاءَ لَمْ يُنْكَحُوا أَوْ إِذَا قَالُوا الْحَدِيْثَ لَمْ يُنْصَتْ لِقَوْلِهِمْ حَاجَّةُ أَحَدِهِمْ يَتَجَلْجَلُ فِي صَدْرِهِ لَوْ قُسِمَ نُوْرُهُ بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ لَوَسِعَهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اہلِ جنت کے بادشاہ پراگندہ بالوں، غبار آلود چہروں اور پھٹے پرانے

---

**الحديث رقم ٢٠٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٧/ ٣٣٢، الرقم: ١٠٤٨٦۔**

کپڑوں والے وہ لوگ ہیں کہ جب وہ امراء کے ہاں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کریں تو انہیں اجازت نہ ملے، جب نکاح کے لیے عورتوں کا رشتہ طلب کریں تو ان کا نکاح نہ کیا جائے اور جب وہ کوئی بات کریں تو ان کی بات نہ سنی جائے ان میں سے اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو وہ حاجت اس کے سینے میں ہی کھٹکتی رہتی ہے (اس کا اظہار نہیں کر پاتے، لیکن ان کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ) اگر ان میں کسی کا نور تمام اہلِ زمین پر تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان سب کے لیے کافی ہو۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

# ١٦ ـ فَصْلٌ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ

## ﴿اولیاء و صالحین کی کرامات کا بیان﴾

٢١٠/١ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة: فَدَعَا (أَي أَبُوبَكْرٍ رضي الله عنه) بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا، فَقَالَ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، مَا هَذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے ایک طویل واقعہ میں مروی ہے کہ

---

**الحديث رقم ٢١٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: مواقيت الصلاة، باب: السَّمَرِ مَعَ الضَّيفِ وَالأهلِ، ١/٢١٦، الرقم: ٥٧٧، وفی كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١٢، الرقم: ٣٣٨٨، وفی كتاب: الأدب، باب: ما يُكره من الغضب والجزع عند الضيف، ٥/٢٢٧٤، الرقم: ٥٧٨٩، وفی كتاب: الأدب: باب: قول الضيف لصاحبه: لَا آكُلُ حَتَّى تَاكُلَ، ٥/٢٢٧٤، الرقم: ٥٧٩٠، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: إكرام الضيف وفضل إيثاره، ٣/١٦٢٧، الرقم: ٢٠٥٧، والبزار فی المسند، ٦/٢٢٨، الرقم: ٢٢٦٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/١٩٧، الرقم: ١٧٠٢، ١٧١٢، والبيهقی فی الاعتقاد، ١/٣١٢، وأبو عوانة فی المسند، ٥/٢٠٤، الرقم: ٨٣٩٨، والعسقلانی فی الإصابة، ٨/٢٠٦، الرقم: ١٢٠٢٣، والفريابی فی دلائل النبوة، ١/٧٩، الرقم: ٤٤، ومحب الطبری فی الرياض النضرة، ٢/١٥٠۔**

ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (اہلِ صفہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی، آپ نے خود بھی کھانا کھایا اور دوسروں نے بھی۔ ہر لقمہ اٹھانے کے بعد کھانا پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جاتا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے (اپنی بیوی سے جو بنی فراس کے قبیلہ سے تھیں) فرمایا: اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک آپ سے ہے۔ اب تو یہ کھانا پہلے سے تین گناہ زیادہ ہے۔ چنانچہ ان سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی خوب کھایا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بھی روانہ کیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس میں سے تناول فرمایا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢١١/٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهُ: دَخَلَ إِبْرَاهِيْمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيْمُ مَنْ هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ؟ قَالَ: أُخْتِي ثُمَّ رَجَعَ

---

**الحديث رقم ٢١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: البيوع، باب: شراء المملوك من الحربي وهبته وعتقه، ٢/٧٧٢، الرقم: ٢١٠٤، وفي كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلًا، ٣/١٢٢٥، الرقم: ٣١٧٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الطلاق، باب: في الرجل يقول لامرأته يا أختي، ٢/٢٦٤، الرقم: ٢٢١٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٩٧، الرقم: ٨٣٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٣، الرقم: ٩٢٣٠، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤٥، الرقم: ٥٧٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣٦٦، الرقم: ١٤٩٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٢٨، الرقم: ٦٩٥٢۔**

إِلَيْهَا فَقَالَ: لَا تُكَذِّبِي حَدِيْثِي فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي وَاللهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ، إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی وہ ان کے ساتھ ایک ایسی بستی میں داخل ہوئے جس کا بادشاہ جابروں میں سے ایک جابر تھا۔ اس سے کہا گیا کہ ابراہیم (علیہ السلام) ایک ایسی عورت کے ساتھ آئے ہیں جو تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہے۔ اس نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابراہیم! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا: میری (دینی) بہن ہے۔ پھر آپ علیہ السلام حضرت سارہ کی طرف لوٹے اور فرمایا: میری بات کو مت جھٹلانا۔ میں نے انہیں بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو (اور یہ اس لیے کہا ہے کیونکہ) اللہ کی قسم! اس زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے (یعنی تمام مومن مرد اور عورتیں آپس میں بہن بھائی ہیں)۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی زوجہ مطہرہ کے ساتھ بلا بھیجا تو انہوں (یعنی حضرت سارہ) نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور عرض کیا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو ماسوائے اپنے خاوند کے (ہر طرح کی بے حیائی سے) بچائے رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دینا۔ وہ بادشاہ (حضرت سارہ کی اس دعا کے نتیجہ میں) گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔''

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢١٢/٣۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضي الله عنه: أَنَّ أَرْوَى خَاصَمَتْهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ: دَعُوْهَا وَإِيَّاهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: "مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طُوِّقَهُ فِي سَبْعِ أَرْضِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ: فَرَأَيْتُهَا عُمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ: أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اروی (نامی ایک عورت) نے ان سے گھر (کی زمین) کے بعض حصہ کے متعلق جھگڑا کیا۔ انہوں نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور یہ زمین بھی اسے دے دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے: ''جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی ناحق لی قیامت کے دن سات تہوں تک وہ

---

**الحديث رقم ٢١٢: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في سبع أرضين، ٣/١١٦٨، الرقم: ٣٠٢٦، ومسلم فی الصحيح، كتاب: المساقاة، باب: تحريم الظلم وغصب الأرض وغيرها، ٣/١٢٣٠، ١٢٣١، الرقم: ١٦١٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣٣، وابن حبان فی الصحيح، ١١/٥٦٧، الرقم: ٥١٦٣، والدارمي فی السنن، ٢/٣٤٧، الرقم: ٢٦٠٦، والبزار في المسند، ٤/٨٧، الرقم: ١٢٥٧، وأبو يعلى فی المسند، ٢/٢٤٩، الرقم: ٩٥١، واللالكائی فی كرامات الأولياء، ١/١٣٤، الرقم: ٨٣، والبيهقی في السنن الكبرى، ٦/٩٨، الرقم: ١١٣١٣، وابن تيمية فی الفرقان بين أولياء الرحمٰن وأولياء الشيطان، ١/٩٧۔**

زمین طوق بنا کر اس کی گردن میں ڈال دی جائے گی۔'' اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اس کی قبر اسی گھر میں بنا دے۔ راوی کہتے ہیں کہ (بعد ازاں) میں نے دیکھا وہ اندھی ہو چکی تھی۔ دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید کی بددعا لگ گئی ہے۔ پس ایک دفعہ وہ گھر میں چلتے ہوئے اسی گھر کے کنوئیں کے پاس سے گزرتے ہوئے اس میں گر گئی (اور وہیں مر گئی) اور وہ کنواں اس کی قبر بن گیا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

**٢١٣/٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه في رواية طويلة: وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا. وَكَانَتْ تَقُولُ مِنْ بَعْضِ بِنَاتِ الْحَارِثِ: مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ، وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقَهُ اللّٰهُ.**

**رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ حضرت

---

**الحديث رقم ٢١٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غَزْوَةُ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكوان، وبِئر مَعُونة، ٤/١٤٩٩، الرقم: ٣٨٥٨، وفی كتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَأسِر الرَّجُلُ ومَنَ لَم يَسْتَأْسِرْ وَمَن رَكع رَكْعَتَين عند القَتلِ، ٣/١١٠٨، الرقم: ٢٨٨٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٣١٠، الرقم: ٨٠٨٢، وعبد الرزاق فی المصنف، ٥/٣٥٣، الرقم: ٩٧٣٠، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٤/٢٢١، الرقم: ٤١٩١، واللالكائي فی كرامات الأولياء، ١/١٠١، الرقم: ٥٣، وابن عبد البر فی الإستيعاب، ٢/٧٧٩، الرقم: ١٣٠٥، والطبری فی تاريخ الأمم والملوك، ٢/٧٨۔**

خُبیب رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا (بعد میں ایک جنگ کے دوران) حضرت خُبیب رضی اللہ عنہ (گرفتار ہو کر) ان (یعنی حارث کے خاندان) کے قیدی بن گئے۔ حارث (جسے حضرت خُبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا) کی ایک بیٹی کہا کرتی تھی: میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے زیادہ اچھا اور نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا اور بے شک میں نے (دورانِ قید) حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو انگور کا خوشہ کھاتے ہوئے دیکھا حالانکہ ان دنوں مکہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا (یعنی پھلوں کا موسم ہی نہیں تھا) اور ویسے بھی وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ سو یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ انہیں (غیب سے) مرحمت فرماتا تھا۔''

اسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٢١٤/٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة: وَبَعَثَ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوا بِشَيءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيءٍ.رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.**

---

**الحديث رقم ٢١٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غَزْوَةُ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكوان، وبِئر مَعُونة، ٤/١٤٩٩، الرقم: ٣٨٥٨، وفى كتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَاسِرُ الرَّجُلُ ومَنَ لَم يَسْتَأْسِر وَمَن رَكع رَكْعَتَين عند القتل، ٣/١١٠٨، الرقم: ٢٨٨٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣١٠، الرقم: ٨٠٨٢، وعبد الرزاق فى المصنف، ٥/٣٥٣، الرقم: ٩٧٣٠، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٤/٢٢١، الرقم: ٤١٩١، واللالكائي فى كرامات الأولياء، ١/١٠١، الرقم: ٥٣، وابن عبد البر فى الاستيعاب، ٢/٧٧٩، الرقم: ١٣٠٥، والطبرى فى تاريخ الأمم والملوك، ٢/٧٨۔**

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ کفارِ قریش نے کچھ لوگوں کو حضرت عاصم ﷺ کی لاش کی شناخت کے لئے ان کی لاش میں سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر لانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عاصم ﷺ نے غزوۂ بدر میں قریش کے سرداروں میں سے ایک کو قتل کیا تھا۔ سو (ان کفار کے پہنچتے ہی) اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی مثل کوئی مخلوق بھیج دی جس نے کسی کو ان کی لاش کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔‘‘

اسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢١٥/٦۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ، دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُوْلًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا. فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ، وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الآخَرِ، فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

---

**الحديث رقم ٢١٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: هل يُخْرِجُ المَيّتُ منَ القبر واللّحد لِعلّةٍ، ١/٤٥٣، الرقم: ١٢٨٦، والحاكم فى المستدرك، ٣/٢٢٤، الرقم: ٤٩١٣، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦/٢٨٥، الرقم: ١٢٤٥٩، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة وبدء الخلق، باب: الكرامات، الفصل الأول، ٢/٣٩٩، الرقم: ٥٩٤٥، والعسقلانى فى مقدمة فتح البارى، ١/٢٧٠۔**

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ احد کا وقت آ گیا تو میرے والد (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) نے مجھے رات کے وقت بلایا اور فرمایا: میں یہی دیکھتا ہوں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سب سے پہلے میں شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ کے سوا تم سے بڑھ کر کوئی عزیز چھوڑ کر نہیں جا رہا۔ مجھ پر قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کئے گئے اور ایک دوسرے (شہید) کے ساتھ دفن کیے گئے۔ پھر میرا دل اس پر رضامند نہ ہوا کہ انہیں (قبر میں کسی) دوسرے کے ساتھ چھوڑے رکھوں۔ لہٰذا چھ ماہ کے بعد میں نے ان کا جسدِ اقدس نکالا تو وہ اسی طرح (تر و تازہ) تھا جیسے دفن کرنے کے روز تھا، سوائے ایک کان کے (جو دورانِ جنگ شہید ہو گیا تھا)۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢١٦ / ٧۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ مِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ، حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ طُرُقٍ، وَفِي بَعْضِهَا: أَنَّ الرَّجُلَيْنِ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رضي الله عنهما.

---

**الحديث رقم ٢١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المساجد ، باب: إدْخال البَعيرِ فی المسجد للعلّة، ١/ ١٧٧، الرقم: ٤٥٣، وفی كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آية فأراهم انشقاق القمر، ٣/ ١٣٣١، الرقم: ٣٤٤٠، وفی كتاب: فضائل الصحابة، باب: منقبة أُسَيدِبنِ حُضَيرٍ، وَعبَّادِ بن بِشْرٍ رضي الله عنهما، ٣/ ١٣٨٤، ←**

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے دو حضرات حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے (اُٹھ کر) ایک اندھیری رات میں (اپنے گھر جانے کے لئے) نکلے تو ان کے ساتھ دو چراغوں کی طرح کی کوئی چیزیں ہم سفر ہوگئیں جو ان کے ہاتھوں (بانہوں) کے درمیان روشن تھیں (وہ دونوں ان کی روشنی میں چل پڑے)۔ جب راستے میں وہ دونوں جدا ہوئے تو ایک ایک چراغ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ہوگیا یہاں تک کہ وہ اپنے اہل وعیال کے پاس پہنچ گئے۔''

اسے امام بخاری نے مختلف طرق سے بیان کیا اور ان دو اشخاص کے نام حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما بیان کئے ہیں۔

**٢١٧/٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ**

---

.....الرقم: ٣٥٩٤، وأبو يعلى فى المسند، ٥/٣٦١، الرقم: ٣٠٠٧، والبيهقى فى الاعتقاد، ١/٣١٠، والنووى فى رياض الصالحين، ١/٥٦٦، الرقم: ١٥٠٦، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة وبدء الخلق، باب: الكرامات، الفصل الأول، ٢/٣٩٩، الرقم: ٥٩٤٤۔

**الحديث رقم ٢١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: الصدقة في المساكين، ٤/٢٢٨٨، الرقم: ٢٩٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٦، الرقم: ٧٩٢٨، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١/٨٦، الرقم: ٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٣١، الرقم: ٣٤٠٦۔ ٣٤٠٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥، الرقم: ١٢٧٥۔**

يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللهِ، مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللهِ، لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ يَقُولُ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ قَالَ: أَمَّا إِذَا قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ. وفي رواية زاد: وَأَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص جنگل میں چل رہا تھا کہ اس نے (اپنے اوپر) بادل سے ایک آواز سنی (جیسے اسے حکم ہو رہا ہو) کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو، وہ بادل چل پڑا اور اس نے بنجر زمین پر پانی برسایا، وہاں کے نالوں میں سے ایک نالہ بھر گیا، وہ شخص اس پانی کے پیچھے پیچھے چل پڑا (یہاں تک کہ وہ ایک باغ میں پہنچا)، وہاں ایک شخص باغ میں کھڑا ہوا اپنے پھاوڑے سے پانی کو ادھر ادھر کر رہا تھا، اس شخص نے باغ والے سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے اپنا وہی نام بتایا جو اس نے بادل سے سنا تھا، اس شخص نے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تم نے میرا نام کیوں پوچھا؟ اس نے کہا: جس بادل نے اس باغ میں پانی برسایا ہے میں نے اس بادل سے یہ آواز سنی تھی: فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو، اس نے تمہارا نام لیا تھا، تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا اب جب تم نے یہ بات کی ہے تو سنو: میں اس باغ کی پیداوار پر نظر رکھتا ہوں اس میں سے ایک تہائی کو میں صدقہ کرتا ہوں، ایک تہائی میں خود اور میرے اہل و عیال کھاتے ہیں اور باقی ایک تہائی کو میں اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس آدمی نے کہا:

میں نے اپنے مال کا تیسرا حصہ مساکین، سوالیوں اور مسافروں کے لئے مختص کیا ہوا ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**۲۱۸ / ۹۔ عَنْ عُمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا جِيءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُضِّدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ. فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ جَائَتْ قَدْ جَائَتْ، فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَائَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُوْسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مِنْخَرَيْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَغَيَّبَتْ. ثُمَّ قَالُوا: قَدْ جَائَتْ قَدْ جَائَتْ، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.**

**وقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.**

''حضرت عمارہ بن عمیر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب (امام حسین علیہ السلام کے قاتل) عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں (کے قتل کے بعد اُن) کے سر لا کر مسجد کے برآمدے میں رکھے گئے اور میں اس وقت ان لوگوں کے پاس پہنچا جبکہ وہ لوگ کہہ رہے تھے وہ آ گیا وہ آ گیا۔ اتنی دیر میں ایک سانپ کہیں سے آیا اور ان کے سروں میں گھسنا شروع کیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے میں گھسا اور اس میں تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر باہر آ گیا اور کہیں چلا گیا یہاں تک کہ وہ غائب ہو گیا، پھر اچانک کوئی بولا کہ وہ آیا وہ آیا (میں نے دیکھا کہ) وہ سانپ پھر آیا اور یہی عمل اس نے دو یا تین بار دہرایا۔''

---

**الحديث رقم ۲۱۸: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ۵ / ۶۶۰، الرقم: ۳۷۸۰، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۳ / ۱۱۲، الرقم: ۲۸۳۲، والمباركفوری فی تحفة الأحوذی، ۱۰ / ۱۹۳۔**

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**٢١٩ / ١٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتَّى خَتَمَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلَى قَبْرٍ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

**وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.**

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے اچانک پتہ چلا کہ یہ قبر ہے اور اس میں کوئی آدمی سورۃ الملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ پڑھنے والے نے (قبر کے اندر) مکمل سورۃ الملک پڑھی۔ وہ صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے (نادانستہ) ایک قبر پر خیمہ لگایا اور مجھے

---

**الحديث رقم ٢١٩: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل سورة الملك، ٥ / ١٦٤، الرقم: ٢٨٩٠، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ٤٩٥، الرقم: ٢٥١٠، والمنذری فی الترغيب الترهيب، ٢ / ٢٤٧، الرقم: ٢٢٦٦، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، كتاب: فضائل القرآن، الفصل الثانی، ١ / ٤٠٥، الرقم: ٢١٥٣، والقرطبی فی الجامع لأحكام القرآن، ١٨ / ٢٠٥، وابن كثير فی تفسير القرآن العظيم، ٤ / ٣٩٦۔**

یہ خیال نہیں تھا کہ یہ قبر ہے۔ اچانک میں نے سنا کہ ایک آدمی قبر میں سورۃ الملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے اسے مکمل پڑھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (سورت عذاب کو) روکنے والی اور عذابِ قبر سے نجات دینے والی ہے۔''

اسے امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

**٢٢٠/١١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.**

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ (شاہِ حبشہ) فوت ہو گئے تو ہم بیان کیا کرتے تھے کہ ان کی قبر پر ہمیشہ نور (برستا) دیکھا جاتا ہے۔''

اسے امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

**٢٢١/١٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: هَذَا**

---

**الحديث رقم ٢٢٠: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: فى النور يُرى عند قبر الشهيد، ٣/١٦، الرقم: ٢٥٢٣، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة وبدء الخلق، باب: الكرامات، الفصل الثانى، ٢/٤٠٠، الرقم: ٥٩٤٧، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ١/٤٣٠، والعسقلانى فى الإصابة، ١/٢٠٦، والعجلونى فى كشف الخفاء، ١/٢٩٨، الرقم: ٧٨٨، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/٤٤٤۔**

**الحديث رقم ٢٢١: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: ضمة القبر وضغطته، ٤/١٠٠، الرقم: ٢٠٥٥، وفى السنن الكبرى، ١/٦٦٠، الرقم: ٨١٨٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/١٩٩، الرقم: ١٧٠٧، وفى المعجم الكبير، ٦/١٠، الرقم: ٥٣٣٣، ونحوه ابن راهويه فى المسند، ٢/٥٥٢، الرقم: ١١٢٧، والزيلعى فى نصب الراية، ٢/٢٨٦، والعسقلانى فى القول المسدد، ١/٨١۔**

الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَشَهِدَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ.

وفي رواية: قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَوْ نَجَا أَحَدٌ مِنْ ضُمَّةِ الْقَبْرِ لَنَجَا مِنْهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رضي الله عنه. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق) فرمایا: یہ وہ ہستی ہے جس کی وفات سے عرش بھی لرز اٹھا اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور ستر ہزار فرشتے اس کے جنازے میں شریک ہوئے۔ قبر نے اسے صرف ایک دفعہ دبایا پھر (یہ اس کے لئے) کشادہ کر دی گئی۔''

اور ایک روایت میں فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہیں۔ اگر کوئی قبر کے دبانے سے بچ سکتا تو سعد بن معاذ اس کے دبانے سے ضرور بچ جاتے۔ (مومنین و صالحین کے لئے قبر کا دبانا راحت کا باعث ہوتا ہے جیسے ماں بچے کو گود میں لے کر پیار سے دباتی ہے)۔''

اسے امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام عسقلانی نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقات بخاری و مسلم سے حجت ہیں۔

٢٢٢/١٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ

---

**الحديث رقم ٢٢٢: أخرجه مالك فى الموطأ، كتاب: الأقضية، باب: مالايجوز من النحل، ٢/٧٥٢، الرقم: ١٤٣٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦/١٦٩، الرقم: ١١٧٢٨، ١٢٢٦٧، والطحاوى فى شرح ـــ**

أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ ﷺ كَانَ نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ. فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: وَاللهِ يَا بُنَيَّةُ، مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ غِنًى بَعْدِي مِنْكِ وَلَا أَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِي مِنْكِ. وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا. فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ واحْتَزْتِيْهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ. وَإِنَّمَا هُوَ أَخَوَاكِ وأُخْتَاكِ. فَاقْتَسِمُوهُ عَلَى كِتَابِ اللهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَقُلْتُ: يَاأَبَتِ، وَاللهِ لَوْكَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى؟ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ ﷺ: ذُوبَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً فَوَلَدَتْ أُمَّ كُلْثُومٍ.رَوَاهُ مَالِكٌ وَالطَّحَاوِي ؒ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے غابہ (نامی وادی) میں انہیں کھجور کے چند درخت ہبہ کیے جن میں سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ جب حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! ایسا دوسرا کوئی نہیں جس کا اپنے بعد غنی ہونا مجھے تم سے زیادہ پسند ہو اور اپنے بعد مجھے کسی کی مفلسی تم سے زیادہ گراں نہیں۔ میں نے تمہیں کچھ درخت دیئے تھے جن سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ اگر تم نے ان پر قبضہ کیا ہوتا تو وہ تمہارے ہو جاتے۔ اب وہ میراث کا مال ہے اور تمہارے دو بھائی اور

---

..... معانی الآثار، ٤/٨٨، واللالكائي فی كرامات الأولياء، ١/١٧٧، الرقم: ٦٢، والعسقلانی فی الإصابة، ٧/٥٧٥، الرقم: ١١٠٢٣، وابن المری فی تهذيب الأسماء، ٢/٥٧٤، الرقم: ١٠٣٠، ١٢٣٩، والزيلعی فی نصب الراية، ٤/١٢٢، وابن سعد فی الطبقات الكبری، ٣/١٩٤، ومحب الطبری فی الرياض النضرة، ٢/١٢٣، ٢٥٧۔

دو بہنیں ہیں۔ سو سارے مال کو اللہ کی کتاب (کے حکم) کے مطابق تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: ابا جان! مال خواہ کتنا ہی زیادہ ہوتا میں چھوڑ دیتی لیکن میری بہن تو صرف حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہیں دوسری کون ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ (میری زوجہ) بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ لڑکی ہے۔ پس انہوں نے حضرت ام کلثوم کو جنم دیا۔''

اسے امام مالک، طحاوی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٢٢٣/١٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ، فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ: يَاسَارِيُّ الْجَبَلَ. فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَقِيَنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ: يَا سَارِيُّ الْجَبَلَ. فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُونُعَيْمٍ.**

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا سالار ساریہ نامی شخص کو مقرر کیا تھا۔ ایک دن آپ خطبہ دے رہے تھے کہ دوران خطبہ اچانک آپ نے پکارا: اے ساریہ! پہاڑ کی اوٹ لو۔ (بعد میں) لشکر سے ایک قاصد آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! ہم دشمن سے لڑے اور وہ ہمیں

---

**الحديث رقم ٢٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١/٢١٩، الرقم: ٣٥٥، والبيهقى فى دلائل النبوة، ٦/٣٧٠، وفى الاعتقاد، ١/٣١٤، وأبونعيم فى دلائل النبوة، ٣/٢١٠-٢١١، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة وبدء الخلق، باب: الكرامات، الفصل الثالث، ٢/٤١٠، الرقم: ٥٩٥٤، والرازى فى التفسير الكبير، ٢١/٨٧۔**

شکست دینے کے قریب تھا کہ اچانک کسی پکارنے والے نے پکارا: اے ساریہ! پہاڑ کی اوٹ لو۔ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کی طرف کرلیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی (اور ہمیں فتح عطا کی)۔''

اسے امام احمد نے فضائل صحابہ میں، امام بیہقی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

**٢٢٤/١٥۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ حِيْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللهِ بِرَأْيَتِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحِصْنِ، خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدٍ فَطَرَحَ تُرْسَهُ مِنْ يَدِهِ، فَتَنَاوَلَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ، فَتَرَّسَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يُقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ،ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي نَفَرٍ مَعِي سَبْعَةٌ أَنَا ثَامِنُهُمْ، نَجْهَدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقْلِبُهُ.**

**رَوَاهُ أَحْمَدُ.**

''حضرت ابورافع جو حضور نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے روایت فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جھنڈا دے کر خیبر کی طرف روانہ کیا تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب ہم قلعہ خیبر کے پاس پہنچے جو مدینہ منورہ کے قریب ہے تو خیبر والے آپ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ بے مثال بہادری کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ اچانک آپ پر ایک یہودی نے چوٹ کر کے آپ کے ہاتھ سے ڈھال گرا دی۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ کا ایک دروازہ اکھاڑ کر اسے اپنی ڈھال بنا لیا اور اسے ڈھال کی حیثیت

---

**الحديث رقم ٢٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٨، الرقم: ٢٣٩٠٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٦/١٥٢، والطبري فى تاريخ الأمم والملوك، ٢/١٣٧، وابن هشام فى السيرة النبوية، ٤/٣٠٦۔**

سے اپنے ہاتھ میں لئے جنگ میں شریک رہے۔ بالآخر دشمنوں پر فتح حاصل ہو جانے کے بعد اس ڈھال نما دروازہ کو اپنے ہاتھ سے پھینک دیا۔ میرے ہمراہ سات آدمی تھے اور میں آٹھواں تھا ہم سب مل کر اس دروازے کو الٹنے کی کوشش کرتے رہے لیکن ہم وہ دروازہ (جسے حضرت علی ﷺ نے تنہا اکھیڑا تھا) نہ اُلٹ سکے۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

**٢٢٥/١٦۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ: أَنَّ عَلِيًّا ﷺ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرٍ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ رَجُلًا.**

**رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

''حضرت جابر ﷺ نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ خیبر کے روز حضرت علی ﷺ نے قلعۂ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ آزمودہ بات تھی کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر ہی اٹھاتے تھے۔''

اسے امام ابن ابی شبیہ نے روایت کیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا کہ اسے امام حاکم نے بھی روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٢٢٥: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/٣٧٤، الرقم: ٣٢١٣٩، والعسقلانى فى فتح البارى، ٧/٤٧٨، وقال العسقلاني: رواه الحاكم والطبري فى تاريخ الأمم والملوك، ٢/١٣٧، وابن هشام فى السيرة النبوية، ٤/٣٠٦، والعجلونى فى كشف الخفاء، ١/٤٣٨، الرقم: ١١٦٨، وَقَالَ العجلوني: رَوَاهُ الحَاكِمُ وَالبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ ﷺ.**

٢٢٦/١٧۔ عَنْ أُمِّ سَلْمَى رضي الله عنها، قَالَتْ: اشْتَكَتْ فَاطِمَةُ سلام الله عليها شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيْهِ، فَكُنْتُ أُمَرِّضُهَا فَأَصْبَحَتْ يَوْمًا كَأَمْثَلِ مَا رَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا تِلْكَ. قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلِيٌّ ﷺ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ: يَا أُمَّهْ اسْكُبِي لِي غُسْلًا، فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلًا فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ أَعْطِينِي ثِيَابِي الْجُدُدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبِسَتْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ، فَفَعَلْتُ وَاضْطَجَعَتْ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ، وَجَعَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الآنَ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلَا يَكْشِفْنِي أَحَدٌ، فَقُبِضَتْ مَكَانَهَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت امّ سلمٰی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے مرضِ وصال میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی ﷺ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے۔ سیدۂ کائنات نے فرمایا: اے اماں! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی، جہاں تک میں نے دیکھا انہوں نے بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے کر لیا پھر فرمایا: اماں جی! اب میری وفات ہو جائے

---

**الحديث رقم ٢٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٤٦١، الرقم: ٢٧٦٥٦۔٢٧٦٥٧، والدولابى فى الذرية الطاهرة، ١/١١٣، والزيلعى فى نصب الراية، ٢/٢٥٠، والطبرى فى ذخائر العقبى، ١/١٠٣، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/٢١٠، وابن الأثير فى أسد الغابة، ٧/٢٢١۔**

گی، میں (غسل کر کے) پاک ہو چکی ہوں، لہٰذا مجھے کوئی نہ کھولے پس اُسی جگہ آپ کی وفات ہوگئی۔ حضرت اُمّ سلمٰی بیان کرتی ہیں: پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے انہیں ساری بات بتائی۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

**٢٢٧/١٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ أَصْبَحَ فَحَدَّثَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ أَفْطِرْ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ.**

**رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

**وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.**

**وفي رواية: عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ قَالَتْ: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما قَالُوا: إِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.**

**رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.**

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن صبح کے وقت بتایا: میں نے رات کو خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی

---

**الحديث رقم ٢٢٧: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/١١٠، الرقم: ٤٥٥٤، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/١٨١، الرقم: ٣٠٥١٠۔ ٣٠٥١١، ٧/٤٤٢، الرقم: ٣٧٠٨٥، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٣/٧٤، وابن حيان فى طبقات المحدثين، ٢/٢٩٨، الرقم: ١٨٢، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٣٩، ٣٨٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٧/٢٣٢۔**

اور حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اے عثمان! تم آج کا روزہ ہمارے پاس افطار کرو۔ سو اس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روزے کی حالت میں صبح کی اور اسی دن آپ کو شہید کر دیا گیا۔''

اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

ایک روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ اور سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ سب مجھے کہہ رہے تھے: (اے عثمان!) آج رات تمہاری افطاری ہمارے ساتھ ہے۔''

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

**٢٢٨/١٩۔ عَنْ سَفِينَةَ رضي الله عنه قَالَ: رَكِبْتُ الْبَحْرَ فِي سَفِينَةٍ فَانْكَسَرَتْ فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِنْهَا فَطَرَحَنِي فِي أَجَمَةٍ فِيهَا أَسَدٌ فَلَمْ يَرْعَنِي إِلَّا بِهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْحَارِثِ، أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ وَغَمَزَ بِمَنْكِبِهِ شِقِّي فَمَا زَالَ يَغْمِزُنِي وَيَهْدِينِي إِلَى الطَّرِيقِ حَتَّى وَضَعَنِي عَلَى الطَّرِيقِ فَلَمَّا وَضَعَنِي هَمْهَمَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَدِّعُنِي.**

**الحديث رقم ٢٢٨: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٢/٦٧٥، الرقم: ٤٢٣٥، ٣/٧٠٢، الرقم: ٦٥٥٠، والبخارى فى التاريخ الكبير، ٣/١٩٥، الرقم: ٦٦٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٧/٨٠، الرقم: ٦٤٣٢، وابن راشد فى الجامع ، ١١/٢٨١، واللالكائي فى كرامات الأولياء، ١/١٥٨، الرقم: ١١٤، والبغوى فى شرح السنة، ١٣/٣١٣، الرقم: ٣٧٣٢، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة وبدء الخلق، باب: الكرامات، الفصل: الثانى، ٢/٤٠٠، الرقم: ٥٩٤٩۔**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار تھا کہ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو میں اس کے ایک تختے پر سوار ہو گیا۔ اس نے مجھے ایک ایسی جگہ پھینک دیا جو شیر کی کچھار تھی (وہی ہوا جس کا ڈر تھا) اور اچانک شیر سامنے تھا۔ میں نے کہا: اے شیر! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں تو اس نے فوراً اپنا سر خم کر دیا اور اپنے کندھے سے مجھے اشارہ کیا اور وہ اس وقت تک مجھے اشارہ اور رہنمائی کرتا رہا جب تک کہ اس نے مجھے صحیح راہ پر نہ ڈال دیا۔ پھر جب اس نے مجھے صحیح راہ پر ڈال دیا تو وہ دھیمی آواز میں غرغرایا تو میں نے خیال کیا کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔‘‘

اسے امام حاکم نے اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں، طبرانی اور بغوی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

**٢٢٩/٢٠۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ تُعَذَّبُ بِالشَّمْسِ فَإِذَا انْصَرَفُوْا عَنْهَا أَظَلَّتْهَا الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا وَكَانَتْ تَرَى بَيْتَهَا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

---

**الحديث رقم ٢٢٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٥٣٨، الرقم: ٣٨٣٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٢٠، الرقم: ٣٤٦٥٦، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣١٦، الرقم: ٦٤٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٤٤، الرقم: ١٦٣٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢١٨، وقال: ورجاله رجال الصحيح.**

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ فِرْعَوْنَ أَوْتَدَ لِامْرَأَتِهِ أَرْبَعَةَ أَوْتَادٍ فِي يَدَيْهَا وَرِجْلَيْهَا فَكَانَ إِذَا تَفَرَّقُوْا عَنْهَا ظَلَّلَتْهَا الْمَلَائِكَةُ فَقَالَتْ: رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ فَكَشَفَ لَهَا عَنْ بَيْتِهَا فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت سلمان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ فرعون کی بیوی (حضرت آسیہ) کو سورج کی تپش کے ذریعے عذاب دیا جاتا تھا۔ پس جب وہ سارے اسے چھوڑ کر چلے جاتے تو فرشتے اپنے پروں کے ساتھ اس پر سایہ فگن ہو جاتے اور وہ (وہاں سے) جنت میں موجود اپنے گھر کو تکتی تھیں۔''

اس حدیث کو امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ فرعون ملعون نے اپنی بیوی (حضرت آسیہ) کے ہاتھوں اور پاؤں میں چار میخیں گاڑی ہوئی تھیں اور جب لوگ اسے چھوڑ کر آگے پیچھے ہو جاتے تو فرشتے اس پر سایہ کر لیتے تو وہ کہتیں: اے میرے اللہ! میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عملِ بد سے اور ظالم قوم سے نجات دلا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے جنت میں اُن کے گھر سے پردہ ہٹا دیا (تاکہ وہ اسے دیکھ لیں)۔''

اس حدیث کو امام ابویعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٣٠ / ٢١۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما حِيْنَ قُتِلَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْكُوْفَةِ، أَوْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ، لَقَدْ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ رَجُلٌ قُتِلَ اللَّيْلَةَ أَوْ أُصِيْبَ الْيَوْمَ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ وَلَا يُدْرِكُهُ الآخَرُوْنَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا بَعَثَهُ فِي سَرِيَّةٍ كَانَ جِبْرِيْلُ عليه السلام عَنْ يَمِيْنِهِ وَمِيْكَائِيْلُ عليه السلام عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اے اہلِ کوفہ ! یا اے اہلِ عراق! آج تمہارے درمیان وہ شخص شہید کر دیا گیا جس سے علم میں (اُمت کے) اولین بھی سبقت نہیں کر سکتے اور آخرین میں سے بھی کوئی ان کے مقام کو نہ پہنچ سکے گا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی جہاد کی مہم پر روانہ فرماتے تو آپ کی دائیں طرف حضرت جبرئیل اور بائیں طرف میکائیل علیہما السلام رہا کرتے تھے اور آپ کبھی بھی فتح حاصل کئے بغیر نہیں لوٹتے تھے۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٣١ / ٢٢۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ: أَنَّ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ قُتِلَ

**الحديث رقم ٢٣٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٦٩، الرقم: ٣٢٠٩٤، والهندي في كنزالعمال، ٦ / ٤١٢۔**

**الحديث رقم ٢٣١: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥ / ٣٨٣، الرقم: ٩٧٤١، وابن المبارك في الجهاد، ١ / ٧١، الرقم: ٨١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١ / ١١٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢ / ٧٩٧، وابن تيمية في ، ١ / ٩٦، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١ / ٤٣٢-٤٣٣، الرقم: ٢٣۔**

يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يُوْجَدْ جَسَدُهُ حِيْنَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ دَفَنَتْهُ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ الْمُبَارَكِ واللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

''حضرت عروہ بن زبیر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عامر بن فہیرہ ﷺ کو شہید کیا گیا تو ان کا جسدِ خاکی کہیں بھی نہ پایا گیا کیونکہ فرشتوں نے انہیں دفن کر دیا تھا۔''

اس حدیث کو امام عبدالرزاق، ابن مبارک اور ابونعیم نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن مبارک کے ہیں۔

٢٣/٢٣٢۔ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: جَاءَنَا يَزِيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ بِكِتَابِ أَبِيْهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ إِلَى أُمِّ عَبْدِ اللهِ بِنْتِ أَبِي هَاشِمٍ، سَلَامٌ عَلَيْكِ فَإِنِّي أَحْمَدُ اللهَ إِلَيْكِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، فَإِنَّكِ كَتَبْتِ إِلَيَّ لِأَكْتُبَ إِلَيْكِ بِشَأْنِ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ، وَإِنَّهُ كَانَ مِنْ شَأْنِهِ: أَنَّهُ أَخَذَهُ

---

**الحديث رقم ٢٣٢: أخرجه ابن أبي الدنيا فى من عاش بعد الموت، ١/١١، الرقم: ٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢٠٢، الرقم: ٤١٣٩، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٥٦-٥٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ١/٣٣٦، الرقم: ١٠٥٩، ٣/٣٨٣، الرقم: ١٢٨١، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٠/٤٠٥، ٧٠/٢٥٥، وابن أبي حاتم في الجرح والتعديل، ٣/٥٦٢، الرقم: ٢٥٤١، وابن حبان في الثقات، ٣/١٣٨، الرقم: ٤٦٠، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٨، ١٤٨، الرقم: ١١٨٣٥، والمزي في تهذيب الكمال، ١٠/٦٠، الرقم: ٢١٠٣، وابن حبان في مشاهير علماء الأمصار، ١/١٧، الرقم: ٥٨، وابن عبد البر في ←**

وَجَعٌ فِي حَلْقِهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَصَحِّ الْمَدِيْنَةِ، فَتُوُفِّيَ بَيْنَ صَلَاةِ الْأُوْلَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَأَضْجَعْنَاهُ لِظَهْرِهِ وَغَشَّيْنَاهُ بُرْدَيْنِ وَكِسَاءً، فَأَتَانِي آتٍ فِي مُقَامِي وَأَنَا أُسَبِّحُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ: إِنَّ زَيْدًا قَدْ تَكَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مُسْرِعًا وَقَدْ حَضَرَ قَوْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَقُوْلُ، أَوْ يُقَالُ عَلَى لِسَانِهِ: الْأَوْسَطُ أَجْلَدُ الْقَوْمِ الَّذِي كَانَ لَا يُبَالِي فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، كَانَ لَا يَأْمُرُ النَّاسَ أَنْ يَّأْكُلَ قَوِيُّهُمْ ضَعِيْفَهُمْ، عَبْدُ اللهِ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ صِدْقٌ صِدْقٌ، كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: عُثْمَانُ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُوَ يُعَافِي النَّاسَ مِنْ ذُنُوْبٍ كَثِيْرَةٍ، خَلَتْ لَيْلَتَانِ وَبَقِيَ أَرْبَعٌ، ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَا نِظَامَ وَأُبِيْحَتِ الْأَحِمَّاءُ، ثُمَّ أَرْعَوَى الْمُؤْمِنُوْنَ فَقَالُوا: كِتَابُ اللهِ وَقَدْرُهُ. أَيُّهَا النَّاسُ، أَقْبِلُوْا عَلَى أَمِيْرِكُمْ وَاسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوا فَمَنْ تَوَلَّى فَلَا يَعْهُدَنَّ دَمًا، كَانَ

.....الاستيعاب، ٢٠/٤١٧، ٥٤٧، الرقم: ٨٤٤، وقال: زيد بن خارجة بن زيد..... وهو الذي تكلم بعد الموت لا يختلفون في ذلك..... روى حديثه هذا ثقات الشاميين عن النعمان بن بشير، ورواه ثقات الكوفيين عن يزيد بن النعمان بن بشير عن أبيه، ورواه يحيى بن سعيد الأنصاري عن سعيد بن المسيب، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٥٧، ٢٩٢، وقال: وأما قصة زيد بن خارجة وكلامه بعد الموت وشهادته للنبي ﷺ ولأبي بكر وعمر وعثمان بالصدق فمشهورة مروية من وجوه كثيرة صحيحة. والمناوي في فيض القدير، ٤/٢٠٤، وقال: قال ابن الأثير: وزيدا هذا هو الذي تكلم بعد الموت على الصحيح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٢٣٠.

أَمْرُ اللهِ قَدَرًا مَقْدُوْرًا، اللهُ أَكْبَرُ هَذِهِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، وَيَقُوْلُ النَّبِيُّونَ وَالصِّدِّيْقُونَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ. يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ، هَلْ أَحْسَسْتَ لِي خَارِجَةَ لِأَبِيْهِ وَسَعْدًا لِلَّذَيْنِ قُتِلَا يَوْمَ أُحُدٍ: ﴿كَلَّا إِنَّهَا لَظَى نَزَّاعَةً لِلشَّوَى تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى وَجَمَعَ فَأَوْعَى﴾، [المعارج، ٧٠: ١٥ ـ ١٩]، ثُمَّ خَفَتَ صَوْتُهُ. فَسَأَلْتُ الرَّوْطَ عَمَّا سَبَقَنِي مِنْ كَلَامِهِ، فَقَالُوْا: سَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ: أَنْصِتُوْا أَنْصِتُوْا، فَنَظَرَ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ، فَإِذَا الصَّوْتُ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ، فَكَشَفْنَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: هَذَا أَحْمَدُ رَسُوْلُ اللهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ الْأَمِيْنُ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَ ضَعِيْفًا فِي جِسْمِهِ، قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللهِ صِدْقٌ وَكَانَ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

قال الإمام البخاري في التاريخ: زَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ..... هُوَ الَّذِي تَكَلَّمَ بَعْدَ الْمَوْتِ.

وقال البيهقي في الدلائل: قلت: هذ إسناد صحيح وروي ذلك أيضًا عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ..... وَقَدْ رُوِيَ فِي التَّكَلُّمِ بَعْدَ الْمَوْتِ عَنْ جَمَاعَةٍ بِأَسَانِيْدِ صَحِيْحَةٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''امام اسماعیل بن ابی خالد بیان کرتے ہیں کہ حضرت یزید بن نعمان بن بشیر اپنے والد حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کا خط لے کر ہمارے پاس آئے جس میں یہ لکھا ہوا تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نعمان بن بشیر کی طرف سے ام عبداللہ بنت ابی ہاشم کے نام،

تم پر سلامتی ہو، پس بے شک میں تمہارے ساتھ اللہ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں، وہ اللہ جس کا کوئی شریک نہیں۔ پس بے شک تو نے مجھے خط لکھا کہ میں تمہیں زید بن خارجہ کے بارے میں کچھ لکھ بھیجوں سو ان کا معاملہ کچھ یوں ہے کہ ایک دن ان کے گلے میں درد ہوا حالانکہ وہ اہلِ مدینہ میں سب سے زیادہ صحت مند تھے۔ پس وہ ظہر اور عصر کے درمیانی وقت میں فوت ہو گئے، ہم نے انہیں پشت کے بل لٹا دیا اور انہیں دو چادروں اور ایک کمبل سے ڈھانک دیا۔ پھر ایک آنے والا میرے پاس اس وقت آیا جب میں نمازِ مغرب کے بعد تسبیح کر رہا تھا۔ اس نے کہا: بے شک زید نے اپنی وفات کے بعد کلام کیا ہے۔ سو میں جلدی سے ان کے پاس گیا اور (مجھ سے پہلے وہاں) انصار کے لوگ جمع تھے اور وہ (زید) کہہ رہے تھے یا ان کی زبان سے کہا جا رہا تھا: درمیان والا اپنی قوم میں سب سے زیادہ مضبوط ہے جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا اور وہ لوگوں کو (ہرگز یہ) نہیں کہتا کہ ان میں سے جو طاقتور ہے وہ کمزور کا مال کھائے۔ حضرت عبداللہ (امیرالمومنین ہیں)۔ یہ بات حق ہے سچ ہے اور یہ پہلی کتاب میں موجود تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اس نے کہا: حضرت عثمان ﷺ امیرالمومنین ہیں اور وہ لوگوں کے بہت زیادہ گناہوں سے درگزر کرنے والے ہیں، (زندگی کی) دو راتیں گزر چکی ہیں اور چار باقی ہیں۔ (حضرت عثمان کے شہید کئے جانے کے بعد) لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا اور ان میں سے بعض نے بعض کے مال کو کھانا شروع کر دیا۔ پس اب کوئی نظام باقی نہیں رہا اور حدود کو مباح قرار دے دیا گیا پھر اس کے بعد مومنین ان حدود (کو تجاوز کرنے) سے رکے رہے اور انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی قدر و منزلت پہچانو۔ اے لوگو! اپنے امیر کی طرف قدم بڑھاؤ اور اس کی بات غور سے سنو اور اس کی اطاعت بجا لاؤ اور جو اپنے عہد سے پھر گیا اس کے خون کا کوئی ذمہ نہیں ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا امر طے شدہ ہوتا ہے۔ اللہ اکبر، یہ ہے جنت اور یہ ہے دوزخ، اور انبیاء وصدیقین کہتے ہیں تم پر سلام ہو: اے عبداللہ بن رواحہ! کیا تو نے میرے باپ خارجہ اور

سعد کے لئے جو دونوں جنگِ احد میں قتل ہوئے کوئی چیز محسوس کی ہے: ''ایسا ہرگز نہ ہوگا، بے شک وہ شعلہ زن آگ ہے، وہ اسے بلا رہی ہے جس نے (حق سے) پیٹھ پھیری اور روگردانی کی۔ اور (اس نے) مال جمع کیا پھر (اسے تقسیم سے) روکے رکھا۔'' پھر اس کی آواز پست ہوگئی۔ پس میں نے حضرت روط سے اس کلام کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے میرے وہاں پہنچنے سے پہلے کیا تھا، تو انہوں نے کہا: ہم نے انہیں کہتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے: خاموش ہو جاؤ، خاموش ہو جاؤ۔ پس لوگوں میں سے بعض نے بعض کی طرف دیکھا تو اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ کپڑے کے نیچے سے آواز آ رہی ہے۔ پس ہم نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو انہوں نے کہا: یہ احمد ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول، یا رسول اللہ! آپ پر سلامتی ہو، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں۔ پھر کہا: حضرت ابوبکر صدیق امانت دار اور حضور نبی اکرم ﷺ کے خلیفہ ہیں آپ جسم میں کمزور اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں طاقتور اور سچے تھے اور یہ بھی پہلی کتاب میں موجود تھا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا، ابن حبان، طبرانی، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام بخاری اپنی کتاب ''التاریخ الکبیر'' میں بیان کرتے ہیں کہ زید بن خارجہ وہ ہیں جنہوں نے اپنی موت کے بعد کلام کیا۔

**٢٣٣ / ٢٤۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ الْمَوْتِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

---

**الحديث رقم ٢٣٣: أخرجه ابن أبي الدنيا في من عاش بعد الموت، ١/ ١٩، الرقم: ١٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/ ٣٦٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٧٢، الرقم: ٥٨٢٦، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/ ٤٥٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/ ٣٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٩١۔**

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَمَّا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: يَتَكَلَّمُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ الْمَوْتِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو نُعَيْمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ أَبُونُعَيْمٍ: هَذَا حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ جَمَاعَةٌ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت میں ایک شخص ایسا بھی ہوگا جو مرنے کے بعد کلام کرے گا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت کا ایک شخص مرنے کے بعد (بھی) کلام کرے گا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا، ابو نعیم (یہ لفظ انہی کے ہیں) اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے فرمایا کہ یہ حدیث مشہور ہے اسے امام عبدالملک سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

٢٣٤/٢٥۔ عَنْ زَادَانَ أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه حَدَّثَ حَدِيْثًا فَكَذَّبَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رضي الله عنه: أَدْعُو عَلَيكَ إِنْ قُلْتَ كَاذِبًا قَالَ: أُدْعُ فَدَعَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْرَحْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

---

الحديث رقم ٢٣٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢/٢١٩، الرقم: ١٧٩١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١١٦، واللالكائي فی كرامات الأولياء، ١/١٢٦، الرقم: ٧٣۔

’’حضرت زادان سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت علی ﷺ نے گفتگو فرمائی تو ایک شخص نے آپ کو جھٹلایا اس پر حضرت علی ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے جھوٹ بولا ہو تو میں تجھے بددعا دوں؟ اس نے کہا: ہاں بددعا کریں۔ چنانچہ حضرت علی ﷺ نے اس کے لیے بددعا کی تو وہ شخص ابھی اس مجلس سے اٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ اندھا ہو گیا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**٢٣٥/٢٦۔ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رِجَاءَ الْعَطَارَدِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوْا عَلِيًّا ﷺ وَلَا أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ فَإِنَّ جَارًا لَنَا مِنْ بِلْهَجِيْمَ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى هَذَا الْفَاسِقِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (عليهما السلام) قَتَلَهُ اللّٰهُ، فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِكَوْكَبَيْنِ فِي عَيْنَيْهِ فَطَمَسَ اللّٰهُ بَصَرَهُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.**

’’حضرت قرہ بن خالد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو رجاء عطاردی ﷺ فرما رہے تھے: حضرت علی ﷺ اور ان کے اہلِ بیت کو گالیاں مت دو۔ ایک دفعہ ہمارا ایک پڑوسی کہنے لگا: کیا تم یہ نہیں دیکھتے (معاذ اللہ) کہ اس فاسق حسین بن علی کو اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا، (اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ) اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اس کی دونوں آنکھوں میں دو ستارے مارے اور وہ اندھا ہو گیا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

---

**الحديث رقم ٢٣٥: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٣/١١٢، الرقم: ٢٨٣٠، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١٩٦، وقال: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.**

٢٣٦/٢٧۔ عَنْ مَالِكٍ ﷺ في رواية طويلة قَالَ: قُتِلَ عُثْمَانُ ﷺ، وَإِنَّ رَأْسَهُ عَلَى الْبَابِ لَيَقُولُ: طُقْ طُقْ حَتَّى صَارُوا بِهِ إِلَى حَشِّ كَوْكَبٍ فَاحْتَفَرُوا لَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت امام مالک ﷺ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت عثمان ﷺ کو شہید کیا گیا، اور دروازے پر ہی ان کا سر مبارک پکار رہا تھا: مجھے دفن کرو، مجھے دفن کرو چنانچہ آپ ﷺ کے ساتھی آپ ﷺ کی نعش مبارک کو باغِ کوکب میں لے گئے جہاں انہوں نے آپ ﷺ کو دفن کیا۔''

اسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢٣٧/٢٨۔ عَنْ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: وَكَانَ عُثْمَانُ ﷺ يَمُرُّ بِحَشِّ كَوْكَبٍ فَيَقُولُ لَيُدْفَنُ هَاهُنَا رَجُلٌ صَالِحٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت امام مالک ﷺ سے مروی ہے کہ جب کبھی حضرت عثمان ﷺ باغِ کوکب کے قریب سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں ایک نیک انسان دفن کیا جائے گا

---

**الحديث رقم ٢٣٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١/٧٨، الرقم: ١٠٩، وابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٣٩/٥٣٢، وابن عبد البر فی الاستيعاب، ٣/١٠٤٧، وابن سعد فی الطبقات، ٣/٧٧، والمزی فی تهذيب الكمال، ١٩/٤٥٧، والعسقلانی فی تلخيص الحبير، ٢/١٤٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٩٥۔**

**الحديث رقم ٢٣٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١/٧٨، الرقم: ١٠٩، وابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٣٩/٥٣٢، وابن عبدالبر فی الاستيعاب، ٣/١٠٤٧، وابن سعد فی الطبقات، ٣/٧٧، والمزی فی تهذيب الكمال، ١٩/٤٥٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٩٥۔**

(چنانچہ آپ خود وہاں دفن کیے گئے)۔''

اسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**٢٣٨ / ٢٩۔ عَنْ خَيْثَمَةَ ﷺ قَالَ: أُتِيَ خَالِدُ بْنُ الوَلِيْدِ ﷺ بِرَجُلٍ وَمَعَهُ زَقُّ خَمْرٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عَسَلًا، فَصَارَ عَسَلًا.**

**وفي رواية: لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحُرَّةَ أُتِي بِسَمٍّ فَوَضَعَهُ فِي رَاحَتِهِ ثُمَّ سَمَّى وَشَرِبَهُ. رَوَاهُ اللَّالْكَائِيُّ وَالذَّهَبِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.**

**وَقَالَ: رَوَاهُ أَبُويَعْلَى وَابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.**

''حضرت خیثمہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اس کے پاس شراب کی صراحی تھی آپ نے فرمایا: اے اللہ! اسے شہد بنادے تو وہ شراب فوراً شہد میں تبدیل ہوگئی۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید ﷺ حرۃ کے مقام پر آئے تو آپ کے پاس زہر قاتل لایا گیا آپ نے اسے ہتھیلی پر ڈالا اور بسم اللہ پڑھ کر پی گئے (مگر اس زہر نے آپ پر کوئی مضر اثر نہیں کیا)۔''

اسے امام لالکائی، ذہبی اور عسقلانی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اسے امام ابویعلی، ابن سعد اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

**٢٣٩ / ٣٠۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ﷺ: أَنَّ جَهْجَاهَ الْغَفَارِيَّ أَخَذَ**

---

**الحديث رقم ٢٣٨: أخرجه اللالكائى فى كرامات الأولياء، ٢ / ٢٥٤، الرقم: ٩٤-٩٧، والذهبى فى سيرأعلام النبلاء، ١ / ٣٧٥، ٣٧٦، والعسقلانى فى الإصابة، ٢ / ٢٥٤، والرازى فى التفسير الكبير، ٢١ / ٨٩۔**

**الحديث رقم ٢٣٩: أخرجه اللالكائي فى كرامات الأولياء، ١ / ١٢٤، الرقم: ٧٠، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٣٩ / ٣٢٩، وابن عبد البر فى الاستيعاب، ١ / ٢٦٩، والرازى فى التفسير الكبير، ٢١ / ٨٨۔**

عَصَا عُثْمَانَ الَّتِي يَتَخَصَّرُ بِهَا فَكَسَرَهَا عَلَى رَكْبَتِهِ فَوَقَعَتْ فِي رَكْبَتِهِ الْآكِلَةُ. رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہجاہ الغفاری (خارجی) نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عصا جس پر وہ ٹیک لگاتے تھے اپنے گھٹنے پر رکھ کر (گستاخی سے) توڑ دیا تو اس کے گھٹنے پر پھوڑا نکل آیا۔''

اسے امام لالکائی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢٤٠ / ٣١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عُدْتُ شَابًّا مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ مَاتَ، فَأَغْمَضْنَاهُ وَمَدَدْنَا عَلَيْهِ الثَّوْبَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِأُمِّهِ: احْتَسِبِيهِ. قَالَتْ: وَقَدْ مَاتَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَتْ: أَحَقٌّ تَقُوْلُوْنَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَمَدَّتْ يَدَيْهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ: اللَّهُمَّ، إِنِّي آمَنْتُ بِكَ، وَهَاجَرْتُ إِلَى رَسُوْلِكَ. فَإِذَا نَزَلَ بِي شَدِيْدَةٌ دَعَوْتُكَ فَفَرَّجْتَهَا، فَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ لَا تُحَمِّلْ عَلَيَّ هَذِهِ الْمُصِيْبَةَ الْيَوْمَ. قَالَ: فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَمَا بَرِحْنَا حَتَّى أَكَلْنَا وَأَكَلَ مَعَنَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ.

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَهَذَا إِسْنَادٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

---

**الحديث رقم ٢٤٠: أخرجه ابن أبي الدنيا في من عاش بعد الموت، ١/ ١٠، الرقم: ١، وفي مجابي الدعوة، الرقم: ٤٦، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ٢/ ٦١٨، الرقم: ٥٦١، وابن عدي في الكامل، ٤/ ٦٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/ ٥١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/ ٢٩٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/ ٧٣۔**

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انصار کے ایک (قریب المرگ بیمار) نوجوان کی عیادت کی اور وہ جلد ہی (دوران عیادت ہی) وفات پا گیا، ہم نے اس کی آنکھیں بند کر دیں اور اس پر کپڑا ڈال دیا۔ ہم میں سے بعض نے اس کی ماں سے کہا: اس کی وفات پر ثواب کی توقع کے ساتھ صبر کرو۔ اس نے کہا: کیا وہ (میرا بیٹا) فوت ہو گیا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، اس نے کہا: کیا جو کچھ تم کہہ رہے ہو سچ ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، پھر اس نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر دیئے اور یہ دعا کی: اے اللہ! بے شک میں تجھ پر ایمان لائی اور تیرے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی اور جب کبھی مجھ پر کوئی مصیبت نازل ہوئی تو میں نے تجھے پکارا جس کے نتیجے میں تو نے مجھے اس مصیبت سے چھٹکارا عطا فرمایا۔ پس میں تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ آج کے دن مجھ پر یہ مصیبت نہ ڈال۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ (اس کی ماں کی یہ دعا کرنے کی دیر تھی کہ) اس نوجوان نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا (اور زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا) پھر جلد ہی ہم نے کھانا کھایا تو اس نوجوان نے بھی ہمارے ساتھ کھانا کھایا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا، ابونعیم، بیہقی اور ابن عدی نے روایت کیا ہے اور حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند کے رجال ثقہ ہیں۔

**٢٤١/٣٢۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: عُدْنَا شَابًّا مِنَ الْأَنْصَارِ وَعِنْدَهُ أُمٌّ لَهُ عَجُوْزٌ عُمْيَاءُ، قَالَ: فَمَا بَرِحْنَا أَنْ فَاضَ، يَعْنِي: مَاتَ، وَمَدَدْنَا عَلَى وَجْهِهِ الثَّوْبَ، وَقُلْنَا لِأُمِّهِ: يَا هَذِهِ احْتَسِبِي مُصَابَكِ عِنْدَ اللهِ، قَالَتْ: أَمَاتَ ابْنِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: اللَّهُمَّ، إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي هَاجَرْتُ إِلَيْكَ وَإِلَى**

**الحديث رقم ٢٤١: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٥٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٥٤۔**

نَبِيِّكَ رَجَاءَ أَنْ تُعِينَنِي عِنْدَ كُلِّ شَدِيْدَةٍ فَلَا تُحَمِّلْ عَلَيَّ هَذِهِ الْمُصِيْبَةَ الْيَوْمَ. قَالَ أَنَسٌ: فَوَاللهِ، مَا بَرِحْتُ حَتَّى كَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَطَعِمَ وطَعِمْنَا مَعَهُ.رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے انصار کے ایک (قریب المرگ بیمار) نوجوان کی عیادت کی اور اس کے پاس اس کی بوڑھی اندھی ماں بھی تھی۔ آپ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ابھی ہم وہاں سے چلے نہیں تھے کہ وہ نوجوان وفات پا گیا، اور ہم نے اس کے چہرے پر کپڑا ڈال دیا اور اس کی ماں سے کہا: اے فلانہ! اپنی اس مصیبت پر ثواب کی توقع کے ساتھ صبر کر۔ اس نے کہا: کیا میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، اس نے یہ دعا مانگی: اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری طرف اور تیرے نبی کی طرف یہ امید کرتے ہوئے ہجرت کی تھی کہ تو ہر مصیبت میں میری مدد فرمائے گا تو آج کے دن تو مجھ پر یہ مصیبت نہ ڈال۔ حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! میں ادھر ہی تھا کہ اس نوجوان نے (زندہ ہوتے ہوئے) اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا اور پھر ہم سب نے اس کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔''

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔

٢٤٢/٣٣۔ عَنْ رِبْعِي بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: كُنَّا إِخْوَةً ثَلَاثَةً، وَكَانَ أَعْبَدُنَا وَأَصْوَمُنَا وَأَفْضَلُنَا الْأَوْسَطَ مِنَّا، فَغِبْتُ غَيْبَةً إِلَى السَّوَادِ ثُمَّ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي فَقَالُوْا: أَدْرِكْ أَخَاكَ فَإِنَّهُ فِي الْمَوْتِ. فَخَرَجْتُ

---

**الحديث رقم ٢٤٢: أخرجه ابن أبي الدنيا في من عاش بعد الموت، ١/١٨، الرقم: ٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣٦٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٥٤-٤٥٥، وابن حبان الرازي في الجرح والتعديل، ٣/٤٥٦، الرقم: ٢٠٦٢، وفي الثقات، ٤/٢٤١، الرقم: ٢٧٠٩، والنووي ⟵**

أَسْعَى إِلَيْهِ، فَانْتَهَيْتُ وَقَدْ قُضِيَ وَسُجِّيَ بِثَوْبٍ، فَقَعَدْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ أَبْكِيهِ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَهُ وَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قُلْتُ: أَي أَخِي، أَحَيَاةٌ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي لَقِيتُ رَبِّي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرُ غَضْبَانٍ، وَإِنَّهُ كَسَانِي ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ، وَإِنِّي وَجَدْتُ الْأَمْرَ أَيْسَرَ مِمَّا تَحْسِبُونَ ثَلَاثًا فَاعْمَلُوْا وَلَا تَغْتِرُوا ثَلَاثًا، إِنِّي لَقِيتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَقْسَمَ أَنْ لَا يَبْرَحَ حَتَّى آتِيَهُ فَعَجِّلُوا جِهَازِي، ثُمَّ طُفِئَ فَكَأَنَّهُ أَسْرَعُ مِنْ حُصَاةٍ لَو أُلْقِيَتْ فِي الْمَاءِ قَالَ: فَقُلْتُ: عَجِّلُوا جِهَازَ أَخِي. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ لَا يَشُكُّ حَدِيْثِيٌّ فِي صِحَّتِهِ.

''حضرت ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: ہم تین بھائی تھے اور ہم میں سب سے زیادہ عبادت گزار، سب سے زیادہ روزہ دار اور سب سے زیادہ افضل ہمارا درمیانہ بھائی تھا، ایک دن میں شہر سے متصل ایک گاؤں کی طرف گیا جب میں واپس اپنے گھر والوں کی طرف آیا تو انہوں نے کہا: اپنے بھائی کی خبر لو یوں لگتا ہے وہ حالتِ نزع میں ہے۔ پس میں دوڑتا ہوا اس کی طرف گیا اور جب میں اس کے پاس پہنچا تو اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی اور اس کو ایک کپڑے میں لپیٹا جا چکا تھا۔ میں نے اس کے سر کے قریب بیٹھ کر رونا شروع کر دیا، راوی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا

---

في شرح على صحيح مسلم، ١/٦٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/٣٥٩، الرقم: ١٣٩، وابن منجوية الأصبهاني في رجال مسلم، ١/٢٠٨، الرقم: ٤٤٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١/٥٦٢۔ ٥٦٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩١۔

اور اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور کہا: السلام علیکم، میں نے کہا: اے میرے بھائی موت کے بعد زندگی؟ اس نے کہا: ہاں۔ بے شک میں اپنے ربِّ کریم سے جنت میں ملا ہوں اور میرا رب مجھ سے ناراض نہیں ہے اور اس نے مجھے زرق برق سبز لباس پہنایا ہے اور جو کچھ تم (موت کے بارے میں) گمان کرتے ہو میں نے موت کا معاملہ اس سے بڑھ کر کئی گنا آسان پایا ہے۔ اُس نے یہ تین مرتبہ کہا، پھر کہا: (اے لوگو) عمل کرو اور غرور میں مبتلا نہ ہو۔ یہ بھی تین مرتبہ کہا، پھر کہا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے ملا ہوں اور انہوں نے قسم کھائی ہے کہ وہ اس وقت تک اس جگہ سے تشریف نہیں لے جائیں گے جب تک میں ان کے پاس نہ پہنچ جاؤں۔ پس جلدی سے میری تجہیز و تکفین کرو پھر وہ ان کنکریوں سے بھی جلدی فوت ہو گیا جنہیں جب پانی میں ڈالا جائے تو تیزی سے اس میں بیٹھ جاتی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: جلدی سے میرے بھائی کی تجہیز و تکفین کرو۔‘‘

اسے امام ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے روایت کیا ہے نیز امام بیہقی نے فرمایا کہ یہ اسناد صحیح ہیں اور اس حدیث کی صحت میں کوئی شک نہیں ہے۔

**٢٤٣/٣٤۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْقَطْفَانِيِّ وَحَفْصِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا:**

---

**الحديث رقم ٢٤٣: أخرجه ابن أبي الدنيا في من عاش بعد الموت، ١/٢٠، الرقم: ١١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣٦٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٥٤-٤٥٥، وابن حبان الرازي في الجرح والتعديل، ٣/٤٥٦، الرقم: ٢٠٦٢، وفي الثقات، ٤/٢٤١، الرقم: ٢٧٠٩، والنووي في شرح على صحيح مسلم، ١/٦٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/٣٥٩، الرقم: ١٣٩، وابن منجوية الأصبهاني في رجال مسلم، ١/٢٠٨، الرقم: ٤٤٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١/٥٦٢- ٥٦٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩١۔**

بَلَّغَنَا ابْنُ حِرَاشٍ كَانَ حَلَفَ أَنْ لَا يَضْحَكَ أَبَدًا حَتَّى يَعْلَمَ هُوَ فِي الْجَنَّةِ أَوْ فِي النَّارِ فَمَكَثَ كَذَلِكَ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ يَضْحَكُ حَتَّى مَاتَ.

فذكر نحو حديث عبد الملك بن عمير غير أنه قال: فَبَلَغَ ذَلِكَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ: صَدَقَ أَخُو بَنِي عَبَسٍ رحمه الله تعالىٰ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: يَتَكَلَّمُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ الْمَوتِ مِنْ خَيْرِ التَّابِعِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُونُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت علی بن عبید اللہ قطفانی اور حفص بن یزید بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابن حراش نے بتایا کہ اس نے قسم اٹھا رکھی تھی کہ وہ اس وقت تک نہیں ہنسے گا جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ اس کا انجام جنت میں ہے یا دوزخ میں۔ پس وہ اسی بات پر قائم رہا کوئی اسے ہنستا ہوا نہیں دیکھتا تھا یہاں تک کہ وہ وفات پا گیا۔''

اور اسی طرح کی حدیث عبدالملک بن عمیر نے بھی روایت کی ہے مگر انہوں نے یہ بیان کیا کہ یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''بنی عبس کا بھائی سچا ہے کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری اُمت کا ایک شخص جو بہترین تابعی ہوگا مرنے کے بعد کلام کرے گا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا، ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ امام بیہقی کے ہیں۔

٢٤٤/٣٥۔ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى خَالِي، فَسَجَّيْنَاهُ بِثَوْبٍ وَقُمْنَا نَغْسِلُهُ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ، لَا تُمِتْنِي حَتَّى تَرْزُقَنِي غَزْوًا فِي سَبِيْلِكَ. قَالَ: فَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى قَتَلَ مَعَ الْبَطَالِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

''امام ابو عاصم نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا: میرے ماموں پر حالتِ نزع طاری ہوگئی۔ سو ہم نے اُنہیں ایک کپڑے سے ڈھانک دیا اور غسل دینا شروع کر دیا۔ (اسی دوران) انہوں نے اپنے چہرے سے پردہ ہٹایا اور دعا کی: اے اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک تو مجھے اپنی راہ میں جہاد کی توفیق نہیں عطا فرماتا۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ پس وہ اس کے بعد زندہ رہے یہاں تک کہ انہوں نے باطل کے خلاف جہاد بھی کیا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

٢٤٥/٣٦۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِي الصُّفَّةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مُهَاجِرَةً وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا قَدْ بَلَغَ، فَأَضَافَ الْمَرْأَةَ إِلَى النِّسَاءِ، وَأَضَافَ ابْنَهَا إِلَيْنَا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنَ أَصَابَهُ وَبَاءُ الْمَدِيْنَةِ، فَمَرِضَ أَيَّامًا ثُمَّ قُبِضَ، فَغَمَّضَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَرَ بِجِهَازِهِ، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَغْسِلَهُ، قَالَ: يَا أَنَسُ، ائْتِ أُمَّهُ، فَأَعْلَمْتُهَا، فَجَاءَتْ حَتَّى جَلَسَتْ عِنْدَ قَدَمَيْهِ فَأَخَذَتْ

---

الحديث رقم ٢٤٤: أخرجه ابن أبي الدنيا في من عاش بعد الموت، ١/٢٢، الرقم: ١٣۔

الحديث رقم ٢٤٥: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٥٢، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٥٥۔

بِهِمَا، رَغْبَةً، اللَّهُمَّ، لَا تُشَمِّتْ بِي عَبْدَةَ الْأَوْثَانِ، وَلَا تُحَمِّلْنِي مِنْ هَذِهِ الْمُصِيْبَةِ مَا لَا طَاقَةَ لِي بِحَمْلِهَا، قَالَ: فَوَاللهِ مَا تَقْضِي كَلَامَهَا حَتَّى حَرَّكَ قَدَمَيْهِ، وَأَلْقَى الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ، وَعَاشَ حَتَّى قَبَضَ اللهُ رَسُوْلَهُ ﷺ، وَحَتَّى هَلَكَتْ أُمُّهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس صفہ میں تھے کہ ایک عورت ہجرت کر کے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی، اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا جو حدِ بلوغت کو پہنچا ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ نے عورت کو عورتوں کے ساتھ ملا دیا اور اس کے بیٹے کو ہمارے ساتھ ملا دیا۔ پس جلد ہی وہ مدینہ کی وبا میں مبتلا ہو گیا، اور چند دن بیمار رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کی آنکھیں بند کر دیں، اور اس کی تجہیز و تکفین کا حکم فرمایا۔ سو جب ہم نے اسے غسل دینے کا ارادہ کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! اس کی ماں کے پاس جاؤ (اور اسے اس کی موت کی خبر دو)۔ لہٰذا میں نے (جا کر) اسے اس کے بیٹے کی وفات کا بتایا۔ وہ آئی اور آ کر اس کے قدموں کے قریب بیٹھ گئی اور انہیں پکڑ لیا، اور یہ دعا کی: اے اللہ! میری اس مصیبت کی وجہ سے بتوں کے پجاریوں کو خوش نہ کر اور نہ ہی مجھے اس مصیبت سے دوچار کر جس کی میں ہمت نہیں رکھتی۔ راوی بیان کرتے ہیں: خدا کی قسم! اس نے ابھی اپنا کلام ختم نہیں کیا تھا کہ اس لڑکے نے اپنے قدموں کو حرکت دی اور اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک اور اپنی ماں کی وفات کے بعد تک زندہ رہا۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٦/٣٧۔ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: انْتَهَيْنَا إِلَى دَجْلَةَ وَهِيَ مَارَّةٌ، وَالْأَعَاجِمُ خَلْفَهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: بِسْمِ اللهِ ثُمَّ اقْتَحَمَ فَرَسَهُ، فَانْدَفَعَ عَلَى الْمَاءِ، فَقَالَ النَّاسُ: بِسْمِ اللهِ ثُمَّ اقْتَحَمُوْا فَارْتَفَعُوْا عَلَى الْمَاءِ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمُ الْأَعَاجِمُ، قَالُوْا: دِيْوَانٌ دِيْوَانٌ، ثُمَّ ذَهَبُوْا عَلَى وُجُوْهِهِمْ فَمَا فَقَدُوْا إِلَّا قَدَحًا كَانَ مُعَلَّقًا بِعَذَبَةِ سَرْجٍ، فَلَمَّا خَرَجُوْا أَصَابُوْا الْغَنَائِمَ فَاقْتَسَمُوْهَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: مَنْ يُبَادِلُ صُفْرَاءَ بِبَيْضَاءَ؟. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

''امام اعمش اپنے بعض دوستوں سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم دجلہ کے کنارے پہنچے وہ (اپنی پوری روانی سے) بہہ رہا تھا اور اس (دریا) کی دوسری طرف (کافر) عجمیوں کی فوج تھی، پس مسلمانوں میں سے ایک شخص نے ''بسم اللہ'' پڑھ کر اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا تو پانی ایک طرف ہٹ گیا۔ پھر باقی مسلمانوں نے بھی ''بسم اللہ'' کہا اور دریا میں کود پڑے اور پانی پر بلند ہو کر (سلامتی کے ساتھ) تیرنے لگے۔ جب عجمیوں نے ان کی طرف دیکھا تو کہنے لگے: پاگل، پاگل، پھر وہ (مسلمان) سیدھے تیرتے چلے گئے اور انہوں نے سوائے ایک پیالہ کے جو گھوڑے کی زین کے ساتھ لٹکا ہوا تھا کوئی چیز نہ کھوئی۔ پس جب وہ دریا سے باہر نکلے تو بہت زیادہ مال غنیمت پایا اور اسے آپس میں تقسیم کر لیا، ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا: کون سونے کو چاندی سے بدلے گا؟''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

---

**الحديث رقم ٢٤٦: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٥٣۔ ٥٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٥٥۔ ١٥٦۔**

٢٤٧/٣٨۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ: أَنَّ أَبَا مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى الدَّجْلَةِ وَهِيَ تَرْمِي الْخَشَبَ مِنْ مُدِّهَا، فَمَشَى عَلَى الْمَاءِ وَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَقَالَ: هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ مَتَاعِكُمْ شَيْئًا فَنَدْعُو اللّٰهَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

حضرت سلیمان بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابو مسلم خولانی دریائے دجلہ کی طرف آئے اور دریا کی لہریں اپنی طغیانی کی وجہ سے لکڑیوں کو بھی اٹھا کر باہر پھینک رہی تھیں۔ لیکن وہ پانی پر چلنے لگے اور اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم نے اپنے سامان میں سے کوئی چیز کھوئی ہے کہ ہم (اس کی بازیابی کیلئے) اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

٢٤٨/٣٩۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: جَهَّزَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيَّ، قَالَ: وَكُنْتُ فِي غُزَاتِهِ، فَأَتَيْنَا مَغَازِيْنَا فَوَجَدْنَا الْقَوْمَ قَدْ نَذَرُوْا بِنَا فَعَفَوْا آثَارَ الْمَاءِ، قَالَ: وَالْحَرُّ شَدِيْدٌ، فَجَهَدَنَا الْعَطَشُ، وَدَوَّابَنَا، وَذٰلِكَ الْيَوْمُ الْجُمُعَةُ قَالَ: فَلَمَّا مَالَتِ الشَّمْسُ لِغُرُوْبِهَا صَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا حَطَّ يَدَهُ حَتَّى بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا، وَأَنْشَأَ سِحَابًا،

---

**الحديث رقم ٢٤٧: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٥٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٥٦۔**

**الحديث رقم ٢٤٨: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٥٢، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١/١٥٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٥٥، ٢٦٠۔**

فَأَفْرَغَتْ حَتَّى مَلَأَتِ الْغُدُرَ وَالشِّعَابَ، فَشَرِبْنَا، وَسَقَيْنَا، وَاسْتَقَيْنَا، ثُمَّ أَتَيْنَا عَدُوَّنَا وَقَدْ جَاوَزُوْا خَلِيْجًا فِي الْبَحْرِ إِلَى جَزِيْرَةٍ، فَوَقَفَ عَلَى الْخَلِيْجِ، وَقَالَ: يَا عَلِيُّ، يَا عَظِيْمُ، يَا حَلِيْمُ، يَا كَرِيْمُ، ثُمَّ قَالَ: أَجِيْزُوْا بِاسْمِ اللهِ، قَالَ: فَأَجَزْنَا مَا يَبُلُّ الْمَاءُ حَوَافِرَ دَوَابِنَا، فَأَصَبْنَا الْعَدُوَّ غِيْلَةً، فَقَتَلْنَا، وَأَسَرْنَا، وَسَبَيْنَا، ثُمَّ أَتَيْنَا الْخَلِيْجَ، فَقَالَ: مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَأَجَزْنَا، مَا يَبُلُّ الْمَاءُ حَوَافِرَ دَوَابِنَا، فَلَمْ نَلْبَثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتَّى رُؤِيَ فِي دَفْنِهِ، قَالَ: فَحَفَرْنَا لَهُ وَغَسَلْنَاهُ وَدَفَنَّاهُ، فَأَتَى رَجُلٌ بَعْدَ فَرَاغِنَا مِنْ دَفْنِهِ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْنَا: هَذَا خَيْرُ الْبَشَرِ هَذَا ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَرْضَ تَلْفُظُ الْمَوْتَى، فَلَوْ نَقَلْتُمُوْهُ إِلَى مِيْلٍ أَوْ مِيْلَيْنِ إِلَى أَرْضٍ تَقْبَلُ الْمَوْتَى، فَقُلْنَا: مَا جَزَاءُ صَاحِبِنَا أَنْ نُعْرِضَهُ لِلسَّبَاعِ تَأْكُلُهُ، قَالَ: فَاجْتَمَعْنَا عَلَى نَبْشِهِ، قَالَ: فَلَمَّا وَصَلْنَا إِلَى اللَّحْدِ إِذَا صَاحِبُنَا لَيْسَ فِيْهِ، وَإِذَا اللَّحْدُ مُدَّ الْبَصَرِ، نُوْرٌ يَتَلَأْلَأُ، قَالَ: فَأَعَدْنَا التُّرَابَ إِلَى الْقَبْرِ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے ایک لشکر تیار کیا اور اس پر حضرت علاء بن حضرمی کو سالار مقرر فرمایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں بھی ان کی فوج میں تھا۔ جب ہم معرکے کی جگہ پر پہنچے تو کیا دیکھا کہ لوگ ہم سے ڈر کر پانی کے آثار کو مٹا گئے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: گرمی بہت زیادہ تھی اور پیاس نے ہمیں اور ہمارے جانوروں کو نڈھال کر دیا تھا۔ وہ جمعہ کا دن تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب

سورج غروب ہونے لگا تو آپ (علاء بن خضرمی) نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور اس وقت ہم آسمان میں (بارش کے) کوئی آثار نہیں دیکھ رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! آپ نے اپنے ہاتھ ابھی نیچے نہیں کیے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے (پہلے) ہوا بھیجی پھر بادل بنائے اور پھر خوب بارش برسائی یہاں تک کہ نالے اور گھاٹیاں پانی سے بھر دیں۔ پس ہم نے وہ پانی خود بھی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا اور جب ہم پانی سے خوب سیراب ہو کر اپنے دشمن کے پاس آئے تو وہ سمندری خلیج عبور کر کے جزیرہ کی جانب بڑھ رہے تھے۔ حضرت علاء بن حضرمی خلیج پر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے بلند رتبہ والے، اے عظمت والے، اے حلم والے، اے کرم والے (رب)، پھر (ہمیں) فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس سمندری راستہ کو عبور کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: پس ہم نے اسے عبور کیا اور پانی نے ہماری سواریوں کے سم تک نہ بھگوئے۔ ہم جنگی حربہ اختیار کر کے دشمن تک پہنچ گئے اور ہم نے ان (میں سے بعض) کو قتل کیا، (بعض کو) قیدی بنایا اور بعض کو غلام۔ پھر ہم خلیج کی طرف آئے تو حضرت علاء بن خضرمی نے وہی کلام دہرایا۔ پس ہم نے اسے عبور کیا اور پانی نے ہماری سواریوں کے سم تک نہ بھگوئے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ حضرت علاء بن حضرمی چل بسے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ان کی قبر کھودی اور انہیں غسل دیا اور پھر انہیں دفنا دیا۔ پس انہیں دفنانے کے بعد ایک آدمی (جو مقامی قیدی تھا) وہاں ہمارے پاس آیا اور کہا: یہ کون ہے (جنہیں تم نے دفن کیا ہے)؟ ہم نے کہا: یہ بہترین انسان (ہمارا سپہ سالار) ابن حضرمی ہے۔ اس نے کہا: یہ سرزمین مُردوں کو پھینک دیتی ہے، اس لیے اگر تم انہیں ایک یا دو میل یہاں سے دور منتقل کر دو تو بہتر ہے (کیونکہ) وہ زمین مُردوں کو قبول کر لیتی ہے۔ جس پر ہم نے کہا: ہم کیوں اپنے دوست کو درندوں کی خوراک کے لیے یہاں چھوڑیں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم سب ان کی نعش نکالنے پر متفق ہو گئے۔ پھر جب ہم لحد تک پہنچے (اسے کھولا) تو دیکھا ہمارا دوست وہاں موجود نہیں ہے اور لحد میں تاحدِ نگاہ

چمکتا ہوا نور پھیلا ہوا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے مٹی واپس قبر میں ڈال دی اور ہم وہاں سے چلے آئے۔''

اس حدیث کو امام بیہقی اور امام لالکائی نے روایت کیا ہے۔

**٢٤٩ / ٤٠۔ عَنْ خَلَفِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الْبَلْخِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: ذَهَبَتْ عَيْنَا مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ فِي صِغْرِهِ، فَرَأَتْ وَالِدَتُهُ فِي الْمَنَامِ إِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ عليه السلام، فَقَالَ لَهَا: يَا هَذِهِ، قَدْ رَدَّ اللّٰهُ عَلَى ابْنِكِ بَصَرَهُ لِكَثْرَةِ بُكَائِكِ أَوْ كَثْرَةِ دُعَائِكِ الشَّكُّ مِنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيِّ. فَأَصْبَحْنَا وَقَدْ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ.**

**رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ وَالْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.**

''حضرت خلف بن محمد بن فضل بلخی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا: امام محمد بن اسماعیل بخاری کی دونوں آنکھیں چھوٹی عمر میں ہی ضائع ہو گئیں تھیں، ان کی والدہ نے خواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے ان کی والدہ سے فرمایا: اے خاتون! اللہ تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی آنکھیں تیری کثرتِ گریہ و زاری یا کثرتِ دعا (ابو محمد بلخی کو شک گزرا ہے کہ الفاظ کیا تھے) کی وجہ سے لوٹا دی ہیں۔ سو ہم نے صبح دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں (یعنی امام بخاری کو) آنکھیں لوٹا دی تھیں۔''

اس حدیث کو امام لالکائی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٢٤٩: أخرجه اللالكائي في كرامات الأولياء، ١/٢٤٧، الرقم: ٢٢٩، والخطيب البغدادي في تاريخ البغداد، ٢/١٠، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥٢/٥٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٢/٣٩٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٤/٤٤٥۔**

٢٥٠/٤١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشَّرٍ مِنْ وَلَدِ تَوْبَةِ الْعَنْبَرِ قَالَ: دَعَا عُتَبَةُ الْغُلَامُ رَبَّهَ ﷻ أَنْ يَهَبَ لَهُ ثَلَاثَ خِصَالٍ فِي دَارِ الدُّنْيَا دَعَا رَبَّهُ أَنْ يَّمُنَّ عَلَيْهِ بِصَوْتٍ حَزِيْنٍ، وَدَمْعٍ غَزِيْرٍ، وَطَعَامٍ تَكَلُّفٍ فَكَانَ إِذَا قَرَأَ بَكَى وَأَبْكَى وَكَانَتْ دُمُوْعُهُ جَارِيَةً دَهْرَهُ، وَكَانَ يَأْوِي إِلَى مَنْزِلِهِ فُيُصِيْبَ قُوْتَهُ وَلَا يَدْرِي مِنْ أَيْنَ يَأْتِيْهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَاللَّالْكَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبداللہ بن مبشر جو کہ توبہ عنبر کے بیٹوں میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ عتبہ غلام نے اپنے رب کے حضور دعا کی کہ وہ اسے اس دنیا میں تین خصلتیں عطا فرمائے: اللہ تعالیٰ انہیں پُرسوز آواز عطا فرمائے، (خشیتِ الٰہی کی وجہ سے) مسلسل رونا عطا فرمائے اوراپنی طرف سے کھانا عطا فرمائے۔ پس جب وہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے تو خود بھی روتے اور لوگوں کو بھی رلاتے تھے اور آپ کے آنسو پوری عمر جاری رہے اور جب آپ اپنے گھر تشریف لاتے تو وہاں اپنی خوراک پا لیتے اور یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کہاں سے آتی ہے۔''

اس حدیث کو امام ابونعیم، لالکائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ امام بیہقی کے ہیں۔

---

**الحديث رقم ٢٥٠: أخرجه أبو نعيم فى حلية الأولياء، ٦/٢٣٦، واللالكائي في كرامات الأوْلياء، ١/٢٢٥، الرقم: ٢٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١١٧، الرقم: ١٣٤٢، وابن تيمية فى الفرقان بين أولياء الرحمٰن وأولياء الشيطان، ١/٩٩، وابن الجوزي فى صفوة الصفوة، ٣/٣٧٣۔**

٢٥١/ ٤٢- عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مِصْرُ أَتَى أَهْلُهَا إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه حِيْنَ دَخَلَ بُوْنَةَ مِنْ أَشْهُرِ الْعَجَمِ. فَقَالُوا: أَيُّهَا الْأَمِيرُ إِنَّ لِنِيْلِنَا هَذَا سُنَّةً لَا يَجْرِي إِلَّا بِهَا. فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: إِذَا كَانَ ثَنَتَا عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَوْنَ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ عَمَدْنَا إِلَى جَارِيَةٍ بِكْرٍ مِنْ أَبَوَيْهَا فَأَرْضَيْنَا أَبَوَيْهَا وَجَعَلْنَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ وَالثِّيَابِ أَفْضَلُ مَا يَكُونُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهَا فِي هَذَا النِّيْلِ. فَقَالَ لَهُمْ عَمْرٌو رضي الله عنه: إِنَّ هَذَا مِمَّا لَا يَكُوْنُ فِي الإِسْلَامِ إِنَّ الإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ. قَالَ: فَأَقَامُوا بُوْنَةَ وَأَبِيْبَ وَمَسْرَى وَالنِّيْلُ لَا يَجْرِي قَلِيْلًا وَلَا كَثِيْرًا حَتَّى هَمُّوا بِالْجَلَاءِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَمْرٌو رضي الله عنه كَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رضي الله عنه، فَكَتَبَ: إِنَّكَ قَدْ أَصَبْتَ بِالَّذِي فَعَلْتَ وَإِنَّ الإِسْلَامَ يَعْتَدِمُ مَا قَبْلَهُ وَإِنِّي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ بِبَطَاقَةٍ دَاخِلَ كِتَابِي هَذَا فَأَلْقِهَا فِي النِّيْلِ. فَلَمَّا قَدِمَ كِتَابُ عُمَرَ رضي الله عنه إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه، وأَخَذَ الْبِطَاقَةَ فَفَتَحَهَا فَإِذَا فِيْهَا: مِنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِلَى نِيْلِ مِصْرَ أَمَّا بَعْدُ! فَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا تَجْرِي مِنْ قِبَلِكَ فَلَا تَجْرِ وَإِنْ كَانَ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ هُوَ الَّذِي يُجْرِيْكَ فَنَسْأَلَ اللهَ الْوَاحِدَ الْقَهَّارَ أَنْ

---

الحديث رقم ٢٥١: أخرجه اللالكائي فى كرامات الأولياء، ١/ ١١٩، الرقم: ٦٦، والقرطبى فى الجامع لأحكام القرآن، ١٣/ ١٠٣، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٤٦٥، والرازى فى التفسير الكبير، ٢١/ ٨٨، والحموى فى معجم البلدان، ٥/ ٣٣٥.

يُجْرِيَكَ. قَالَ: فَأَلْقَى الْبَطَاقَةَ فِي النِّيْلِ فَلَمَّا أَلْقَى الْبَطَاقَةَ أَصْبَحُوا يَوْمَ السَّبْتِ وَقَدْ أَجْرَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى سِتَّةَ عَشَرَ ذِرَاعًا فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَطَعَ اللّٰهُ تَعَالَى تِلْكَ السُّنَّةَ عَنْ أَهْلِ مِصْرَ إِلَى الْيَوْمِ.

رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ والْقُرْطَبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَأَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ الْعَظَمَةِ.

''حضرت قیس بن حجاج ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے انہیں بتایا کہ مصر فتح ہونے کے بعد جب عجمی مہینہ بؤنہ شروع ہوا تو اہلِ مصر (گورنر مصر) حضرت عمرو بن عاص ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے امیر! ہمارے اس دریائے نیل کا ایک معمول ہے جس کی تعمیل کے بغیر یہ بہتا نہیں ہے۔ حضرت عمرو بن عاص ﷺ نے پوچھا: بتاؤ تو وہ کیا معمول ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جب اس مہینہ کی بارہ تاریخ آتی ہے تو ہم ایک کنواری لڑکی اس کے والدین کی رضا مندی سے حاصل کرتے ہیں اور پھر اسے عمدہ سے عمدہ زیورات اور کپڑے پہنا کر اس دریائے نیل کی نذر کر دیتے ہیں (پھر یہ بہتا ہے)۔ حضرت عمرو بن عاص ﷺ نے فرمایا: یہ سب کچھ اسلام میں نہیں ہو گا۔ اسلام زمانۂ جاہلیت کی تمام (بے ہودہ) رسوم کو ختم کرتا ہے۔ (راوی نے) کہا: اہلِ مصر نے بونہ، ابیب اور مَسرِی تین ماہ اس طرح گزارے کہ نیل نہ زیادہ بہتا تھا اور نہ کم (یعنی بالکل خشک رہا) یہاں تک کہ لوگوں نے ترکِ وطن کا ارادہ کرلیا۔ حضرت عمرو بن عاص ﷺ نے جب یہ دیکھا تو تمام حالات امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کو لکھ بھیجے۔ اس پر حضرت عمر ﷺ نے جواب میں لکھا: اے عمرو بن عاص! تم نے جو کچھ کیا درست کیا۔ اسلام نے سابقہ (بے ہودہ) رسوم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ میں اپنے اس خط کے اندر ایک رقعہ بھیج رہا ہوں اسے دریائے نیل میں ڈال دینا۔ پس جب حضرت عمر فاروق ﷺ کا خط حضرت عمرو بن العاص تک پہنچا تو انہوں نے اس خط کو کھولا تو اس میں درج ذیل عبارت تھی۔

''اللہ عزوجل کے بندے امیر المومنین عمر کی طرف سے مصر کے دریائے نیل کے نام!

اس کے بعد (اے دریا) اگر تو اپنی مرضی سے بہتا ہے تو ہرگز نہ بہہ! اور اگر اللہ واحد وقہار ہی تجھے رواں فرماتا ہے تو ہم اللہ واحد وقہار سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تجھے جاری فرما دے۔''

چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے وہ رقعہ دریائے نیل میں ڈال دیا۔ جب رقعہ ڈالا تو ہفتہ کے دن صبح لوگوں نے دیکھا کہ ایک رات میں اللہ تعالیٰ نے سولہ ہاتھ (پہلے سے بھی) اونچا پانی دریائے نیل میں جاری فرما دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اہلِ مصر سے اسی دن سے آج تک اس قدیم ظالمانہ رسم کو ہمیشہ کے لیے ختم فرما دیا۔''

اسے امام لالکائی، قرطبی، ابن کثیر اور ابو شیخ نے کتاب العظمہ میں روایت کیا ہے۔

**٢٥٢ / ٤٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم زَارَ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ بِأُحُدٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، إِنَّ عَبْدَكَ وَنَبِيَّكَ يَشْهَدُ أَنَّ هَؤُلَاءِ شُهَدَاءُ، وَأَنَّهُ مَنْ زَارَهُمْ أَوْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَدُّوْا عَلَيْهِ.**

**قَالَ الْعِطَافُ: وَحَدَّثَتْنِي خَالَتِي: أَنَّهَا زَارَتْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ، قَالَتْ: وَلَيْسَ مَعِي إِلَّا غُلَامَانِ يَحْفَظَانِ عَلَيَّ الدَّابَةَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، فَسَمِعْتُ رَدَّ السَّلَامِ، وَقَالُوْا: وَاللهِ، إِنَّا نَعْرِفُكُمْ كَمَا يَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا، قَالَتْ: فَاقْشَعْرَرْتُ وَقُلْتُ: يَا غُلَامُ، أَدْنِنِي بَغْلَتِي، فَرَكِبْتُ.**

---

**الحديث رقم ٢٥٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٣١، الرقم: ٤٣٢٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٣/ ٣٠٧، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/ ٣٦٤.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا إِسْنَادٌ مَدَنِيٌّ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن ابی فروہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُحد کے مقام پر شہداء کی قبروں کی زیارت کی، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تیرا بندا اور نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہداء ہیں اور یہ کہ جو شخص بھی قیامت کے دن تک ان کی زیارت کرے گا یا انہیں سلام کہے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

عطاف کہتے ہیں کہ میری خالہ نے مجھے بتایا کہ اس نے شہداء اُحد کی قبروں کی زیارت کی اور کہا کہ میرے ساتھ دو غلام تھے جو میری سواری کی دیکھ بھال کرتے تھے، سو میں نے ان شہداء کو سلام کیا تو میں نے ان کے سلام کا جواب سنا، اور انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم، ہم تمہیں ایسے ہی جانتے ہیں جیسے ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ (یہ سارا کچھ سن کر) میں کانپ اٹھی اور میں نے کہا: اے غلام! میری خچر میرے قریب کرو۔ پس میں اس پر سوار ہو کر چل دی۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

**٢٥٣/٤٤۔ عَنْ فَاطِمَةَ الْخُزَاعِيَّةِ تَقُوْلُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَقَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ بِقُبُوْرِ الشُّهَدَاءِ وَمَعِي أُخْتٌ لِي، فَقُلْتُ لَهَا: تَعَالِي نُسَلِّمْ عَلَى قَبْرِ حَمْزَةَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَوَقَفْنَا عَلَى قَبْرِهِ فَقُلْنَا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَسَمِعْنَا كَلَامًا رَدَّ عَلَيْنَا: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ، قَالَتْ: وَمَا قَرُبَنَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.**

**الحديث رقم ٢٥٣: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٣/٣٠٩۔**

’’حضرت فاطمہ خزاعیہ بیان کرتی ہیں کہ میں سورج کے غروب ہونے کے بعد شہدائے احد کی قبور کے پاس تھی اور میرے ساتھ میری بہن بھی تھی۔ پس میں نے اسے کہا: آؤ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر سلام کرتے ہیں، اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ پس ہم ان کی قبر پر کھڑی ہوئیں، اور ہم نے کہا: ’’اے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا آپ پر سلامتی ہو‘‘ پس ہم نے وہ کلام سنا جو انہوں نے ہمیں جواباً فرمایا (اور وہ یہ تھا) وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ، (اور تم پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو)۔ اس وقت ہمارے آس پاس کوئی شخص بھی نہ تھا۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٢٥٤/٤٥۔ عَنِ الْعِطَافِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي خَالَتِي قَالَتْ: رَكِبْتُ يَوْمًا إِلَى قُبُوْرِ الشُّهَدَاءِ وَكَانَتْ لَا تَزَالُ تَأْتِيْهِمْ، قَالَتْ: فَنَزَلْتُ عِنْدَ قَبْرِ حَمْزَةَ فَصَلَّيْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أُصَلِّيَ، وَمَا فِي الْوَادِي رَاعٍ وَلَا مُجِيْبٍ يَتَحَرَّكُ إِلَّا غُلَامٌ قَائِمٌ آخِذٌ بِرَأْسِ دَابَتِي، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ صَلَاتِي قُلْتُ: هٰكَذَا بِيَدِي: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَسَمِعْتُ رَدَّ السَّلَامِ عَلَيَّ يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ الْأَرْضِ أَعْرِفُهُ كَمَا أَعْرِفُ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَنِي وَكَمَا أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ، فَاقْشَعَرَّتْ كُلُّ شَعْرَةٍ مِّنِّي.**

**رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيُّ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.**

’’حضرت عطاف بن خالد بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری خالہ نے بتایا کہ ایک دن میں شہداءِ (اُحد) کی قبروں کی طرف گئی اور وہ ہمیشہ ان کی قبروں کی زیارت کیا کرتی

**الحديث رقم ٢٥٤: أخرجه ابن أبي الدنيا في من عاش بعد الموت، ١/٤٢، الرقم: ٤٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٣/٣٠٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٤٥۔**

تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں: میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی قبر) کے قریب اپنی سواری سے اتری اور اتنی رکعت نفل نماز پڑھی جتنی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور اس وادی میں نہ کوئی چرواہا تھا اور نہ ہی کوئی اور شخص کسی کو جواب دینے والا وہاں موجود تھا سوائے میرے غلام کے جو میری سواری کی لگام پکڑے کھڑا تھا۔ پس جب میں اپنی نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے السلام علیکم کہا۔ پس میں نے ان کے سلام کے جواب کو سنا جو زمین کے نیچے سے آ رہی تھی اور میں اس آواز کو یوں پہچانتی ہوں جیسا کہ میں یہ جانتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا اور جیسا کہ میں دن کے مقابلہ میں رات کو جانتی ہوں۔ پس (ان کا جواب سن کر) میرے جسم کا بال بال کانپ اٹھا۔''

اسے امام ابن ابی دنیا اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

**٢٥٥ / ٤٦۔ عَنْ هَاشِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ يَقُوْلُ: أَخَذَنِي أَبِي بِالْمَدِيْنَةِ إِلَى زِيَارَةِ قُبُوْرِ الشُّهَدَاءِ فِي يَوْمِ جُمُعَةَ بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَالشَّمْسِ وَكُنْتُ أَمْشِي خَلْفَهُ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْمَقَابِرِ رَفَعَ صَوْتَهُ، فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، قَالَ: فَأُجِيْبَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: فَالْتَفَتَ أَبِي إِلَيَّ، فَقَالَ: أَنْتَ الْمُجِيْبُ يَا بُنَيَّ؟ فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ، ثُمَّ أَعَادَ السَّلَامَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ جَعَلَ كُلَّمَا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ يُرَدُّ عَلَيْهِ، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَخَرَّ أَبِي سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.**

**رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.**

---

**الحديث رقم ٢٥٥: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٣/٣٠٩، وابن كثير مختصراً في البداية، ٤/٤٥۔**

''ہاشم بن محمد عمری، حضرت عمر بن علی کے بیٹے سے روایت کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں جمعہ کے روز فجر اور سورج کے طلوع ہونے کے درمیان میرے والد مجھے شہداء اُحد کی قبروں کی زیارت کے لیے لے گئے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ جب وہ قبروں کے پاس پہنچے تو بلند آواز سے کہا:

''تم پر سلامتی ہو اس چیز کے سبب جو تم نے صبر کیا اور آخرت کا گھر کتنا ہی اچھا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: تو (انہیں) جواب دیا گیا ''وعلیکم السلام اے ابا عبداللہ!'' راوی کہتے ہیں: پس میرے والد گرامی میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے میرے بیٹے کیا تو نے میرے (سلام کا) جواب دیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ راوی کہتے ہیں: پس میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا، پھر دوبارہ ان (شہداء) پر سلام بھیجا۔ پھر جب بھی وہ ان پر سلام کرتے تو انہیں جواب ملتا، یہاں تک کہ آپ نے یہ عمل تین مرتبہ دہرایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد (یہ رحمت دیکھ کر) اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لائے۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٢٥٦/٤٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَتْلَى مُسَيْلَمَةَ تَكَلَّمَ فَقَالَ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، عُثْمَانُ الْأَمِيْنُ الرَّحِيْمُ لَا أَدْرِي أَيَّ شَيْءٍ قَالَ لِعُمَرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.**

---

**الحديث رقم ٢٥٦: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٥٨، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٠/٤٠٨، ٣٩/٢١٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١١٣۔**

''حضرت عبداللہ بن عبید انصاری بیان کرتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب سے جہاد میں شہید ہونے والوں میں سے ایک شخص نے (مرنے کے بعد کلام کیا اور) کہا: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، ابو بکر ؓ، صدیق ہیں اور عثمان ؓ امانت دار اور رحمدل ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یاد نہیں رہا کہ حضرت عمر ؓ کے بارے میں اس نے کیا کہا۔''

اسے امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

**٢٥٧/٤٧۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ قَوْمًا أَقْبَلُوْا مِنَ الْيَمَنِ مُتَطَوِّعِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَنَفَقَ حَمَارُ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَأَرَادُوْا أَنْ يَّنْطَلِقَ مَعَهُمْ فَأَبَى، فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى فَقَالَ: اللَّهُمَّ، إِنِّي جِئْتُ مِنَ الدُّثْنِيَّةِ مُجَاهِدًا فِي سَبِيْلِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ تُحْيِ الْمَوْتَى وَتَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ لَا تَجْعَلْ لِأَحَدٍ عَلَيَّ مِنَّةً، وَإِنِّي أَطْلُبُ إِلَيْكَ أَنْ تَبْعَثَ لِي حِمَارِي، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْحِمَارِ فَضَرَبَهُ فَقَامَ الْحِمَارُ يَنْفُضُ أُذُنَيْهِ فَأَسْرَجَهُ وَأَلْجَمَهُ ثُمَّ رَكِبَهُ فَأَجْرَاهُ فَلَحِقَ بِأَصْحَابِهِ، فَقَالُوا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: شَأْنِي أَنَّ اللهَ بَعَثَ لِي حِمَارِي! قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَأَنَا رَأَيْتُ الْحِمَارَ بِيْعَ أَوْ يُبَاعُ بِالْكِنَاسَةِ (مَوْضِعٌ مُشْهُوْرٌ بِالْكُوْفَةِ).**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

---

**الحديث رقم ٢٥٧: أخرجه ابن أبي الدنيا في من عاش بعد الموت، ١/٣٢، الرقم: ٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٨-٤٩، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٣٩٠، الرقم: ٣٩٩٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١٥٣-١٥٤، والحموي في معجم البلدان، ٢/٤٤٠۔**

''امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ یمن کے کچھ لوگ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلے، اور ان میں سے ایک آدمی کا گدھا ہلاک ہو گیا۔ دوسرے لوگوں نے چاہا کہ وہ (جس کا گدھا مر گیا تھا) ان کے ساتھ چلے لیکن اس نے انکار کر دیا۔ پس وہ اٹھا، وضو کیا، نماز ادا کی اور پھر یہ دعا کی: اے اللہ! میں دثنیہ (جگہ کا نام) سے تیری راہ میں جہاد اور تیری رضا کا طلبگار بن کر آیا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ان کو بھی زندہ کرے گا جو قبور میں ہیں۔ (اے اللہ!) مجھے کسی کا احسان مند نہ کر۔ بے شک میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ میرا گدھا زندہ کر دے۔ پھر وہ اپنے گدھے کی طرف گیا اور اسے ٹھوکر ماری تو وہ اپنے کان جھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اس شخص نے اس پر زین ڈالی اسے لگام دی اور اس پر سوار ہو کر اسے دوڑاتا ہوا اپنے دوستوں سے جا ملا۔ انہوں نے کہا: تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا: میرا معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا گدھا زندہ کر دیا ہے۔ شعبی کہتے ہیں کہ (بعد ازاں) میں نے دیکھا کہ وہ گدھا کنانہ (کوفہ میں ایک مشہور جگہ) میں بیچا گیا یا بیچا جا رہا تھا۔''

اسے امام ابن ابی دنیا، بیہقی، عسقلانی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

**٢٥٨/٤٩۔ وقال الشيخ ابن تيمية (٧٢٨ھ): وَلَمَّا مَاتَ أُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ رضی اللہ عنہ، وَجَدُوْا فِي ثِيَابِهِ أَكْفَانًا لَمْ تَكُنْ مَعَهُ قَبْلُ، وَوَجَدُوا لَهُ قَبْرًا مَحْفُوْرًا فِيْهِ لَحْدٌ فِي صَخْرَةٍ، فَدَفَنُوْهُ فِيْهِ، وَكَفَّنُوْهُ فِي تِلْكَ الْأَثْوَابِ.**

''شیخ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو لوگوں نے آپ کے کپڑے میں کفن کے کپڑے بھی پائے جو پہلے آپ کے پاس نہ تھے

**الحديث رقم ٢٥٨: أخرجه ابن تيمية فى الفرقان بين أولياء الرحمٰن وأولياء الشيطان، ١/٩٨۔**

اور لوگوں نے ایک چٹان میں آپ کی قبر بھی کھودی ہوئی پائی جس میں لحد بھی تھی۔ پس لوگوں نے آپ کو اس میں دفن کر دیا اور آپ کو ان کپڑوں کا کفن پہنایا۔''

اسے امام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ''الفرقان بين أولياء الرحمٰن وأولياء الشيطان'' میں بیان کیا ہے۔

**۲۵۹/ ۵۰۔ وقال الشيخ ابن تيمية: وَلَمَّا عُذِّبَتِ الزَّنِيْرَةُ عَلَى الإِسْلَامِ فِي اللهِ، فَأَبَتْ إِلَّا الإِسْلَامَ، وَذَهَبَ بَصَرُهَا، قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: مَا أَصَابَ بَصَرَهَا إِلَّا اللَّاتُ وَالْعُزَّى، قَالَتْ: كَلَّا وَاللهِ، فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهَا بَصَرَهَا.**

**وَأَيْضًا قَالَ: وَتَغَيَّبَ الْحَسَنُ الْبَصَرِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ، فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ سِتَّ مَرَّاتٍ، فَدَعَا اللهَ ﷻ فَلَمْ يَرَوْهُ، وَدَعَا عَلَى بَعْضِ الْخَوَارِجِ كَانَ يُؤْذِيْهِمْ فَخَرَّ مَيِّتًا.**

**وَأَيْضًا قَالَ: وَكَانَ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ سَبَّحَتْ مَعَهُ آنِيَتُهُ، وَكَانَ هُوَ وَصَاحِبُهُ لَهُ يَسِيْرَانِ فِي ظُلْمَةٍ فَأَضَاءَ لَهُمَا طَرَفُ السَّوْطِ.**

**وَقَالَ أَيْضًا: وَلَمَّا مَاتَ الْأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ، وَقَعَتْ قَلَنْسُوَةُ رَجُلٍ فِي قَبْرِهِ فَأَهْوَى لِيَأْخُذَهَا فَوَجَدَ الْقَبْرَ قَدْ فَسَحَ فِيْهِ مُدَّ الْبَصَرِ.**

**وَقَالَ أَيْضًا: وَكَانَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ أَصَابَهُ الْفَالِجُ فَسَأَلَ رَبَّهُ**

---

**الحديث رقم ۲۵۹: أخرجه ابن تيمية فى الفرقان بين أولياء الرحمان وأولياء الشيطان، ۱/ ۹۷۔ ۹۹۔**

أَنْ يُّطْلِقَ لَهُ أَعْضَاءَهُ وَقْتَ الْوُضُوْءِ، فَكَانَتْ وَقْتَ الْوُضُوْءِ تُطْلَقُ لَهُ أَعْضَاؤُهُ ثُمَّ تَعُوْدُ بَعْدَهُ.

''ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں جب حضرت زنیرہ کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں اذیتیں دی گئیں تو انہوں نے اسلام کے علاوہ ہر چیز کا انکار کر دیا اور (اذیتوں کی وجہ سے) آپ کی نظر ختم ہوگئی۔ مشرکوں نے کہا: اسے یہ تکلیف لات و عزیٰ (کے انکار) کی وجہ سے پہنچی ہے تو انہوں نے کہا: اللہ رب العزت کی قسم! یہ تکلیف ہرگز ان کی وجہ سے نہیں پہنچی۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کی بصارت واپس لوٹا دی۔

اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف کے مظالم سے تنگ آ کر روپوش ہو گئے تو حجاج کے سپاہی چھ مرتبہ آپ کو پکڑنے کے لیے گئے لیکن آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تو وہ سپاہی آپ کو دیکھ نہ سکتے تھے اور آپ نے خوارج کے کسی آدمی کے لئے بددعا کی جو آپ کو اذیت دیتا تھا تو وہ منہ کے بل گر کر مر گیا۔

اور آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ مطرف بن عبداللہ بن شخیر جب اپنے گھر داخل ہوتے تو آپ کے برتن بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور آپ اور آپ کا دوست تاریک رات میں چلتے تو آپ کے چابک سے ایسا نور خارج ہوتا جو ان کے لئے راستہ روشن کر دیتا۔

اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جب حضرت احنف بن قیس کی وفات ہوگئی، (تو قبر پر مٹی ڈالتے وقت) ایک شخص کی ٹوپی قبر میں گر پڑی سو وہ اپنی ٹوپی اٹھانے قبر میں اترا تو اس نے قبر کو اس حالت میں پایا کہ وہ تاحدِ نظر وسیع ہو چکی تھی۔

اور آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ عبدالواحد بن زید کو فالج ہو گیا تو انہوں نے اپنے رب کے حضور عرض کی کہ وہ وضو کے وقت آپ کے اعضاء کو صحیح کر دیا کرے۔ پس وضو کے وقت آپ کے اعضا صحیح ہو جاتے اور اس کے بعد دوبارہ اپنی حالت میں لوٹ آتے۔''

# ١٧۔ فَصْلٌ فِي فَضْلِ الزُّهْدِ وَالزَّاهِدِيْنَ فِي الدُّنْيَا

## ﴿دنیا میں زہد اختیار کرنے والوں کی فضیلت کا بیان﴾

٢٦٠/١۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَعْقَلُ النَّاسِ أَتْرَكُهُمْ لِلدُّنْيَا. رَوَاهُ أَبُوحَنِيْفَةَ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو دنیا (کی محبت) کو سب سے زیادہ چھوڑنے والا ہے۔''

اسے امام ابوحنیفہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦١/٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي

---

**الحديث رقم ٢٦٠: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ١/١٩٩۔**

**الحديث رقم ٢٦١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: في الأمل وطوله، ٥/٢٣٥٩، الرقم: ٦٠٥٤، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (٢٢)، ٤/٦٣٥، الرقم: ٢٤٥٤، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: الأمل والأجل، ٢/١٤١٤، الرقم: ٤٢٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٥، الرقم: ٣٦٥٢، والدارمي في السنن، ٢/٣٩٣، الرقم: ٢٧٢٩، وأبو يعلى في المسند، ٩/١٥٨، الرقم: ٥٢٤٣، والرامهرمزي في أمثال الحديث، ١/١٠٨، الرقم: ٧٢۔**

فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ وَقَالَ: هَذَا الإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطوط (لکیروں) کے ذریعے ایک مربع شکل بنائی اور اس کے درمیان ایک خط کھینچا جو اس سے باہر نکلا ہوا تھا۔ پھر درمیان میں اُس کے دونوں طرف کچھ چھوٹے خطوط کھینچے اور فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اس پر محیط ہے یا فرمایا کہ جس نے اسے گھیرا ہوا ہے اور یہ باہر کی طرف نکلا ہوا خط اس کی آرزو ہے اور چھوٹے خط اس کے مصائب ہیں اگر ایک مصیبت سے بچا تو دوسری نے آ دبایا اور اگر دوسری سے بچا تو تیسری نے آ دبوچا۔''

اسے امام بخاری، ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣/٢٦٢۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

---

**الحديث رقم ٢٦٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: (١)، ٤/٢٢٧٧، الرقم: ٢٩٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٨، الرقم: ١٤٤١، وأبو يعلى في المسند، ٢/٨٥، الرقم: ٧٣٧، والدورقي في مسند سعد، ١/٤٩، الرقم: ١٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٧، الرقم: ١٠٣٧٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٩٥، الرقم: ٤١٣٧۔**

اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی، مستغنی اور گوشہ نشین ہو۔''

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٣ / ٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ شخص کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا، اسے حسبِ ضرورت روزی دی گئی اور صبر کی دولت عطا کی گئی۔''

اسے امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ

---

**الحديث رقم ٢٦٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الكفاف والصبر عليه، ٤ / ٥٧٥، الرقم: ٢٣٤٨، وابن حبان في الصحيح، ٢ / ٤٤٤، الرقم: ٦٧٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٦١، الرقم: ٤٦٧٠، وفي مسند الشاميين، ١ / ١٨٩، الرقم: ٣٣٠، وابن درهم في الزهد وصفة الزاهدين، ١ / ٦٦، الرقم: ١٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧ / ١٢٥، الرقم: ٩٧٢٣۔**

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٦٤/٥۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوحَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ: عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو امامہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ رشک دوست وہ مومن ہے جو قلتِ مال (کی وجہ سے) ہلکے بوجھ والا ہو، نماز سے لطف لینے والا، اپنے رب کا بہترین عبادت گزار ہو، خاموشی اور پوشیدگی کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو۔ لوگوں سے مخفی ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، حسبِ ضرورت روزی میسر ہو اور اس پر وہ صابر ہو۔ پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو زمین پر مارتے ہوئے فرمایا: اس کی موت قریب آ چکی ہے۔ اس پر رونے والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔''

---

**الحديث رقم ٢٦٤: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى الكفاف والصبر عليه، ٤/٥٧٥، الرقم: ٢٣٤٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٢٥٢، الرقم: ٢٢٢٢١، والحميدى فى المسند، ٢/٤٠٤، الرقم: ٩٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢١٣، الرقم: ٧٨٦٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧/٢٩٣، الرقم: ١٠٣٥٧، وابن الدرهم في الزهد وصفة الزاهدين، ١/٥٩، الرقم: ١٠٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٧٠، الرقم: ٤٤٥٣، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٩٤، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، الرقم: ٤٨٥٢۔**

اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٢٦٥/٦۔ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ﷺ قَالَ: قَدِمْتُ الرِّقَّةَ، فَقَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِي: هَلْ لَكَ فِي رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: قُلْتُ: غَنِيْمَةٌ. فَدَفَعْنَا إِلَى وَابِصَةَ، قُلْتُ لِصَاحِبِي: نَبْدَأُ فَنَنْظُرُ إِلَى دَلِّهِ، فَإِذَا عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ لَاطِيَةٌ ذَاتُ أُذُنَيْنِ وَبُرْنُسُ خَزٍّ أَغْبَرُ وَإِذَا هُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى عَصًا فِي صَلَاتِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

**وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.**

''حضرت ہلال بن یساف ﷺ روایت کرتے ہیں: میں (شام کے ایک شہر) رِقہ گیا، میرے کسی ساتھی نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے ملاقات کریں؟ میں نے کہا: یہ (صحابیِ رسول سے ملاقات) تو بڑی غنیمت ہے۔ پس ہم حضرت وابصہ ﷺ کے پاس گئے۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا: دیکھو پہلے ہم ان کے طور طریق دیکھتے ہیں۔ سو ہم نے کیا دیکھا کہ ان کے سر سے ایک دو کانوں والی ٹوپی چمٹی ہوئی ہے اور ایک اُونی غبار آلود لمبی ٹوپی (اس کے اوپر) پہنی ہوئی ہے اور وہ اپنے عصا کے سہارے نماز پڑھ رہے ہیں۔''

اسے امام ابوداود، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ

---

**الحديث رقم ٢٦٥: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: الرجل يعتمد فى الصلاة على عصًا، ١/٢٤٩، الرقم: ٩٤٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/٢٨٨، الرقم: ٣٣٨٦، والحاكم فى المستدرك، ١/٣٩٧، الرقم: ٩٧٥.**

حدیث صحیح ہے۔

٢٦٦/٧۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه: أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللهُ وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغت ہو جا، لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔''

اسے امام ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ

**الحديث رقم ٢٦٦: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: الزهد فى الدنيا، ٢/١٣٧٣، الرقم: ٤١٠٢، والحلكم فى المستدرك، ٤/٣٤٨، الرقم: ٧٨٧٣، والطبرانى فى المجعم الكبير، ٦/١٩٣، الرقم: ٥٩٧٢، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١٧ ٣٤٤، الرقم: ١٠٥٢٢، والصيداوى فى معجم الشيوخ، ١/٣١٢، الرقم: ٢٨٢، والقضاعى فى مسند الشهاب، ١/٣٧٣، الرقم: ٦٤٣، والديلمى فى مسند الفردوس، ١/٤٣١، الرقم: ١٧٥٨، وابن عبد البر فى التمهيد، ٩/٢٠١۔**

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٦٧/٨۔ عَنْ أَبِي خَلَّادٍ رضي الله عنه (وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنهُ، فَإِنَّهُ يُلْقَى الْحِكْمَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابوخلاد رضی اللہ عنہ (جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں) روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی شخص کو دنیا میں زہد اور کم گوئی عطا کر دی گئی ہے تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اسے حکمت عطا کر دی جاتی ہے۔''

اسے امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٨/٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الإِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَعِبَادَتِهِ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَإِقَامِ

---

**الحديث رقم ٢٦٧: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: الزهد فى الدنيا، ٢/١٣٧٣، الرقم: ٤١٠١، والبيهقى عن أبى هريرة رضي الله عنه فى شعب الإيمان، ٤/٢٥٤، الرقم: ٤٩٨٥، ١٠٥٣٤، وأبو يعلى فى المسند، ١٢/١٧٥، الرقم: ٦٨٠٣، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٤/٤٩٩، الرقم: ٢٤٤٨۔**

**الحديث رقم ٢٦٨: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١/٢٧، الرقم: ٧٠، والحاكم فى المستدرك، ٢/٣٦٢، الرقم: ٣٢٧٧، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٥/٣٤١، الرقم: ٦٨٥٦، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٦/١٢٦، الرقم: ٢١٢٢، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ٤/٨٣٥، الرقم: ١٥٤٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٢٢، الرقم: ١، والحارث فى المسند (زوائد الهيثمى)، ١/١٥٢، الرقم: ٧۔**

الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ مَاتَ وَاللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ وحدہ لا شریک کے لئے کامل اخلاص پر، بلاشرک اس کی عبادت پر، نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر ہمیشہ عمل پیرا ہو کر دنیا سے رخصت ہوگا اس کی موت اس حال میں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا۔''

اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٦٩/١٠۔ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ، أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. فَقَالَ: أُنْظُرْ مَا تَقُولُ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيءٍ حَقِيْقَةٌ، فَمَا حَقِيْقَةُ إِيْمَانِكَ؟ قَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لِذَالِكَ لَيْلِي وَاظْمَأَنَّ نَهَارِي، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا (وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ

---

**الحديث رقم ٢٦٩: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٣/٢٦٦، الحديث رقم: ٣٣٦٧، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧/٣٦٢، الحديث رقم: (١٠٥٩٠– ١٠٥٩١)، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/١٧٠، الحديث رقم:، ٣٠٤٢٣، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/٥٧ وقال رواه البزار، وعبد بن حميد فى المسند، ١/١٦٥، الحديث رقم: ٤٤٥، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/٣٦۔**

عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لَيْلِي وَاظْمَأْتُ نَهَارِي وَكَأَنِّي أَنْظُرُ عَرْشَ رَبِّي بَارِزًا) وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُونَ فِيْهَا. قَالَ: يَا حَارِثُ، عَرَفْتَ فَالْزَمْ، ثَـلَاثًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: أَصَبْتَ فَالْزِمْ، مُؤْمِنٌ نَوَّرَ اللّٰهُ قَلْبَهُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْهَيْثَمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.(١)

''حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے حارث! تو نے کیسے صبح کی؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقت ایمان کے ساتھ) صبح کی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً ہر ایک شے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، سو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کیا: میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے میں اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں پیاسا رہتا ہوں اور حالت یہ ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو سامنے ظاہر دیکھ رہا ہوں اور اہل جنت کو ایک دوسرے سے ملتے

---

(١) أخرجه إبن أبی شيبة فی المصنف، ٦/١٧٠، الحديث رقم: ٣٠٤٢٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٧/٣٦٣، الحديث رقم: ١٠٥٩٢، وفی كتاب الزهد الكبير، ٢/٣٥٥، الحديث رقم: ٩٧٣، و عبد الله بن المبارك فی كتاب الزهد، ١/١٠٦، الحديث رقم: ٣١٤، و قال ابن المبارك أخرجه البزار، الحديث رقم: ٣٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/٥٧، و قال الهيثمی رواه البزار.

ہوئے دیکھ رہا ہوں اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاتے دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تو نے (حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا، اب (اس سے) چمٹ جا۔ یہ کلمہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

''اور یہی روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے حقیقتِ ایمان کو پالیا، پس اس حالت کو تھامے رکھنا، تو وہ مومن ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نور سے بھر دیتا ہے۔''

اسے امام بیہقی، ابن ابی شیبہ اور ہیثمی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ہیثمی کے ہیں۔

٢٧٠/١١۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللهِ عزوجل كَفَاهُ اللهُ كُلَّ مَؤُوْنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حِيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَّلَهُ اللهُ إِلَيْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (دنیا سے) کٹ کر اللہ عزوجل کی طرف راغب ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت

---

**الحديث رقم ٢٧٠: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣/٣٤٦، الرقم: ٣٣٥٩، وفی المعجم الصغير، ١/٢٠١، الرقم: ٣٢١، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢/٢٨، الرقم: ١٠٧٦، ١٣٥١، والقضاعی فی مسند الشهاب، ١/٢٩٨، الرقم: ٤٩٣، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/٣٤١، الرقم: ٢٦٤٢، وقال المنذری: رواه أبو الشيخ فی كتاب الثواب، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/٣٠٣، والقرطبی فی الجامع لأحكام القرآن، ١٨/١٦١، وابن كثير فی تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٨١۔**

پوری کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) کٹ کر دنیا کی طرف راغب ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی (دنیا) کے سپرد کر دیتا ہے۔''

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٢٧١ / ١٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَضْطَرِبُ فَقَامَ يَدْعُوْ اللهَ لَهُ أَنْ يُعَافِيَهُ. فَقِيْلَ لَهُ: يَا مُوْسَى إِنَّهُ لَيْسَ الَّذِي يُصِيْبُهُ حَظٌّ مِنْ إِبْلِيْسَ وَلَكِنَّهُ جَوَّعَ نَفْسَهُ لِي فَهُوَ الَّذِي يَرَى أَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّاتٍ أَتَعَجَّبُ مِنْ طَاعَتِهِ لِي فَمُرْهُ فَلْيَدْعُ لَكَ فَإِنَّ لَهُ عِنْدِي كُلَّ يَومٍ دَعْوَةً.**

**رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.**

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ حالتِ اضطراب میں کھڑا تھا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ اے اللہ! اس کی پریشانی دور فرما۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا: اے موسیٰ! یہ وہ نہیں ہے جس پر شیطان کا کوئی تسلط ہو لیکن اس نے خود اپنے نفس کو میرے لیے خوب بھوکا رکھا اور یہ وہ شخص ہے جو یہ یقین رکھتا ہے کہ میں ہر روز اس کی طرف کئی بار دیکھتا ہوں۔ میں اس کی وہ اطاعت جو میرے لئے ہے، اس سے بہت زیادہ خوش ہوں۔ پس

---

**الحديث رقم ٢٧١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٢٦٨، الرقم: ١١٦٩٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٢٦، الرقم: ٨٦٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٢٦۔**

آپ اسے کہو کہ وہ آپ کے لیے دعا کرے۔ بے شک ہر روز میں اس کی دعا سنتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

**٢٧٢ / ١٣۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَقُوْلُ: مَا تَزَيَّنَ الْأَبْرَارُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ.**

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: نیک لوگ دنیا سے بے رغبتی کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ خوبصورت نہیں لگتے۔''

اسے امام ابویعلی نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

**٢٧٣ / ١٤۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلًا وَعَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: انْظُرُوْا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَبَوَيْنِ يَغْذُوَانِهِ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى مَا تَرَوْنَ.**

---

**الحديث رقم ٢٧٢: أخرجه أبو يعلى فى المسند، ٣/١٩١، الرقم: ١٦١٧، والديلمى فى مسند الفردوس، ٤/١٠٥، الرقم: ٦٣٣٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/٧٦، الرقم: ٤٨٦٠، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٢٨٦۔**

**الحديث رقم ٢٧٣: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٦٠، الرقم: ٦١٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٨١، الرقم: ٣١٦٣، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٢٥٣، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٣٩١۔**

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا کہ وہ ایک مینڈھے کی کھال کمر کے گرد لپیٹے چلے آ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا دل نور سے بھر دیا ہے۔ میں نے اسے اس کے ماں باپ کے ساتھ دیکھا تھا کہ اسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے اور اب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نے اس کا یہ حال کیا ہے جو تم دیکھتے ہو۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں اور ابو نعیم نے ''حلیة الاولیاء'' میں اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

## ١٨۔ فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْقِيَامِ وَالْقَائِمِيْنَ بِاللَّيْلِ

﴿راتوں کو اٹھ کر یادِ الٰہی کرنے والوں کی فضیلت کا بیان﴾

٢٧٤/١۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الإِثْمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ أَصَحُّ.

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کرلو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔''

---

**الحديث رقم ٢٧٤: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: فى دعاء النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥/٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٩، والحاكم فى المستدرك، ١/٤٥١، الرقم: ١١٥٦، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/٥٠٢، الرقم: ٤٤٢٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٨/٩٢، الرقم: ٧٧٦٦۔**

**الحديث رقم ٢٧٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (١١٩)، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٩، والنسائى فى السنن، كتاب: المواقيت، باب: النهي عن الصلاة بعد العصر، ١/٢٧٩، الرقم: ٥٧٢، وفى كتاب: التطبيق، باب: أقرب ما يكون العبد من الله عزوجل ←**

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح تر ہے۔

٢٧٥ / ٢۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضي الله عنه: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اپنے بندے کے سب سے زیادہ نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تم اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکو تو ضرور ہو جاؤ۔''

اسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٧٦ / ٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا مِنَ

---

..... ٢/٢٢٦، الرقم: ١١٣٧، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢/١٨٢، الرقم: ١١٤٧، والحاكم فى المستدرك، ١/٤٥٣، الرقم: ١١٦٢، وَقَالَ الحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٣/٤، الرقم: ٤٤٣٩، والطبرانى فى مسند الشاميين، ١/٣٤٩، الرقم: ٦٠٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٢٤٥، الرقم: ٩٣٣۔

**الحديث رقم ٢٧٦: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: التطوع، باب: الحث على قيام الليل، ٢/٧٠، الرقم: ١٤٥١، وابن ماجة فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل، ١/٤٢٣، الرقم: ١٣٣٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ١/٤١٣، الرقم: ←**

الذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنِّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خود رات کو بیدار ہو اور اپنی اہلیہ کو (بھی) بیدار کرے، دونوں دو رکعت نفل مل کر ادا کریں تو ان کا شمار اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور (کثرت سے) ذکر کرنے والی عورتوں میں ہوگا۔''

اسے امام ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا یہ الفاظ بھی نسائی کے ہیں نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٧٧/٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ لَقَدْ أَعَدَّ اللهُ لِلَّذِيْنَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَلَا يَعْلَمُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلَا

---

..... ١٣١٠، ١١٤٠٦، والحاكم فى المستدرك، ١/٤٦١، الرقم: ١١٨٩، ٣٥٦١، وعبد الرزاق فى المصنف، ٣/٤٨، الرقم: ٤٧٣٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/٥٠١، الرقم: ٤٤٢٠، وفى السنن الصغرى، ١/٤٧٣، الرقم: ٨٦٩، وفى شعب الإيمان، ٣/١٢٦، الرقم: ٣٠٨٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٢٤٢، الرقم: ٩٢٢، والهيثمى فى موارد الظمآن، ١/١٦٨، الرقم: ٦٤٥، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٣/١٢٧، ٤٨٩۔

الحديث رقم ٢٧٧: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٢/٤٤٨، الرقم: ٣٥٥٠، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٧/٣٤، ١٠٨، الرقم: ٣٤٠٠٣، ٣٤٥٦٨، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٢٤٦، الرقم: ٩٣٨۔

نَبِيٌّ مُرْسَلٌ قَالَ: وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة،٣٢: ١٧].

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تہجد گزاروں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، کسی انسان کے دل میں ان کا خیال (تک) نہیں آیا، نہ ہی انہیں کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن پاک میں اس (مفہوم) کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں: ''سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔''

اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٢٧٨ / ٥۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُوْلُ: أَيْنَ

---

**الحديث رقم ٢٧٨: أخرجه البيهقى فى شعب الإيمان، ٣/١٦٩، الرقم: ٣٢٤٤، ٣٢٤٦، ونحوه الحاكم فى المستدرك، ٢/٤٣٣، الرقم: ٣٥٠٨، وابن المبارك فى كتاب الزهد، ١/١٠١، الرقم: ٣٥٣، والقرطبى فى الجامع لأحكام القرآن، ١٤/١٠٢، والطبرى فى جامع البيان، ٣٠/١٨٦، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٦١۔**

الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَنَحْوَهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی (یوں) اعلان کرے گا: جن لوگوں کے پہلو (اپنے رب کی یاد میں) بستروں سے جدا رہتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے مگر ان کی تعداد بہت کم ہو گی۔ پس وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہو جائیں گے پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب وکتاب کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے بھی اس کی مثل روایت کیا ہے۔

**٢٧٩/٦۔** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے اشراف (یعنی سردار) قرآن (کا علم اور عمل) رکھنے والے اور راتوں (کو جاگنے) والے (لوگ) ہیں۔''

---

**الحديث رقم ٢٧٩: أخرجه البيهقى فى شعب الإيمان، ٢/٥٥٦، الرقم: ٢٧٠٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢/١٢٥، الرقم: ١٢٦٦٢، (إِلَّا وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ)، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٢٤٣، الرقم: ٩٣٠، وقال المنذرى: رواه ابن أبى الدنيا فى كتاب التهجد، والإسماعيلى فى معجم شيوخ أبى بكر الإسماعيلى، ١/٣١٩، الرقم: ٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٧/١٦١۔**

اسے امام بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

## ١٩ ـ فَصْلٌ فِي فَضْلِ مُجَالَسَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَمُصَاحَبَتِهِمْ

### ﴿اولیاءِ کرام کی ہم نشینی اور صحبت کی فضیلت کا بیان﴾

٢٨٠ / ١ ـ عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً. وَنَافِخُ الْكِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوموسیٰ (اشعری) ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اور برے ساتھی کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے کیونکہ مشک والا یا تو تحفتًا تمہیں (تھوڑی بہت خوشبو) دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے۔

---

**الحديث رقم ٢٨٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: المِسكِ، ٥ / ٢١٠٤، الرقم: ٥٢١٤، وفی كتاب: البيوع، باب: فی العَطَّارِ وبيع المِسكِ، ٢ / ٧٤١، الرقم: ١٩٩٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: استحباب مجالسة الصالحين، ومجانبة قرناء السوء، ٤ / ٢٠٢٦، الرقم: ٧٢٧٠، ٧٣٠٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٧ / ٥٤، الرقم: ٩٤٣٥، والقضاعی فی مسند الشهاب، ٢ / ٢٨٨، الرقم: ١٣٨٠، والرويانی فی المسند، ١ / ٣١٨، الرقم: ٩٧٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ٢٤، الرقم: ٤٦٣٨.**

ورنہ عمدہ خوشبو تو تم پا ہی لو گے، رہی بھٹی والے (لوہار) کی بات تو (اس کی بھٹی کی آگ) یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گی وگرنہ تمہیں (بھٹی کی) بدبو تو ضرور پہنچے گی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٨١/٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ مَلائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ، قَالَ: فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ. وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوْا: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَنِي؟ قَالَ: فَيَقُوْلُونَ. لَا وَاللهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ: فَيَقُولُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُوْنَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَتَحْمِيدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ: فَيَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ؟ لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ:

---

الحديث رقم ٢٨١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل ذكر اللهﷻ، ٥/٢٣٥٣، الرقم: ٦٠٤٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٣٩، الرقم: ٨٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٩، الرقم: ٥٣١، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٣٤٥، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٨، الرقم: ٢٣١٦۔

مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَا وَاللهِ يَا رَبِّ. مَارَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ: فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُم، قَالَ: يَقُوْلُ: مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ، لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ، لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں تو نداء دیتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی طرف دوڑ آؤ۔ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ آسمان دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری پاکیزگی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کریں گے: خدا کی قسم! تجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اے رب! تیری قسم، انہوں نے اسے تو نہیں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت رکھنے

والے ہو جائیں۔ (پھر) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم، اسے تو نہیں دیکھا۔ (پھر) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کا اس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ (پھر) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں فلاں ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا بلکہ وہ تو اپنی حاجت کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ (اولیاء اللہ) ایسے ہمنشیں ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بدبخت نہیں رہتا۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٨٢/٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً، سَيَّارَةً فُضُلًا، يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ، قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتَّى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عزوجل. وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ، يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيُهَلِّلُونَك وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيَسْأَلُونَكَ،

---

الحديث رقم ٢٨٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعا والتوبة والاستغفار، باب: فضل مجالس الذكر، ٤/٢٠٦٩، الرقم: ٢٦٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٢، الرقم: ٧٤٢٠، ٢/٣٨٢، الرقم: ٨٩٦٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٩، الرقم: ٢٣١٦، ٤/٢٤٤، الرقم: ٥٥٢٣۔

قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوْا: يَسْأَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: لَا أَيْ رَبِّ قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُونَكَ. قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُونَنِي؟ قَالُوْا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ. قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: لَا قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ. قَالَ: فَيَقُولُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، وَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبِّ، فِيْهِمْ فُلَانٌ، عَبْدٌ خَطَّاءٌ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ، لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو ذکر کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان (ذاکرین) کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کو (اوپر تلے) ڈھانپ لیتے ہیں، حتی کہ زمین سے لے کر آسمانِ دنیا تک جگہ بھر جاتی ہے، جب ذاکرین مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں، پھر اللہ عزوجل ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ اسے ان سے زیادہ علم ہوتا ہے ''تم کہاں سے آئے ہو؟'' وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین پر تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو **سبحان الله، الله أكبر، لا إله إلّا الله** اور **الحمد لله** کہہ رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں اے ہمارے رب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا عالم ہوتا؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب تیری دوزخ سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر کس قدر پناہ مانگتے؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے استغفار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کو بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے انہیں عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی اس سے میں نے انہیں پناہ دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے میرے رب ان میں فلاں خطا کار بندہ بھی تھا، وہ اس مجلس کے پاس سے گزرا اور ان کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٨٣/٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْعَنْ أَبِي سَعِيْدٍالْخُدْرِيِّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ، فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ، فَإِذَا وَجَدُوا أَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ، تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيْئُونَ فَيَحُفُّونَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ اللهُ: عَلَى أَيِّ شَيءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ وَيَذْكُرُوْنَكَ قَالَ: فَيَقُولُ: فَهَلْ رَأَوْنِي؟ فَيَقُولُونَ: لَا،

---

الحديث رقم ٢٨٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ ، باب: ما جاء إن لله ملائكة سياحين في الأرض، ٥/٥٧٩، الرقم: ٣٦٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥١، الرقم: ٧٤١٨۔

قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْكَ لَكَانُوا أَشَدَّ تَحْمِيدًا وَأَشَدَّ تَمْجِيْدًا، وَأَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَأَيُّ شَيءٍ يَطْلُبُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: يَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَا قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَمِنْ أَيِّ شَيءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالُوا: يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: هَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا، وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا، وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: إِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ هُمْ لِحَاجَةٍ، فَيَقُوْلُ: هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيسٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جو اعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں زمین پر پھرتے رہتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور اہلِ مجلس کو نچلے آسمان تک ڈھانک لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے تیرے بندوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ تیری حمد اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور تیرا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حالت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: (یا اللہ!) اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو پہلے سے کہیں زیادہ تیری حمد کریں، بزرگی بیان کریں اور تیرا ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے

جواب دیتے ہیں: جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھ رکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی شدید طلب اور حرص کرتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھ رکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: (یا اللہ!) اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے زیادہ بھاگتے، بہت ڈرتے اور اس سے زیادہ پناہ مانگتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرشتو! گواہ رہو میں نے انہیں بخش دیا۔ وہ عرض کرتے ہیں: (یا اللہ!) ان میں فلاں آدمی بہت بڑا گنہگار ہے وہ ذکر سننے کے لیے نہیں بلکہ کسی کام کے لیے ان کے پاس آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشیں محروم و بدبخت نہیں رہتا۔''

---

**الحديث رقم ٢٨٤: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ ، باب: ما جاء فی صُحبَةِ المُؤمِنِ، ٤/٦٠٠، الرقم: ٢٣٩٥، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: مَن يؤمر أن يجالس، ٤/٢٥٩، الرقم: ٤٨٣٢، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٣١٤،الرقم: ٥٥٤۔٥٥٥۔٥٦٠، والدارمی فی السنن، ٢/١٤٠، الرقم: ٢٠٥٧، والحاكم فی المستدرك، ٤/١٤٣، الرقم: ٧١٦٩، وَقالَ الحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ۔ والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣/٢٧٧، الرقم: ٣١٣٦، وأبو يعلى فی المسند، ٢/٤٨٤، الرقم: ١٣١٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٧/٤٢، الرقم: ٩٣٨٣، وابن المبارك فی الزهد، ١/١٢٤، الرقم: ٣٦٤، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥/٣٥١، الرقم: ٨٤٠٣، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/١٥، الرقم: ٤٥٩٩، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/٥٠٢، الرقم: ٢٠٤٩۔ ٢٥٢٢۔**

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٨٤/٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ أَبُوعِيْسَىٰ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صرف مومن کی سنگت ہی اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار ہی کھائے۔''

اسے امام ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٨٥/٦۔ عَنْ أَبِي هَرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا لَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا، وَزَهِدْنَا فِي الدُّنْيَا، وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الآخِرَةِ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَآنَسْنَا أَهَالِيْنَا، وَشَمَمْنَا أَوْلَادَنَا أَنْكَرْنَا أَنْفُسَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذَلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ، وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللهُ

---

**الحديث رقم ٢٨٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى صفة الجنة ونعيمها، ٤/٦٧٢، الرقم: ٢٥٢٦، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/٣٩٦، الرقم، ٣٧٨٧، والطيالسى فى المسند، ١/٣٣٧، الرقم: ٢٥٨٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٥/٤٠٩، الرقم: ٧١٠١، وعبد بن حميد فى المسند، ١/٤١٥، الرقم: ١٤٢٠، وابن المبارك فى الزهد، ١/٣٨٠، الرقم: ١٠٧٥۔**

بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ كَي يُذْنِبُوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ .....الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں ہم دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے طالب ہو جاتے ہیں، اور جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو اپنے گھر والوں سے مانوس ہوتے ہیں اور اپنی اولاد سے ملتے جلتے ہیں تو ہمارے دل بدل جاتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسی حالت میں رہو جس طرح میرے پاس سے جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری زیارت کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک نئی مخلوق لے آئے گا تا کہ وہ گناہ کریں اور (توبہ کریں) اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے۔''

اسے امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٨٦/٧۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ أَصَابَكَ رِيْحُهُ، وَمَثَلُ

**الحديث رقم ٢٨٦: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ٢/٣٤١، الرقم: ٥٧٩، والبزار فى المسند، ٨/٤٤، الرقم: ٣٠٢٧، ٣١٩٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٤٠٤، الرقم: ١٩٦٢٤، والحاكم فى المستدرك، ٤/٣١٢، الرقم: ٧٧٤٩، وأبو يعلى فى المسند، ٧/٢٧٤، الرقم: ٤٢٩٥، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٦/١٩٩، الرقم: ٢٢١٥، ٢٢١٦، وقال المقدسى: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. والقضاعى فى مسند الشهاب، ٢/٢٨٧، الرقم: ١٣٧٧، وابن خلاد فى أمثال الحديث، ١/١١٣، الرقم: ٧٧-٧٨، وابن أبى عاصم فى كتاب الزهد، ١/٢٧٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٨/٦١، وقال الهيثمى: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.**

الْجَلِيْسِ السُّوءِ مَثَلُ الْقَيْنِ إِنْ لَمْ يُحْرِقْكَ بِشَرَرِهِ عَلَقَ بِكَ مِنْ رِيْحِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھے ساتھی کی مثال عطار کی سی ہے اس سے اگر تمہیں اور کچھ بھی نہ ملے تو اس کی (اچھی) خوشبو تو پہنچ ہی جائے گی، اور برے ساتھی کی مثال لوہار کی سی ہے اگرچہ وہ شعلوں کے ذریعے تمہیں نہ بھی جلائے مگر اس کی (بھٹی کی) بدبو تو تمہیں ضرور پہنچے گی۔''

اسے امام ابن حبان، احمد، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٨/٢٨٧۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ: عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّالَكَائِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

وفي رواية: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ: وَمَا رَأَيْتُ لِلْقَلْبِ أَنْفَعُ مِنْ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ.

''محمد بن حسان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عیینہ کو بیان کرتے ہوئے سنا

---

**الحديث رقم ٢٨٧: أخرجه أبو نعيم فى حلية الأولياء، ٧/٢٨٥، وأحمد بن حنبل فى الورع، ١/٧٦، وابن أبي عاصم فى كتاب الزهد، ١/٣٢٦، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١/٩٦، الرقم: ٤٥، والخطيب البغدادي فى تاريخ بغداد، ٣/٢٤٩، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ١٤/٦٤، وزاد: فرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سيد الصالحين، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٤٥، والسيوطى فى تدريب الراوى، ٢/١٤١۔**

کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔''

اسے امام ابونعیم، احمد، ابن ابی عاصم، لالکائی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ محمد بن یونس نے بیان کیا: میں نے دل کے لئے صالحین کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز نفع مند نہیں دیکھی۔''

اسے امام ابن جوزی نے روایت کیا ہے۔

## ٢٠۔ فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَوْلِيَاءَهُمُ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ تَعَالَى

### ﴿اولیاء اللہ کی زیارت باعثِ یادِ الٰہی ہونے کا بیان﴾

٢٨٨/١۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنها: قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَ لَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا، ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں تم میں سے سب سے بہترین لوگوں کے

---

**الحديث رقم ٢٨٨: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: من لا يؤبه له، ٢/١٣٧٩، الرقم: ٤١١٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٤٥٩، الرقم: ٢٧٦٤٠، والبخارى فى الأدب المفرد، ١/١١٩، الرقم: ٣٢٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٤/١٦٧، الرقم: ٤٢٣۔**

**الحديث رقم ٢٨٩: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، سورة يونس، ٦/٣٦٢، الرقم: ١١٢٣٥، وابن المبارك فى كتاب الزهد، ١/٧٢، ←**

بارے میں خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آ جائے۔''

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور بخاری نے الادب المفرد میں روایت کیا ہے۔

**٢٨٩ / ٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَوْلِيَاءِ اللهِ؟ فَقَالَ: الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ.**

''حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اولیاء اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جنہیں دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آ جائے (وہ اولیاء اللہ ہیں)۔''

اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

**٢٩٠ / ٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيْحُ لِذِكْرِ اللهِ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ.**

**رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.**

---

..... **الرقم: ٢١٧، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ١٠ / ١٠٨، الرقم: ١٠٥، والحكيم الترمذی فی نوادر الأصول فی أحاديث الرسول ﷺ، ٢ / ٣٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٧٨۔**

**الحديث رقم ٢٩٠: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠ / ٢٠٥، الرقم: ١٠٤٧٦، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٤٥٥، الرقم: ٤٩٩، وابن أبی الدنيا فی كتاب الأولياء، ١ / ١٧، الرقم: ٢٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٧٨، وَصَحَّحَهُ۔**

**الحديث رقم ٢٩١: أخرجه أبو يعلى فی المسند، ٤ / ٣٢٦، الرقم: ٢٤٣٧، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٢١٣، الرقم: ٦٣١، وأبو نعيم ←**

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کنجیاں ہوتے ہیں انہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آجاتا ہے۔''

اسے امام طبرانی، بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

**٢٩١ / ٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهُ وَزَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ. رَوَاهُ أَبُويَعْلَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَنَحْوَهُ أَبُو نُعَيْمٍ.**

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہمارے بہترین ہم نشین کون ہے؟ فرمایا: وہ جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔''

---

..... فی حلية الأولياء، ٧/٤٦، وابن المبارك فی الزهد، ١/١٢١، الرقم: ٣٥٥، وابن أبی الدنيا فی الأولياء، ١/١٧، الرقم: ٢٥، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١/٦٣، الرقم: ١٦٣، والهندی فی كنز العمال، ٩/٢٨، ٣٧، الرقم: ٢٤٧٦٤، ٢٤٨٢٠، والحسينی فی البيان والتعريف، ٢/٣٩، الرقم: ٩٩٤، وفی شرح الزرقانی، ٤/٥٥٣، والمناوی فی فيض القدير، ٣/٤٦٧، والعجلونی فی كشف الخفاء، ١/٣٩٣، الرقم: ١٠٥٩۔

**الحديث رقم ٢٩٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٤٣٠، الرقم: ١٥٦٣٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١/٢٠٣، الرقم: ٦٥١، وابن أبي الدنيا فی كتاب الأولياء، ١/١٥، الرقم: ١٩، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥/١٥٢، الرقم: ٧٧٨٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/١٤، الرقم: ٤٥٨٩، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١/٣٦٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/٥٨۔**

اسے امام ابویعلی، عبد بن حمید اور اسی طرح ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

**٢٩٢/٥۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الإِيْمَانِ حَتَّى يَغْضَبَ لِلّٰهِ وَيَرْضَى لِلّٰهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ اسْتَحَقَّ حَقِيْقَةَ الإِيْمَانِ، وَإِنَّ أَحِبَّائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِيْنَ يُذْكَرُوْنَ بِذِكْرِي وَأُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.**

''حضرت عمرو بن جموح ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ صرف اس وقت حقیقتِ ایمان کو پا سکتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہی (لوگوں) سے ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی (لوگوں) سے راضی ہو۔ (یعنی اس کی رضا و ناراضگی کا مرکز ومحور فقط ذاتِ الٰہی ہو) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پا لیا۔ بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرا ذکر کرنے سے وہ یاد آ جاتے ہیں اور ان کا ذکر کرنے سے میں یاد آ جاتا ہوں۔ (یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

**٢٩٣/٦۔ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ الْمُبَارَكِ.**

''حضرت حسن ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آ جاتا ہے۔''

---

**الحديث رقم ٢٩٣: أخرجه ابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/٣٩، الرقم: ١٧، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٤٠، الرقم: ٩٥٨۔**

# ٢١۔ فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَزِيَارَتِهِمْ فِي اللهِ تَعَالَى

## ﴿اللہ تعالیٰ کی خاطر باہم محبت کرنے والوں اور ایک دوسروں کی زیارت کرنے والوں کا بیان﴾

٢٩٤/١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن (ان جیسے اعمال کر کے) ان سے ملا

---

**الحديث رقم ٢٩٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب، باب: عَلَامَةُ الْحُبِّ فِي اللهِ عزوجل، ٥/٢٢٨٣، الرقم: ٥٨١٧، ٥٨١٨، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٤، الرقم: ٢٦٤٠، والترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء أن المرءَ مَعَ مَن أحبَّ، ٤/٥٩٦، الرقم: ٢٣٨٧، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. والنسائی فی السنن الكبرى، ٦/٣٤٤، الرقم: ١١٧٨، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٣١٦، الرقم: ٥٥٧، والبزار فی المسند، ٨/٣٢، الرقم: ٣٠١٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/٤٢، الرقم: ٣٥٦٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٢٣٩، ٣٩٥، ٣٩٨، ٤٠٥، وأبو يعلى فی المسند، ٩/١٠٠، الرقم: ٥١٦٦، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١/٣٨٧، الرقم: ٤٩٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/١٥، الرقم: ٤٥٩٧، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٨/٣٦، الرقم: ٢٩، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/٦٢١، الرقم: ٢٥٠٧۔**

نہیں ہے؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (روزِ قیامت) آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ (دنیا میں) محبت رکھتا ہوگا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٥/٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيءَ ( وفي رواية أحمد: قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ عَمَلٍ لَا صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ) إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ. فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيءٍ فَرَحَنَا بِقَولِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ

---

**الحديث رقم ٢٩٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، وفي كتاب: الأدب، باب: ما جاء في قول الرجل و يلك، ٥/٢٢٨٥، الرقم: ٥٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر و الصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ٤/٥٩٥، الرقم: ٢٣٨٥، وقال أبو عيسى: هذا حديث صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: إخبار الرجل الرجل بمحبته إياه، ٤/٣٣٣، الرقم: ٥١٢٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٢٩، الرقم: ٣٥٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٠٤، ١٦٨، ١٧٨، الرقم: ١٢٠٣٢، ١٢٧٣٨، ١٢٨٤٦، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٣٠٨، الرقم: ١٠٥، وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٧٢، الرقم: ٣٠٢٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٥٤، الرقم: ٨٥٥٦۔**

وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا (کہ قیامت کب آئے گی؟) آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کوئی عمل نہیں (امام احمد کی روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا: میں نے اس کے لئے بہت سے اعمال تو تیار نہیں کیے، نہ بہت سی نمازیں اور نہ بہت سے روزے تیار کیے) سوائے اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (قیامت کے روز) اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمیں (یعنی تمام صحابہ کرام ﷺ کو) کبھی کسی خبر سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمانِ اقدس سے ہوئی کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس ﷺ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں۔ لہٰذا امید کرتا ہوں کہ ان کی محبت کے باعث میں بھی ان حضرات کے ساتھ ہی ہوں گا اگرچہ میں نے ان جیسے اعمال تو نہیں کیے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٦/٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ يَومَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي؟ الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي

---

**الحديث رقم ٢٩٦: أخرجه مسلم فى صحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فى فضل الحب فى الله، ٤/١٩٨٨، الرقم: ٢٥٦٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٢٣٧، الرقم: ٧٢٣، ٨٤٣٦، ٨٨١٨، ١٠٧٩٠، ١٠٩٢٣، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٣٣٤، الرقم: ٥٧٤، والدارمى فى السنن، ٢/٤٠٣، الرقم: ٢٧٥٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١٠/٢٣٢۔**

يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَمِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا کیونکہ آج میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہے۔''

اسے امام مسلم، احمد، ابن حبان اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٩٧ / ٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى. فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكاً. فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا. غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ عزوجل. قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

---

**الحديث رقم ٢٩٧: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فى فضل الحب فى الله، ٤/١٩٨٨، الرقم: ٢٥٦٧، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٣٣١، ٣٣٧، الرقم: ٥٧٢، ٥٧٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٤٠٨، الرقم: ٩٢٨٠، ٩٩٥٩، ١٠٦٠٨، وأبويعلى فى المعجم، ١/٢١١، الرقم: ٢٥٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦/٤٨٨، وابن المبارك فى الزهد، ١/٢٤٧، الرقم: ٧١٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٠، الرقم: ٤٥٧٣، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ٧/٤٥٤، والخطيب البغدادي فى تاريخ بغداد، ٣/٤٠٠، الرقم: ١٥٢٧، ٥٧٥١، ٦٨٢٧، ٧٣٧٦۔**

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بھیج دیا، جب اس شخص کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے، تب اس فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔''

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**٢٩٨ / ٥۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: قَالَ اللهُ عزوجل: اَلْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

**وقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.**

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے

---

**الحديث رقم ٢٩٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء في الحب في الله، ٤ / ٥٩٧، الرقم: ٢٣٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤ / ١١، الرقم: ٤٥٧٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢ / ١٣١، والهيثمي في موارد الظمآن: ٦٢٢، الرقم: ٢٥١٠.**

(قیامت کے دن ایسے) نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔''

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٩٩/٦۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ (وفي رواية: أَحَبُّ الْأَعْمَالِ) اَلْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ بِطُوْلِهِ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اللہ عزوجل کے نزدیک) اعمال میں سب سے افضل عمل (اور ایک روایت میں ہے کہ پسندیدہ ترین عمل) اللہ عزوجل کے لئے محبت رکھنا اور اللہ عزوجل ہی کے لئے دشمنی رکھنا ہے۔''

اسے امام ابوداود نے روایت کیا اور امام احمد نے بھی طویل روایت میں ذکر کیا ہے۔

٣٠٠/٧۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ.

---

**الحديث رقم ٢٩٩: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: السنة، باب: مجانبة أهل الأهواء وبغضهم، ٤/١٩٨، الرقم: ٤٥٩٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/١٤٦، الرقم: ٢١٣٤١، والبزار فى المسند، ٩/٤٦١، الرقم: ٤٠٧٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٤، الرقم: ٤٥٩٣، والديلمى فى مسند الفردوس، ١/٣٥٥، الرقم: ١٤٢٩۔**

**الحديث رقم ٣٠٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، ٤/٢٢٠، الرقم:٤٦٨١، والحاكم فى المستدرك، ٢/١٧٨ الرقم: ٢٦٩٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٩/٤١، الرقم: ٩٠٨٣۔**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی، اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت رکھی، اللہ تعالیٰ کے لئے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے دینے سے ہاتھ روک لیا۔ پس اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔‘‘

اسے امام ابوداود اور حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

**٣٠١/٨۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ؟ قَالَ: إِنَّكَ يَا أَبَا ذَرٍّ، مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَأَعَادَهَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.**

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسا عمل نہیں کر سکتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

**الحديث رقم ٣٠١: أخرجه أبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: أخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ٤/٣٣٣، الرقم: ٥١٢٦، والبزار فی المسند، ٩/٣٧٣، الرقم: ٣٩٥، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٣١٥، الرقم: ٥٥٦، والدارمی فی المسند، ٢/٤١٤، الرقم: ٢٧٨٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/١٥٦، الرقم: ٦١٤١٦، ٢١٥٠١، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/١٢٨، الرقم: ٣٥١، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/١٥، الرقم: ٤٥٩٨، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/٦٢١، الرقم: ٢٥٠٦، والحارث فی المسند (زوائد الهيثمی)، ٢/٩٩١، الرقم: ١١٠٧۔**

اے ابوذر! تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: اے ابوذر! تو یقیناً ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے دوبارہ دہرایا۔''

اسے امام ابوداود، احمد، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی بزار کے ہیں۔

**٣٠٢/٩۔ عَنْ عَبْدِ السَّلامِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلإِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالأَرْكَانِ. قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هَذَا الإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُوْنٍ لَبَرَأَ.**

**رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان دل سے پہچاننے، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان پر عمل کرنے کا نام ہے۔

---

**الحديث رقم ٣٠٢: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١/٢٥، الرقم: ٦٥، والطبرانى فى العمجم الأوسط، ٦/٢٢٦، الرقم: ٦٢٥٤، وفى المعجم الأوسط، ٨/٢٦٢، الرقم: ٨٥٨٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/٤٧، الرقم: ١٦، والمروزى فى تعظيم قدر الصلاة، ٢/٧٤٢، وابن القيم فى حاشية على سنن أبى داود، ٢/٢٩٤۔**

(راوی) ابو صلت ہروی فرماتے ہیں: اگر یہ سند ﴿عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہم﴾ کسی پاگل پر پڑھ کر دم کیا جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔''

اسے امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٣٠٣/١٠۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ.**

**رَوَاهُ مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيْحِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.**

**وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.**

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری محبت واجب ہوگئی میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں، میری خاطر مجلسیں قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے۔''

---

**الحديث رقم ٣٠٣: أخرجه مالك فى الموطأ، ٢/٩٥٣، الرقم: ١٧١، وإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، وَصَحَّحَهُ ابن حبان فى الصحيح، ٢/٣٣٥، الرقم: ٥٧٥، والحاكم فى المستدرك، ٤/١٨٦، الرقم: ٧٣١٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١٠/٢٣٣، وَصَحَّحَهُ، وَوَافَقَهُ الذهبي، وقال ابن عبدالبر: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.**

**الحديث رقم ٣٠٤: أخرجه مالك في الموطأ، ٢/ ٩٥٣، الرقم: ١٧١١، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٣٥، الرقم: ٥٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٣، الرقم: ٢٢٠٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٨٠، الرقم: ١٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٨٣، الرقم: ٨٩٩٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ١٠، الرقم: ٤٥٧٤.**

اسے امام مالک نے اسناد صحیح کے ساتھ اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا نیز امام حاکم نے یہ بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

**٣٠٤/١١۔ عَنْ إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَإِذَا فَتًى شَابٌّ بَرَّاقُ الثَّنَايَا، وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ (وفي رواية: وَمَعَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ عِشْرُونَ. (وفي رواية: ثَلَاثُونَ) إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيءٍ أَسْنَدُوْهُ إِلَيْهِ، وَصَدَرُوْا عَنْ قَوْلِهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَقِيلَ: هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضي الله عنه، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ هَجَّرْتُ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيرِ، وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جِئْتُهُ، مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلّٰهِ، فَقَالَ: أَاللهِ؟ فَقُلْتُ: أَاللهِ، فَقَالَ: أَاللهِ؟ فَقُلْتُ: أَاللهِ، فَقَالَ أَاللهِ؟ فَقُلْتُ: أَاللهِ، فَأَخَذَ بَحَبْوِ رِدَائِي. (وفي رواية: بِحَبْوَتَي رِدَائِي) فَجَذَبَنِي إِلَيْهِ، وَقَالَ: أَبْشِرْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت ادریس خولانی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد دمشق میں داخل ہوا۔ پس اچانک میں نے ایک خوبصورت چمکتے ہوئے دانتوں والا نوجوان دیکھا اور اس کے ساتھ کچھ لوگ تھے (اور ایک روایت میں ہے: اور اس نوجوان کے ساتھ بیس صحابہ اور ایک روایت میں تیس صحابہ تھے) جب وہ کسی چیز میں اختلاف کرتے تو اس کی طرف متوجہ ہوتے اور اس کے اقوال سے مدد لیتے۔ پس میں نے اس نوجوان کے بارے

میں پوچھا تو کہا گیا: یہ حضرت معاذ بن جبل ﷺ ہیں، پس جب اگلا دن ہوا تو میں جلدی سے مسجد پہنچا تو میں نے اس نوجوان کو خود سے پہلے وہاں پہنچا ہوا اور نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ کہتے ہیں: نے ان کا انتظار کیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے۔ پھر میں ان کے پاس ان کے سامنے سے آیا۔ میں نے انہیں سلام کیا، اور پھر عرض کیا: خدا کی قسم! میں آپ سے اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: کیا واقعی اللہ تعالیٰ کے لیے؟ میں نے کہا: ہاں اللہ تعالیٰ کے لیے۔ انہوں نے پھر پوچھا: اللہ تعالیٰ کے لیے؟ میں نے کہا: ہاں اللہ تعالیٰ کے لیے۔ انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑا (اور ایک روایت میں ہے میری چادر کے دونوں کنارے پکڑے) اور مجھے اپنی طرف کھینچ کر فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو، میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر آپس میں بیٹھنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہے۔''

اسے امام مالک، ابن حبان اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٣٠٥/١٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ﷺ قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنْ أَحِبَّنِي وَأَحِبَّ أَحِبَّائِي وَحَبِّبْنِي إِلَى عِبَادِي قَالَ: يَا رَبِّ، أُحِبُّكَ وَأُحِبُّ أَحِبَّاءَكَ فَكَيْفَ أُحَبِّبُكَ إِلَى عِبَادِكَ قَالَ: اذْكُرْنِي لَهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَذْكُرُوا مِنِّي إِلَّا خَيْرًا.**

---

**الحديث رقم ٣٠٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٦٨، الرقم: ٣٤٢٥٤، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/٤٨-٤٩، الرقم، ٢٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/١، الرقم: ٧٦٦٨، والديلمي عن ابن عباس ﷺ في مسند الفردوس، ٣/٥، الرقم: ٤٥٤٣۔**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ (اے داود!) مجھ سے اور میرے دوستوں سے محبت کرو اور مجھے میرے بندوں کے لئے محبوب بناؤ۔ آپ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! میں تجھ سے اور تیرے دوستوں سے محبت تو کرتا ہوں لیکن میں تجھے تیرے بندوں کے لئے کیسے محبوب بناؤں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے لئے میرا ذکر کر پھر وہ مجھے ہرگز یاد نہیں کریں گے مگر بھلائی کے ساتھ۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

**٣٠٦/١٣۔ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ: خِيَارُ عِبَادِ اللهِ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اللهَ وَالَّذِيْنَ يُحَبِّبُوْنَ اللهَ إِلَى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ يُرَاعُوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْأَظِلَّةَ وَالنُّجُوْمَ لِذِكْرِ اللهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.**

’’حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت ان بندوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں جو سورج، چاند، سایوں اور ستاروں (کے اوقات) کی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے

---

**الحديث رقم ٣٠٦: أخرجه ابن أبى الدنيا فى الأولياء، ١/٤٨، الرقم: ٢٨، وابن أبى عاصم فى كتاب الزهد، ١/١٤٣۔**

**الحديث رقم ٣٠٧: أخرجه ابن أبى الدنيا فى الأولياء، ١/٥٣، الرقم: ٣٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢٢٢، وابن المبارك فى الزهد، ١/٧١، الرقم: ٢١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥٠٠، الرقم: ٩٠٥٣، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/٣٦٥، وابن الجوزى في صفوة الصفوة، ١/٤١، والمناوى فى فيض القدير، ٤/٩٠۔**

رعایت کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی الدنیا اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

**٣٠٧/ ١٤۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ مُوْسَى عليه السلام: يَا رَبِّ، مَنْ أَهْلُكَ الَّذِيْنَ هُمْ أَهْلُكَ وَالَّذِيْنَ يُؤْوُوْنَ فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هُمُ التَّرِبَّةُ أَيْدِيْهِمُ الطَّاهِرَةُ قُلُوْبُهُمُ الَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي (وفي رواية لابن المبارك: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي الَّذِيْنَ يُعَمِّرُوْنَ مَسَاجِدِي وَيَسْتَغْفِرُوْنِي بِالْأَسْحَارِ) الَّذِيْنَ إِذَا ذَكَرْتُ ذَكَرُوْنِي وَإِذَا ذَكَرُوْنِي ذَكَرْتُهُمْ يُسْبِغُوْنَ الْوُضُوْءَ عِنْدَ الْمَكَارِهِ وَيُنِيْبُوْنَ إِلَى ذِكْرِي كَمَا تُنِيْبُ النُّسُوْرُ إِلَى أَوْكَارِهَا يُكَلَّفُوْنَ بِحُبِّي كَمَا يُكَلَّفُ الصَّبِيُّ بِحُبِّ النَّاسِ يَغْضِبُوْنَ لِمَحَارِمِي إِذَا اسْتُحِلَّتْ كَمَا يَغْضَبُ النَّمِرُ إِذَا حَرَبَ.**

**رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

’’حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! کون سے لوگ حقیقی معنوں میں تیرے اہل میں سے ہیں اور وہ روزِ قیامت تیرے عرش کے سائے تلے پناہ لیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ لوگ جن کے ہاتھ تو خاک آلود لیکن دل پاکیزہ ہوتے ہیں جو میری عظمت کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں۔ (اور ابن مبارک کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے اہل وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ محبت کرتے ہیں جو میری مساجد کو آباد کرتے ہیں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر توبہ و استغفار کرتے ہیں۔) وہ لوگ کہ جب میں ان کا ذکر کرتا ہوں وہ میرا ذکر کرتے ہیں اور جب وہ میرا ذکر کرتے ہیں میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔ جو شدت کے

اوقات (یعنی سخت سردی کے دنوں) میں بھی خوب اچھی طرح وضو کرتے ہیں اور میرے ذکر کی طرف اس طرح لپکتے ہیں جس طرح پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف لپکتے ہیں۔ وہ میری محبت میں یوں گرفتار ہوتے ہیں جس طرح چھوٹا بچہ لوگوں کی محبت میں گرفتار ہوتا ہے اور وہ میری حرام کردہ چیزوں کے حلال کیے جانے کے وقت یوں غضبناک ہوتے ہیں جس طرح لڑائی کے وقت شیر غضبناک ہوتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی الدنیا، ابونعیم، ابن مبارک اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٣٠٨/١٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا لِلّٰهِ عزوجل، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ، لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ: هَذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.**

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دو بندے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں۔ خواہ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ (شخص) جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٣٠٩/١٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ**

---

**الحديث رقم ٣٠٨: أخرجه البيهقى فى شعب الإيمان، ٦/٤٩٢، الرقم: ٩٠٢٢۔**

**الحديث رقم ٣٠٩: أخرجه البيهقى في شعب الإيمان، ٦/٥٠٠، الرقم: ٩٠٥١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٦٥، الرقم: ٤٤٣٦، والسيوطى فى الدر المنثور، ١٣/٢١٦۔**

اللّٰهُ سُبْحَانَهَ يَقُولُ: إِنِّي لَأَهُمُّ بِأَهْلِ الْأَرْضِ عَذَابًا، فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى عَمَّارِ بُيُوتِي وَالْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ، صَرَفْتُ عَنْهُمْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں زمین والوں پر عذاب نازل کرنا چاہتا ہوں لیکن جب میرے لیے میرا گھر آباد کرنے والوں، میرے لیے باہم محبت کرنے والوں اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والوں کو دیکھتا ہوں تو (اپنا غضب) ان سے پھیر دیتا ہوں۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

## ٢٢۔ فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ

### ﴿اولیاء و صالحین سے توسّل کا بیان﴾

٣١٠/١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى

---

الحديث رقم ٣١٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، ٣/١٣٣٥، الرقم: ٣٤٤٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٧، الرقم: ١٠٥٦، وابن حبان فی الصحيح، ١١/٨٦، الرقم: ٤٧٦٨۔

**النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ.**

**مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہاں۔ تو انہیں (اس صحابی رسول کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و منزلت کی وجہ سے) فتح عطا کر دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ پھر انہیں

---

**الحديث رقم ٣١١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سُؤَالِ النَّاسِ الإمام الاستسقاء، إذا قَحَطُوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٤، وفی كتاب: فضائل الصحابة، باب: ذكر العَبَّاسِ بنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ رضی الله عنهما، ٣/١٣٦٠، الرقم: ٣٥٠٧، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢/٣٣٧، الرقم: ١٤٢١، وابن حبان فی الصحيح، ٧/١١٠، الرقم: ٢٨٦١، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣/٤٩، الرقم: ٢٤٣٧، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢٢٠، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١/٢٧٠، الرقم: ٣٥١، واللالكائی فی كرامات الأولياء، ١/١٣٥، الرقم: ٨٧، وابن عبدالبر فی الاستيعاب، ٢/٨١٤، وابن جرير الطبری فی تاريخ الأمم والملوك، ٤/٤٣٣۔**

(اس تابعی کے عند اللہ مقام و مرتبہ کی وجہ سے) فتح عطا کر دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں، تو انہیں (اس تبع تابعی کی موجودگی کی وجہ سے) فتح عطا کر دی جائے گی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٣١١/٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: كَانَ إِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما. فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.**

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے اور یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرّم ﷺ کو وسیلہ بنایا کرتے تھے اور تُو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم ﷺ کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں۔ پس ہم پر بارش برسا۔ فرمایا: تو ان پر بارش برسا دی جاتی۔''

اسے امام بخاری اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٣١٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم، ٣/١٢٨٠، الرقم: ٣٢٨٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: التوبة، باب: قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، ٤/٢١١٩، الرقم: ٢٧٦٦، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٣٨٠، الرقم: ٦١٥، وأبو يعلى فی المسند، ٢/٥٠٨، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥/٣٩٧.**

٣١٢/٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ: قِيْسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں سے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے اور پھر مسئلہ پوچھنے نکلا تھا (کہ اس کی توبہ قبول ہوسکتی یا نہیں)۔ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: کیا (اس گناہ سے) توبہ کی کوئی صورت ممکن ہے؟ راہب نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے اس راہب کو بھی قتل کردیا۔ پھر اس نے ایک اور شخص سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ تم فلاں بستی (میں جہاں نیک لوگ رہتے ہیں) جاؤ (ان کے ساتھ مل کر توبہ کرو۔) وہ اس بستی کی طرف روانہ ہوا لیکن ابھی راستے میں بھی نہیں پہنچا تھا کہ اس کی موت واقع ہوگئی۔ موت کے وقت اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر لیا تھا۔ رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہونے لگا کہ کون اسے لے جائے۔ پس اللہ تعالی نے اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کے

---

**الحديث رقم ٣١٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: التوبة، باب: قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، ٤/٢١١٨، الرقم: ٢٧٦٦، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٣٧٦، الرقم: ٦١١، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٨/١٧، وفي شعب الإيمان، ٥/٣٩٧، الرقم: ٧٠٦٦، والمنذری فی الترغيب و الترهيب، ٤/٥٠، الرقم: ٤٧٦٧۔**

لئے جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش کے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جائے۔ پھر اللہ تعالی نے فرشتوں سے فرمایا: اب دونوں کا فاصلہ دیکھو (جس طرف کا فاصلہ کم ہو اسے اس بستی کے رہنے والوں کے حساب میں ڈال دو) اور جب فاصلہ ناپا گیا تو اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) ایک بالشت نعش سے زیادہ قریب پایا اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣١٣/٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: كَانَ فِي مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ فَكَمَلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ: نَعَمْ وَمَنْ يَحُوْلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ: إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُوْرَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ: قِيْسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ. فَقَاسُوهُ، فَوَجَدُوْهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ. قَالَ قَتَادَةُ: فَقَالَ الْحَسَنُ: ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی قوم کا ایک آدمی تھا جس نے ننانوے لوگوں کو قتل کیا تھا اس کے بعد وہ لوگوں سے اہلِ زمین میں سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھنے لگا۔ لوگوں نے اسے ایک راہب کے پاس بھیجا وہ اس کے پاس آیا اور پوچھا کہ اس نے ننانوے قتل کیے ہیں تو کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس نے اسے (یعنی راہب کو) بھی قتل کر دیا اور سو کا عدد پورا کر دیا۔ پھر وہ دوبارہ لوگوں سے اہلِ زمین کے سب سے بڑے عالم کا پتہ پوچھنے لگا۔ لوگوں نے اسے ایک عالم کا پتہ بتایا۔ اس نے اس عالم سے پوچھا کہ اس نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے، کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس (عالم) نے کہا: ہاں! تمہارے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ تم فلاں فلاں بستی کی طرف جاؤ۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ جا کر عبادت کرو اور اپنے علاقہ کی طرف واپس مت جانا وہ برائی کی جگہ ہے۔ الغرض وہ وہاں سے چلا۔ ابھی وہ آدھے راستے میں ہی تھا کہ اسے موت نے آ لیا۔ رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اس کے بارے میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ وہ دل سے تائب ہو کر اللہ کی طرف آیا تھا (اس لئے وہ جنت کا حقدار ہے) جبکہ عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تھا (اس لئے وہ جہنم میں جائے گا)۔ پس ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا تو انہوں نے اسے اپنے درمیان ثالث بنا لیا۔ اس (فرشتے) نے کہا: دونوں بستیوں کا درمیانی فاصلہ ماپ لو پھر جو بستی زیادہ قریب ہو اسے اسی بستی کے رہنے والوں کے حساب میں ڈال دو۔ پس فرشتوں نے ماپا تو اسے اس (صالحین کی) زمین کے

---

**الحديث رقم ٣١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، ٤/٢١١٩، الرقم: ٢٧٦٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٠٥، الرقم: ١٠٣٣۔**

زیادہ قریب پایا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ پس رحمت کے فرشتے اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب اسے موت آئی تو اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر لیا تھا (پس اس بستی والوں کے وسیلہ سے اس کی مغفرت ہوگئی)۔''

اسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**٣١٤/٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ: هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ. فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيْهَا قَوْمٌ صَالِحُوْنَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَأَى بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا.**

**وفي رواية زاد: فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى.**

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا، پھر وہ یہ پوچھتا پھرتا تھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے ایک راہب کے پاس جا کر یہ سوال کیا کہ کیا اس کے لئے توبہ ہے؟

**الحديث رقم ٣١٥: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الديات، باب: هل لقاتل مؤمن توبة، ٢/٧٢٥، الرقم: ٢٦٢٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٢٠، الرقم: ١١١٧٠، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٠٨، الرقم: ١٣٥٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٦٣، الرقم: ٣٤٢٢٠۔**

راہب نے کہا: تمہاری توبہ قبول نہیں ہوسکتی۔ یہ سن کر اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا اور اس نے پھر سوال کرنا شروع کیا اور وہ اس بستی سے نکل کر دوسری بستی کی طرف جانے لگا جس میں کچھ نیک لوگ رہتے تھے۔ جب اس نے اس راستہ کا کچھ حصہ طے کیا تھا تو اسے اس کی موت نے آ لیا۔ اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر دیا اور اس حال میں اسے موت آ گئی۔ پھر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں بحث ہوئی۔ وہ ایک بالشت کے برابر نیک آدمیوں کی بستی کے قریب تھا۔ سو اسے اس نیک لوگوں کی بستی سے لاحق کر دیا گیا۔

ایک اور روایت میں اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس (برے لوگوں کی) بستی سے کہا: تو (اس کی نعش سے) دور ہو جا اور اس (نیک لوگوں کی) بستی سے کہا تو (اس کی نعش سے) قریب ہو جا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

**٣١٥/٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: أَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي إِنَّ عَبْدًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: بَعْدَ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا؟ فَانْتَضَى سَيْفَهُ فَقَتَلَهُ فَأَكْمَلَ بِهِ الْمِائَةَ، ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ مِائَةَ نَفْسٍ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: وَيْحَكَ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ أُخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الْخَبِيْثَةِ الَّتِي**

أَنْتَ فِيهَا إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ قَرْيَةِ كَذَا وَكَذَا فَاعْبُدْ رَبَّكَ فِيهَا فَخَرَجَ يُرِيْدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ فَعَرَضَ لَهُ أَجَلُهُ فِي الطَّرِيْقِ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ قَالَ: إِبْلِيْسُ: أَنَا أَوْلَى بِهِ إِنَّهُ لَمْ يَعْصِنِي سَاعَةً قَطُّ قَالَ: فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: إِنَّهُ خَرَجَ تَائِبًا.

قال همام: فحدثني حميد الطويل عن بكر بن عبد الله عن أبي رافع قال: فَبَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَلَكًا فَاخْتَصَمُوا إِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعُوا فَقَالَ: انْظُرُوا أَيَّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَتْ أَقْرَبَ فَأَلْحِقُوهُ بِأَهْلِهَا. قَالَ قَتَادَةُ: فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوتُ احْتَفَزَ بِنَفْسِهِ فَقَرُبَ مِنَ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةَ الْخَبِيْثَةَ فَأَلْحَقُوهُ بِأَهْلِ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جسے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے میرے کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی قوم کے کسی شخص نے ننانوے قتل کیے پھر اسے توبہ کا خیال آیا تو اس نے علماء سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کیں۔ لوگوں نے اسے ایک عالم کا پتہ بتایا وہ اس کے پاس جا کر کہنے لگا کہ میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا میرے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ اس نے جواب دیا: کیا ننانوے قتل کرنے کے بعد بھی! پھر اس (سوال کرنے والے) نے اپنی تلوار سونتی اور اسے بھی قتل کر دیا اور اس کے قتل کے ساتھ سو کا عدد پورا کر دیا۔ اسے پھر توبہ کا خیال آیا تو اس نے زمین پر بسنے والوں میں سے سب سے زیادہ علم رکھنے والے شخص کے بارے میں پوچھا تو اسے ایک آدمی کے

بارے میں بتایا گیا۔ اب وہ اس کے پاس آیا اور اس سے کہا: میں نے سو آدمیوں کا قتل کیا ہے، کیا میرے لیے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ اس نے جواب دیا: تجھ پر افسوس ہے۔ بھلا تمہارے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے؟ تو اس خبیث بستی سے نکل کر فلاں نیک لوگوں کی بستی کی جانب جا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔ وہ اس بستی کے ارادے سے چلا۔ راہ میں اس کی موت واقع ہوگئی۔ اس کی روح لے جانے کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہونے لگا۔ ابلیس کہنے لگا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں اس لئے کہ اس نے میری کبھی نافرمانی نہیں کی۔ رحمت کے فرشتے بولے: یہ توبہ کرنے نکلا تھا۔

حضرت ہمام نے ابو رافع ﷺ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا تاکہ ان میں فیصلہ کرے۔ انہوں نے فیصلہ اس پر چھوڑ دیا۔ اس نے کہا: یہ دیکھو کہ یہ شخص کس بستی کے زیادہ قریب ہے۔ جس کے قریب ہو اسے اسی میں شمار کرلو۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے یہ روایت کرتے ہیں کہ وہ موت کے وقت اس بستی کی جانب گھسٹ کر قریب ہو گیا تھا اور برے لوگوں کی بستی اس سے دور ہوگئی تھی اس لئے اسے نیک بستی والوں میں شمار کیا گیا تھا۔''

اسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٣١٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أويس قرنى، ٤/١٩٦٨، الرقم: ٢٥٤٢، وأبونعيم فى حلية الأولياء، ٢/٧٩، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٦/١٦٢، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٣/١٢٣، والذهبى فى ميزان الاعتدال، ١/٤٤٧۔**

٣١٦/٧۔ عَنْ أَسِيْرِ بْنِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ فِيْهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هَهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّيْنَ؟ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَدْ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ، لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوضِعَ الدِّيْنَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

’’حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ اہلِ کوفہ ایک وفد لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس رضی اللہ عنہ سے مذاق کرتا تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہاں کوئی قرن کا رہنے والا ہے؟ یہ سن کر وہ شخص حاضر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا اس کا نام اویس رضی اللہ عنہ ہو گا۔ یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں ہو گا۔ اسے برص کی بیماری تھی اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یا درہم کے برابر سفید داغ کے سوا باقی داغ اس سے دور کر دیئے تم میں سے جس شخص کی اس سے ملاقات ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے تمہاری مغفرت کی دعا کرائے۔‘‘

اسے امام مسلم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٣١٧: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: المشى إلى الصلاة، ١/٢٥٦، الرقم: ٧٧٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٢١، الرقم: ١١١٧٢، وابن الجعد فى المسند، ١/٢٩٩، الرقم: ٢٠٣١، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٢٥، رقم: ٢٩٢٠٢، وابن السنى في عمل اليوم والليلة، ١/٣٠، الرقم: ٨٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/١٣٥، الرقم: ٤٨٨۔**

٣١٧/٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا مانگے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے سائلین کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے (نماز کی طرف اٹھنے والے) اپنے قدموں کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک میں نہ کسی برائی کی طرف چلا ہوں نہ تکبر اور غرور سے، نہ دکھاوے اور نہ کسی دنیاوی شہرت کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضا کے حصول کے لئے نکلا ہوں۔

---

**الحديث رقم ٣١٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠/٢١٧، الرقم: ١٠٥١٨، ١٧/١١٧، الرقم: ٢٩٠، وأبو يعلى فی المسند، ٩/١٧٧، الرقم: ٥٢٦٩، والديلمی فی مسند الفردوس، ١/٣٣٠، الرقم: ١٣١١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/١٣٢۔**

سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے''۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔''

اسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٣١٨/٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ فُلَاةٍ فَلْيُنَادِ يَا عِبَادَ اللهِ، احْبِسُوْا عَلَيَّ، يَا عِبَادَ اللهِ، احْبِسُوا عَلَيَّ، فَإِنَّ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا سَيَحْبِسُهُ عَلَيْكُمْ.**

**رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.**

''حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی سواری جنگل بیاباں میں گم ہو جائے تو اس (شخص) کو (یہ) پکارنا چاہیے: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری سواری پکڑا دو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری سواری پکڑا دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے (ایسے) بندے اس زمین میں ہوتے ہیں، وہ تمہیں تمہاری سواری پکڑا دیں گے۔''

---

**الحديث رقم ٣١٩: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠/٢١٧، الرقم: ١٠٥١٨، ١٧/١١٧، الرقم: ٢٩٠، وأبو يعلى فی المسند، ٩/١٧٧، الرقم: ٥٢٦٩، والديلمی فی مسند الفردوس، ١/٣٣٠، الرقم: ١٣١١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/١٣٢۔**

**الحديث رقم ٣٢٠: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/٧٢١، الرقم: ٦٦١٠، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١/١٩٥، الرقم: ٥٢٠، وأبو يعلى فی المسند، ٨/٢١٣، الرقم: ٤٧٧٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٢/٢١٩۔**

اسے امام طبرانی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

**٣١٩/ ١٠۔ عَنْ عَتَبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رضی اللہ عنہ عَنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا أَوْ أَرَادَ أَحَدُكُمْ عَوْنًا وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُونِي يَا عِبَادَ اللهِ أَغِيْثُوْنِي فَإِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ وَقَدْ جُرِّبَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت عتبہ بن عزوان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے یا تم میں سے کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو تو اسے چاہیے کہ کہے: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری مدد کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں) اور یہ تجربہ شدہ بات ہے۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**٣٢٠/ ١١۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلَّى قَرِيْبًا مِنْهُ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ ﷺ**

---

**الحديث رقم ٣٢١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/ ٢٢٥، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٢/ ٣٥٨، الرقم: ١٣٣٣٤، والقضاعي فی مسند الشهاب، ٢/ ١١٧، الرقم: ١٠٠٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣/ ٢٦٢، الرقم: ٣٩٦٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٨/ ١٩٢۔**

أَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ. ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے دو مختصر رکعتیں ادا فرمائیں اس کے بعد حضرت اسامہ نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگ رہے ہیں: (اَللّٰهُمَّ، رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ ﷺ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ.) '' اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد ﷺ کے رب! میں عذابِ جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔''

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢١/١٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ خَلْقًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ، تَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ أُوْلٰئِكَ الْآمِنُونَ مِنْ عَذَابِ اللهِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

---

**الحديث رقم ٣٢٢: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/٣٧٧، الرقم: ٥٤٣٨، وابن عبد البر فى الاستيعاب، ٣/٩٨، والسيوطى فى الجامع الصغير، ١/٣٠٥، الرقم: ٥٥٩، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ٢/٩٢، والعسقلانى فى فتح البارى، ٢/٤٩٧، والقسطلانى فى المواهب اللدنية، ٤/٢٧٧، والسبكى فى شفاء السقام، ١/١٢٨، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٩/٣٤٨، والمناوى فى فيض القدير، ٥/٢١٥۔**

**(١) أخرجه تقي الدين السبكى فى شفا السقام فى زيارة خير الأنام، ١٠/١٢٨۔**

فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلوق کی حاجت روائی کے لئے خاص فرمایا ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لے کر آتے ہیں (اور وہ ان کی حاجت روائی کرتے ہیں)۔ اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے عذابِ الٰہی سے امان میں ہیں۔''

اسے امام ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**٣٢٢/١٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّهُ قَالَ: اسْتَقَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَذَا عَمُّ نَبِيِّكَ الْعَبَّاسُ نَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِهِ فَاسْقِنَا فَمَا بَرِحُوا حَتَّى سَقَاهُمُ اللهُ قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِوَالِدِهِ يُعَظِّمُهُ وَيُفْخِمُهُ وَيُبِرُّ قَسَمَهُ فَاقْتَدُوا أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُولِ اللهِ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَى اللهِ عزوجل فِيْمَا نَزَلَ بِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.**

**وقال الشيخ تقي الدين السّبكي (٧٥٦هـ): وكذالك يجوز مثل هذا التوسّل بسائر الصّالحين، وهذا شيء لا ينكر مسلم، بل**

---

**الحديث رقم ٣٢٢: أخرجه أبويعلى في المسند، ١٣/٣٤٦، الرقم: ٧٣٦١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٦٩، الرقم: ٨٦٧، وفي مسند الشاميين، ١/٣٤٩، الرقم: ٦٠٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٥١، الرقم: ٤٧٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢١٢۔**

منذين بملة من الملل. (1)

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ (یعنی قحط و ہلاکت کے سال) میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کو وسیلہ بنایا اور اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی۔ پھر لوگوں سے خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ویسا ہی سمجھتے تھے جیسے بیٹا باپ کو سمجھتا ہے۔ (یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بمنزلہ والد سمجھتے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تعظیم و توقیر کرتے اور ان کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ تاکہ وہ تم پر (بارش) برسائے۔''

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

امام تقی الدین سبکی نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: ''اس طرح اس واقعہ سے تمام صالحین کرام سے توسل کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ ایسی چیز ہے جس کا مسلمانوں نے انکار نہیں کیا بلکہ صرف فرقوں میں سے ایک فرقے منذین (نیا دین ایجاد کرنے والوں) نے توسل کا انکار کیا ہے۔''

**٣٢٣/ ١٤۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ رَبِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما عَلَى الْمِنْبَرِ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ فَلَقِيَ رَجُلًا. فَقَالَ: إِنَّ الآخَرَ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا كُلَّهُمْ ظُلْمًا، فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: حَدَّثْتُكَ أَنَّ اللهَ لَا يَتُوْبُ عَلَى مَنْ تَابَ كَذَبْتُكَ، هَاهُنَا قَوْمٌ يَتَعَبَّدُوْنَ، فَأْتِهِمْ تَعْبُدِ اللهَ**

مَعَهُمْ، فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِمْ، فَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ فَاجْتَمَعَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَبَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَقَالَ: قِيْسُوا مَا بَيْنَ الْمَكَانَيْنِ، فَأَيُّهُمْ كَانَ أَقْرَبَ فَهُوَ مِنْهُمْ، فَوَجَدُوْهُ، أَقْرَبَ إِلَى دَيْرِ التَّوَّابِيْنَ بِأَنْمُلَةٍ فَغُفِرَ لَهُ. رَوَاهُ أَبُويَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدُهُمَا جَيِّدٌ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابوعبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا۔ پس وہ ایک شخص سے ملا اور اسے کہا: میں نے ننانوے قتل کیے ہیں۔ کیا اب بھی آپ میرے لئے کوئی توبہ کی سبیل پاتے ہیں؟ اس آدمی نے کہا: (اگر) میں تجھے کہوں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اس سے توبہ کرتا ہے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس فلاں جگہ پر کچھ لوگ ایسے ہیں جو (دن رات) اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، ان لوگوں کے پاس چلے جاؤ اور ان کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ پس اس آدمی نے ان لوگوں کی طرف جانے کا ارادہ کیا لیکن راستہ میں اس کی موت واقع ہوگئی۔ اسی جگہ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جمع ہوگئے۔ (اور ان کے مابین اس شخص کی لاش لے جانے پر تکرار ہونے لگی)۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا اور فرمایا: دونوں جگہوں کا

---

**الحديث رقم ٣٢٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٦٣، الرقم: ٣٤٢١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٧١، الرقم: ٨٨٥١، و ابن راشد في الجامع، ١١/٢٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٥٠، الرقم: ٤٧٦٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢١٣**

درمیانی فاصلہ ماپ لو، پھر جو جگہ اُس سے زیادہ قریب ہو گی وہ انہی میں سے ہوگا۔ پس جب انہوں نے جگہ ماپی تو وہ توّابین (نیک لوگوں) کی بستی سے دوسری جگہ کی نسبت چند پُورے قریب تھا۔ سو اس کی بخشش کر دی گئی۔''

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے ان میں سے ایک جید ہے۔ اور یہ الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

**٣٢٤/١٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ فِي قَوْمٍ كُفَّارٍ وَكَانَ فِيمَا بَيْنَهُمْ قَوْمٌ صَالِحُوْنَ قَالَ: فَطَالَمَا كُنْتُ فِي كُفْرِي لَآتِيَنَّ هَذِهِ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ فَأَكُونَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِهَا فَانْطَلَقَ فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاحْتَجَّ فِيهِ الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ يَقُوْلُ هَذَا: أَنَا أَوْلَى بِهِ وَيَقُولُ هَذَا: أَنَا أَوْلَى بِهِ إِذْ قَيَّضَ اللهُ بَعْضَ جُنُودِهِ فَقَالَ لَهُمَا: قِيْسُوا مَا بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ فَأَيَّتُهُمَا كَانَ أَقْرَبُ إِلَيْهِمَا فَهُوَ مِنْ أَهْلِهَا فَقَاسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدُوْهُ أَقْرَبُ إِلَى الْقِرْيَةِ الصَّالِحَةِ فَكَانَ مِنْهُمْ.**

**وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ: قَرَّبَ اللهُ إِلَيْهِ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ.**

**رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ مَوْقُوفًا وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.**

''حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ موقوفاً بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو تم سے پہلے لوگوں میں سے تھا وہ کافر لوگوں میں رہتا تھا اور ان کفار کے درمیان (ایک بستی میں) کچھ صالح لوگ بھی رہتے تھے۔ اس آدمی نے کہا: جب تک میں اپنے کفر پر رہا لیکن میں

---

**الحديث رقم ٣٢٥: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٥١، الرقم: ٤٧٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢١١۔**

ایک نہ ایک دن ضرور اس صالح بستی کی طرف آؤں گا اور اس کے اہل میں سے ہو جاؤں گا۔ پس وہ ایک دن (صدقِ نیت کے ساتھ صالحین سے ملنے) چلا (تو راہ میں ہی) اسے موت نے آلیا۔ پس اس (کی نعش لے جانے) کے بارے میں فرشتوں اور شیطان میں تکرار ہوگئی۔ ایک کہنے لگا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، دوسرا کہنے لگا: میں اس کا زیادہ حقدار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے (ملائکہ کے) لشکروں میں سے کسی فرشتے کو مامور کیا (کہ وہ ان دونوں کے پاس جا کر فیصلہ کرے)۔ پس اس فرشتے نے ان سے کہا: دونوں بستیوں کے درمیانی فاصلہ کو ماپ لو پھر یہ جس بستی کے زیادہ قریب ہو اسی کے اہل میں سے شمار کیا جائے۔ پس انہوں نے بستیوں کا درمیانی فاصلہ ماپا تو اسے قریہ صالحہ (یعنی نیک لوگوں کی بستی) کے زیادہ قریب پایا۔ پس وہ ان میں شمار ہو گیا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے موقوفاً روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

اور امام معمر بیان کرتے ہیں: اور میں نے کسی کو کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے قریہ صالحہ کو اس کے قریب کر دیا تھا (اور درحقیقت وہ اس سے دور تھی)۔''

**٣٢٥/١٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَومًا فَقَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَتَعَاظَمُهُ ذَنْبٌ غَفَرَهُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَتَلَ ثَمَانِيًا وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَأَتَى رَاهِبًا فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ ثَمَانِيًا وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ تَوبَةٍ؟ فَقَالَ لَهُ: قَدْ أَسْرَفْتَ فَقَامَ إِلَيْهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ أَتَى رَاهِبًا آخَرَ فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ تَوبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا قَدْ أَسْرَفْتَ فَقَامَ إِلَيْهِ**

فَقَتَلَهُ ثُمَّ أَتَى رَاهِبًا آخَرَ فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ تَوبَةٍ؟ فَقَالَ: لَقَدْ أَسْرَفْتَ وَمَا أَدْرِي، وَلَكِنْ هَاهُنَا قَرْيَتَانِ. قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا: نَصْرَةُ، وَالْأُخْرَى يُقَالُ لَهَا: كَفْرَةُ، فَأَمَّا أَهْلُ نَصْرَةَ فَيَعْمَلُوْنَ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَا يَثْبُتُ فِيْهَا غَيْرُهُمْ، وَأَمَّا أَهْلُ كَفْرَةَ فَيَعْمَلُونَعَمَلَ أَهْلِ النَّارِ لَا يَثْبُتُ فِيْهَا غَيْرُهُمْ، فَانْطَلِقْ إِلَى أَهْلِ نَصْرَةَ، فَإِنْ ثَبَتَّ فِيْهَا، وَعَمِلْتَ عَمَلَ أَهْلِهَا، فَلَا شَكَّ فِي تَوْبَتِكَ، فَانْطَلَقَ يَؤُمُّهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ أَدْرَكَهُ الْمَوتُ، فَسَأَلَتِ الْمَلَائِكَةُ رَبَّهَا عَنْهُ، فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى أَيِّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَ أَقْرَبَ، فَاكْتُبُوهُ مِنْ أَهْلِهَا، فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى نَصْرَةَ بِقِيْدِ أَنْمُلَةٍ فَكُتِبَ مِنْ أَهْلِهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: اللہ ﷻ کا ذکر بلند ہے اور وہ گناہ جسے وہ بخشتا ہے اس سے اس کی عظمت میں اضافہ نہیں ہوتا (بلکہ اس کی عظمت تو پہلے ہی سے بلند ہے)۔ (پھر آپ ﷺ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ) لوگوں میں سے ایک شخص تھا اور اس نے ۹۸ (اٹھانوے) قتل کیے ہوئے تھے۔ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اسے کہا: میں نے اٹھانوے قتل کیے ہوئے ہیں، کیا تو میرے لیے توبہ کی کوئی سبیل پاتا ہے؟ راہب نے اسے کہا: تو حد سے تجاوز کر چکا ہے (اس لیے تیری توبہ قبول نہیں ہو گی)۔ وہ آدمی کھڑا ہوا اور اس راہب کو بھی قتل کر دیا۔ پھر وہ ایک دوسرے راہب کے پاس آیا اور کہا: میں نے ننانوے (۹۹) قتل کیے ہوئے ہیں کیا میری توبہ کی کوئی سبیل ہے؟ اس راہب نے کہا: تو

حد سے تجاوز کر چکا ہے (اس لیے تیری توبہ قبول نہیں ہو گی)۔ اس نے اسے بھی قتل کر دیا۔ پھر وہ ایک اور راہب کے پاس آیا اور کہا: میں نے سو آدمیوں کا قتل کیا ہے۔ کیا تم میری توبہ کی کوئی سبیل پاتے ہو؟ اس راہب نے کہا: تو نے (اپنی جان پر) زیادتی کی ہے اور میں نہیں جانتا کہ تیری توبہ قبول ہو گی یا نہیں البتہ وہاں دو بستیاں ہیں۔ ایک بستی کو ''نصرہ'' اور دوسری کو ''کفرہ'' کہا جاتا ہے۔ پس اہلِ نصرہ اہلِ جنت کا عمل بجا لاتے ہیں اور اس بستی میں ان کے سوا اور کوئی نہیں رہتا۔ اور اہلِ کفرہ اہلِ دوزخ کا عمل بجا لاتے ہیں اور اس بستی میں ان کے سوا کوئی نہیں رہتا۔ پس تو اہلِ نصرہ کی طرف جا۔ اگر تو اس میں (نیک اعمال بجا لانے پر) ثابت قدم رہا اور اہل جنت کا عمل کیا تو تیری توبہ (کی قبولیت) میں کوئی شک نہیں ہے۔ پس وہ وہاں سے اس بستی کا قصد کر کے چل پڑا۔ یہاں تک کہ جب وہ دو بستیوں کے عین درمیان میں تھا اسے موت نے آ لیا۔ پس فرشتوں نے رب تعالیٰ سے اس کے (انجام کے) بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ دیکھو کہ وہ دونوں بستیوں میں سے کس کے زیادہ قریب تھا؟ پس وہ جس بستی کے زیادہ قریب ہوا سے اس بستی کے رہنے والوں میں شمار کر لو۔ سو فرشتوں نے اسے نصرہ (صالحین کی) بستی کے

---

**الحديث رقم ٣٢٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب الجنائز، باب: ما جاء فی عذاب القبر، ١/٤٦٢، الرقم: ١٣٠٨، وفی كتاب: الجنائز، باب: الميت يسمع خفق النعال، ١/٤٤٨، الرقم: ١٦٧٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: التی يصرف بها فی الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ٤/٢٢٠٠، الرقم: ٢٨٧٠، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: فی المسألة في القبر وعذاب القبر، ٤/٢٣٨، الرقم: ٤٧٥٢، والنسائی فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: المسألة فی القبر، ٤/٩٧، الرقم: ٢٠٥١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٢٦، الرقم: ١٢٢٩٣۔**

ایک بالشت قریب پایا۔ پس وہ اسی بستی کے اہل (یعنی نیک لوگوں) میں لکھا گیا (اور اس کا انجام نیک ہوا)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے مقبول سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور اس کے رجال، صحیح حدیث کے رجال ہیں جیسا کہ امام منذری اور ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

## ٢٣۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ

### ﴿اولیاء و صالحین کے جامع مناقب کا بیان﴾

٣٢٦/١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ

---

**الحديث رقم ٣٢٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الغَشْيِ المُثْقَلِ، ١/٧٩، الرقم: ١٨٢، وفی كتاب: الجمعة، باب: صلاة النساء مع الرجال فی الكسوف، ١/٣٥٨، الرقم: ١٠٠٥، وفی كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٧، الرقم: ٦٨٥٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الكسوف، باب: ما عرض على النبی ﷺ فی صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ٢/٦٢٤، الرقم: ٩٠٥، ومالك فی الموطأ، ١/١٨٩، الرقم: ٤٤٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٣٤٥، الرقم: ٢٦٩٧٠۔**

الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ لِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ. فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا. قَالَ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ. فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (اسے چھوڑ کر) لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے تب اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں تو اس شخص یعنی سیدنا محمد ﷺ کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ پس مومن کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول مکرم ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: (اگر تو ایمان نہ لاتا تو جہنم میں تیرا ٹھکانہ ہوتا) جہنم میں اپنے اس ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے (نیک اعمال کے سبب) اس کے بدلے جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔ پس وہ دونوں کو دیکھتا ہے اور منافق یا کافر سے جب پوچھا جاتا ہے: تو اس شخص (یعنی سیدنا محمد ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے: مجھے تو معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا: تو نے نہ جانا اور نہ پڑھا۔ اسے لوہے کے گُرز سے ایک ضرب لگائی جاتی ہے تو وہ (شدتِ تکلیف) سے

ایک اونچی چیخ مارتا ہے جسے سوائے جنات اور انسانوں کے سب قریب والے سنتے ہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

٣٢٧/ ٢۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَتْ: فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ فَيَقُوْلُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ،لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ.مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

---

**الحديث رقم ٣٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ [ الكهف: ٩ ]، ٣/١٢٨٣، الرقم: ٣٢٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى، وأنها سبقت غضبه، ٤/ ٣١٠، الرقم: ٢٧٥٦، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ٤/ ١١٢، الرقم: ٢٠٧٩۔ ٢٠٨٠، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/ ١٤٢١، الرقم: ٤٢٥٥، ومالك في الموطأ، كتاب: الجنائز، باب: جامع الجنائز، ١/ ٢٤٠، الرقم: ٥٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٥۔**

’’حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سورج گرہن کے روز حضور نبی اکرم ﷺ (نماز کسوف سے) فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جسے میں نے اپنی اس جگہ پر دیکھ نہ لیا ہو یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا۔ دجال کے فتنے جیسی آزمائش یا اُس کے قریب تر کوئی شے۔ (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تم میں سے ہر ایک کے پاس فرشتہ آئے گا اس سے کہا جائے گا کہ اس شخص (حضور نبی اکرم ﷺ) کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہو گا وہ کہے گا: یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کے ساتھ تشریف لائے۔ ہم نے ان کی بات مانی، اِن پر ایمان لائے اور اِن کی پیروی کی۔ اسے کہا جائے گا: آرام سے سو جا، ہمیں معلوم تھا کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہو گا (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تو کہے گا: مجھے نہیں معلوم میں لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا وہی کہہ دیتا تھا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

---

**الحديث رقم ٣٢٩: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الطب، باب: رُقْيَةِ النَّبِي ﷺ، ٥/٢١٦٨، الرقم: ٥٤١٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: السلام، باب: استحباب الرقية من العين والنملة والحملة والنظرة، ٤/١٧٢٤، الرقم: ٢١٩٤، وأبو داود فى السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقى، ٤/١٢، الرقم: ٣٨٩٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤/٣٦٨، الرقم: ٧٥٥٠، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الطب، باب: ما عوذ به النبى ﷺ وما عوذ به، ٢/١١٦٣، الرقم: ٣٥٢١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٩٣، الرقم: ٢٤٦٦١۔**

٣٢٨/٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِي، ثُمَّ اطْحَنُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيْحِ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ، فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيْكِ مِنْهُ ، فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ، أَوْ قَالَ: مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ، فَغَفَرَ لَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی اپنی جان پر ظلم و زیادتی کرتا رہا (یعنی بہت زیادہ گناہ کرتا رہا)، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا

---

**الحديث رقم ٣٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٥، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: فيمن أحب لقاء الله، ٤/١٠، الرقم: ١٨٣٥، ومالك في الموطأ، ١/٢٤٠، الرقم: ٥٦٩، و ابن حبان في الصحيح، ٢/٨٤، الرقم: ٣٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٨، الرقم: ٩٤٠٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٧٢، الرقم: ٤٤٦٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٧٢، الرقم: ٥٢٩٨۔**

**الحديث رقم ٣٣١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه و من كره لقاء الله كره الله لقاءه، ٤/٢٠٦٥، الرقم: ٢٦٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٧١، الرقم: ٥٢٩٧۔**

دینا، پھر (میرے جلے ہوئے جسم کو) پیس کر میری راکھ ہوا میں اُڑا دینا، اللہ رب العزت کی قسم! اگر میرے ربّ نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب کبھی کسی کو نہ دیا ہوگا۔ جب وہ فوت ہوگیا تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا: اپنے اندر موجود اس کے (بکھرے ہوئے ذرّات) جمع کر دے، اس نے ذرّات جمع کر دیئے تو وہ (پورے جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں اس کاروائی پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا: اے میرے رب! تیرے خوف نے تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**٣٢٩/٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيْضِ: بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مریض کے لئے فرمایا کرتے تھے: اللہ رب العزت کے نام سے (شفاء طلب کر رہا ہوں)، ہماری زمین کی مٹی اور بعض کے لعاب سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

**الحديث رقم ٣٣٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٢/٦٧١، الرقم: ٩٧٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٣٥٣، الرقم: ٢٣٠٣٥، وابن حبان فى الصحيح، ٧/٤٤٥، الرقم: ٣١٧٣، والرويانى فى المسند، ١/٦٧، الرقم: ١٥، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤/٧٩، الرقم: ٧٠٠٥۔**

٣٣٠/٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنِّسَائِيُّ وَمَالِكٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔''

اسے امام بخاری، نسائی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

٣٣١/٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَكَرَاهِيَةَ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ، فَقَالَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، فَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَسَخَطِهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو

---

**الحديث رقم ٣٣٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يقال عند دخول القبر والدعاء لأهلها، ٢/٦٦٩، الرقم: ٩٧٤، والنسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ٤/٩١، الرقم: ٢٠٣٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٢٢١، الرقم: ٢٥٨٩٧، وعبد الرزاق فى المصنف، ٣/٥٧٦، الرقم: ٦٧٢٢۔**

شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات ناپسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا موت کی نا پسندیدگی (اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی نا پسندیدگی ہے؟) ہم میں سے ہر شخص (طبعًا) موت کو نا پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات نہیں ہے، لیکن جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت، رضا اور جنت کی بشارت دی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔''

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

**٣٣٢/٧۔ عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ ..... وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ. وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ، لَلَاحِقُوْنَ. أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. رواهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.**

''حضرت بریدہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ انہیں سکھایا کرتے

---

**الحديث رقم ٣٣٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الكفاف والصّبر عليه، ٤/٥٧٥، الرقم: ٢٣٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٢، ٢٥٥، الرقم: ٢٢٢٢١، ٢٢٢٥١، والحاكم في المستدرك، ٤/١٣٧، الرقم: ٧١٤٨، وابن المبارك في الزهد، ١/٥٤، الرقم: ١٩٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢١٣، الرقم: ٧٨٦٠، والروياني في المسند، ٢/٢٨٠، ٢٨٧، الرقم: ١٢٠٥، ١٢١٩، وابن أبي عاصم في الزهد، ١/١١۔**

تھے کہ جب وہ قبور کی زیارت کے لئے جائیں تو ان میں سے کہنے والا کہے:..... اور حضرت زہیر کی روایت میں ہے: اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی ضرور بالضرور تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کے طلب گار ہیں۔''

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

**٣٣٣/٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، في رواية طويلة: قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ أَقُوْلُ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ (تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ) قَالَ: قُوْلِي: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ.**

**رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں زیارتِ قبور کے وقت اہلِ قبور سے کس طرح مخاطب ہوا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو، اے مومنو اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں۔''

---

**الحديث رقم ٣٣٥: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فى عذاب القبر، ٣/٣٨٣، الرقم: ١٧١، وابن حبان فى الصحيح، ٧/٣٨٦، الرقم: ٣١١٧، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٣/٥٦، الرقم: ١٢٠٦٢، وابن أبي عاصم فى السنة، ٢/٤١٦، الرقم: ٨٦٤، والمنذرى فى الترغيب والترغيب، ٤/١٩٩، الرقم: ٥٣٩٩، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٤/١٥٦، والمناوى فى فيض القدير، ٢/٣٣١۔**

اسے امام مسلم، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٣٣٤/٩۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوحَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ: عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.**

**وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا إِسْنَادٌ لِلشَّامِيِّيْنَ صَحِيْحٌ عِنْدَهُمْ.**

''حضرت ابو امامہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک میرا سب سے قابلِ رشک دوست وہ ہے جو قلیل المال والعیال (کم مال اور اولاد والا) ہو، اسے نماز سے وافر حصہ ملا ہو، اچھا عبادت گزار ہو، خاموشی اور پوشیدگی کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو، لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، حسبِ ضرورت روزی میسر ہو اور اسی پر وہ صابر ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں کو زمین پر مارتے ہوئے فرمایا: اس کی موت قریب آ گئی، اس پر رونے والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ سند اہلِ شام کی ہے اور صحیح ہے۔

**٣٣٥/١٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قُبِّرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا:**

الْمُنْكَرُ، وَالآخَرُ: النَّكِيْرُ، فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: مَا كَانَ يَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ هَذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِيْنَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَيَقُوْلُ: أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ؟ فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِي لَا يُوْقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ ذَلِكَ، فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ فِيْهَا أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ

---

الحديث رقم ٣٣٦: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ٢/٢، والترمذي في السنن، كتاب: البيوع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في التجار وتسمية النبي ﷺ، ٣/٥١٥، الرقم: ١٢٠٩، والدارمي في السنن، ٢/٣٢٢، الرقم: ٢٥٣٩، والدارقطني في السنن، ٣/٧، الرقم: ١٧-١٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٥٥٥، الرقم: ٢٣٠٨٨-٢٣٠٨٩، والحاكم في المستدرك، ٢/٧، الرقم: ٢١٤٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٩٩، الرقم، ٩٦٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٦٦، الرقم: ١٠١٩٦، وفي شعب الإيمان، ٢/٨٦، الرقم: ١٢٣٠، ٤/٢٢١، الرقم: ٤٨٥٥، والطبراني عن ابن عمر رضي الله عنهما في المعجم الأوسط، ٧/٢٤٣، الرقم: ٧٣٩٤.

الحديث رقم ٣٣٧: أخرجه الموفق فى مناقب الإمام الأعظم أبى حنيفة، ١/٣٦، والترمذي فى السنن، كتاب: الزهد، باب: فى التوكل على الله، ٤/٥٧٣، الرقم: ٢٣٤٤، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، ←

مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو یا (فرمایا:) تم میں سے کسی ایک کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں۔ اس عظیم ہستی (رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ وہ شخص وہی بات کہتا ہے جو دنیا میں کہا کرتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا۔ پھر اس کی قبر کو لمبائی و چوڑائی میں ستر ستر ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے اور نور سے بھر دیا جاتا ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے: (آرام سے) سو جا، وہ کہتا ہے: میں واپس جا کر اپنے گھر والوں کو بتا آؤں۔ وہ کہتے ہیں: نہیں۔ (نئی نویلی) دلہن کی طرح سو جاؤ جسے گھر والوں میں سے جو اسے محبوب ترین ہوتا ہے وہی اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (روزِ محشر) اُسے اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔ اگر وہ شخص منافق ہو تو

---

..... **باب: التوكل واليقين، ٢/١٣٩٤، الرقم: ٤١٦٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/٣٠،٥٢: ٥/٢٢٩، والطيالسي فى المسند، ١/١١، الرقم: ٥١، والحميدي فى المسند، ١/١٨١، الرقم: ٣٦٩، وأبو يعلى فى المسند، ١/٢١٢، الرقم: ٢٤٧، والشيباني فى الآحاد والمثاني، ٤/٢٢٩، الرقم: ٢٢١٣، والقضاعي فى مسند الشهاب، ٢/٣١٩، الرقم: ١٤٤٤۔**

**الحديث رقم ٣٣٨: أخرجه الخوارزمي فى جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/٨٥، وأبو نعيم الأصبهانى فى مسند أبى حنيفة برواية أبى حنيفة من ثلاثياته عن بريدة رضی اللہ عنہ، ١/١٥٠، ١٥١، والرويانى فى ←**

(سوالات کے نتیجے میں) کہے گا: میں نے ایسا ہی کہا جیسا میں نے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا، میں نہیں جانتا (وہ صحیح تھا یا غلط)۔ پس وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہم جانتے تھے کہ تم ایسا ہی کہو گے۔ پس زمین سے کہا جائے گا کہ اس پر مِل جا۔ پس وہ اس پر اکٹھی ہو جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جائیں گی۔ وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کو اس کی قبر سے اٹھائے گا۔''

اسے امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔

**٣٣٦/١١۔ رَوَى أَبُو حَنِيفَةَ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ: التَّاجِرُ الصُّدُّوقُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ**

المسند برواية أبي حنيفة من ثلاثياته عن بريدة ﷺ، ١/٦٣، الرقم: ٦، والترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء الدال على الخير كفاعله، ٥/٤١، رقم: ٢٦٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٥٧، وأبو يعلى في المسند، ٧/٢٧٥، الرقم: ٤٢٩٦، والبزار في المسند، ٥/١٥٠، الرقم: ١٧٤٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٤، الرقم: ٢٣٨٤، وفي المعجم الكبير، ١٧/٢٢٨، الرقم: ٦٣١، ٦٣٢، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٨٥، الرقم: ٨٦، وأبو بكر الإسماعيلي في معجم شيوخ أبي بكر، ١/٤٦٦، والصيداوي في معجم الشيوخ، ١/١٨٤۔

**الحديث رقم ٣٣٩: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢/٨٥، الرقم: ١٥١٨، وابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستغفار، ٢/١٢٥٤، الرقم: ٣٨١٩، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/٣٣٠، الرقم: ٤٥٦، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٩١، الرقم: ٧٦٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٤٨، الرقم: ٢٢٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٢٨١، الرقم: ١٠٦٦٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥١، الرقم: ٦٢١٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٠٩، الرقم: ٢٥٠٢۔**

وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ يَومَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَبُو حَنِيْفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سچا (ایمان دار) تاجر قیامت کے دن انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ (ان کی رفاقت میں) ہوگا۔''

اسے امام ابوحنیفہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

**٣٣٧/١٢۔ رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ قَالَ لَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مُخْلِصًا بِهَا قَلْبُهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَلَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا. رَوَاهُ أَبُو حَنِيْفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.**

''حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: فرمایا: جو شخص خلوصِ دل کے ساتھ ﴿ لَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ ﴾ کہتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر تم نے اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کیا جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں

---

**الحديث رقم ٣٤٠: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: السنة، باب: فى المسألة فى القبر وعذاب القبر، ٤/٢٣٨، الرقم: ٤٧٥١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٢٣٣، الرقم: ١٣٤٧٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٩٤، الرقم: ٥٣٩٤، والعسقلانى فى فتح البارى، ٣/٢٣٧۔**

کو رزق دیا جاتا ہے وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر (واپس اپنے گھروں کو) لوٹتے ہیں۔''

اسے امام ابوحنیفہ، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**٣٣٨/١٣۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ ﷺ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ: الدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ.**

**رَوَاهُ أَبُوحَنِيْفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت ابوحنیفہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ﷺ سے سنا انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا (اجر و ثواب کے حصول میں) اس نیکی کے کرنے والے کی طرح ہی ہے۔''

اسے امام ابوحنیفہ، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٣٣٩/١٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَمِنْ ضِيْقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.**

**وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.**

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

---

**الحديث رقم ٣٤١: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: السنة، باب: فى المسألة فى القبر وعذاب القبر، ٤/٢٣٨، الرقم: ٤٧٥١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٢٣٣، الرقم: ٢۔**

فرمایا: جو شخص پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ خیال بھی نہیں کرتا۔''

اسے امام ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

**٣٤٠/١٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه في رواية طويلة: قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ، فَيَقُوْلُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنَّ اللهَ هَدَاهُ قَالَ: كُنْتُ أَعْبُدُ اللهَ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ: فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا ..... فَيَقُوْلُ: دَعُونِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ: اسْكُنْ.**

**رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اس سے سوال کرتا ہے: تو کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ اسے ہدایت عطا فرماتا ہے اور وہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے: تو اس عظیم ہستی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے: یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پس اس کے سوا اس سے کسی اور شے کے متعلق نہیں پوچھا جاتا اور اسی روایت میں ہے، وہ کہتا ہے: مجھے چھوڑ دو تاکہ میں جاؤں اپنے گھر والوں کو بشارت دوں۔ اسے کہا جاتا ہے: یہیں سکون سے رہو۔''

اسے امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٤١/١٦۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اسْتَعِيْذُوْا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ: وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ حِيْنَ يُقَالُ لَهُ: يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِيْنُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟

وفي رواية له قَالَ: وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الإِسْلَامُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَيَقُوْلَانِ وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ.

وفي رواية له: فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ ﷻ: ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ [إبراهيم: ٢٧] قَالَ: فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ

---

**الحديث رقم ٣٤٢: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر القبر والبلى، ٢/١٤٢٦، الرقم: ٤٢٦٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/١٣٩، الرقم: ٢٥١٣٣، وابن منده فى كتاب الإيمان، ٢/٩٦٧، الرقم: ١٠٦٧، وعبد الله بن أحمد فى السنة، ١/٣٠٨، الرقم: ٦٠٢، والعسقلانى فى فتح البارى، ٣/٢٤٠۔**

**الْجَنَّةِ قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رُوْحِهَا وَطِيْبِهَا قَالَ: وَيُفْتَحُ لَهُ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهِ ..... الحديث. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.**

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہم ایک انصاری کے جنازہ کے لئے گئے جب قبر تک پہنچے تو اسے ابھی تک لحد میں نہیں اتارا گیا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کے اردگرد ہم بھی یوں خاموش ہو کر بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کو کریدنے لگے اور سر مبارک کو اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو پھر فرمایا: مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ (اس کے ساتھی) پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں۔ اس وقت اس سے پوچھا جاتا ہے: اے انسان! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، پس اسے بٹھا کر اسے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر وہ (فرشتے) اس سے سوال کرتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ (فرشتے) اس سے سوال کرتے ہیں: یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف مبعوث کی گئی تھی؟ وہ کہتا ہے: یہ تو محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دونوں پوچھتے ہیں تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی لہٰذا ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو

---

**الحديث رقم ٣٤٣: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: من كان مفتاحا للخير، ١/٨٧، الرقم: ٢٣٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٨٧، الرقم: ٩٨.**

دنیا و آخرت میں سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے﴾ کا یہی مطلب ہے پس آسمان سے ایک پکارنے والے کی آواز آتی ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا لہٰذا جنت میں اس کا بستر لگا دو اور اس کیلئے جنت کا ایک دروازہ کھول دو اور اسے جنتی لباس پہنا دو۔ پس اس کے ذریعے اسے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور تاحدِ نظر اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے۔''

اسے امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

**٣٤٢/١٧۔ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَأَمَّا فِتْنَةُ الْقَبْرِ فَبِي تُفْتَنُوْنَ وَعَنِّي تُسْأَلُوْنَ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ أُجْلِسَ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوفٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: فِيْمَ كُنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: فِي الإِسْلَامِ فَيُقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللهَ ؟ فَيَقُوْلُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللهَ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى**

---

**الحديث رقم ٣٤٤: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فضل من تعلم القرآن وعلمه، ١/٧٨، الرقم: ٢١٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥/١٧، الرقم: ٨٠٣١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٢٧، الرقم: ١٢٣٠١، ٣/٢٤٢، الرقم: ١٣٥٦٦، والدارمي في السنن، ٢/٥٢٥، الرقم: ٣٣٢٦، والحاكم فى المستدرك، ١/٧٤٣، الرقم: ٢٠٤٦، وقال الحاكم : وقد روى هذا حديث من ثلاثه أوجه عن أنس ﷺ هذا أمثلها، والبيهقيفى شعب الإيمان، ٢/٥٥١، الرقم: ٢٦٨٨، والطيالسى في المسند، ١/٢٨٣، الرقم: ٢١٢٤، والحارث فى المسند (زوائد الهيثمى)، ٢/٧٣٩، الرقم: ٧٣٣۔**

الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ وَيُقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى..... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قبر کا امتحان میرے ہی بارے میں ہوتا ہے اور (قبر میں) تم سے میرے ہی متعلق پوچھا جاتا ہے۔ پس اگر کوئی نیک آدمی ہوتا ہے تو اسے بغیر کسی ڈر اور خوف کے اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے، پھر اسے کہا جاتا ہے: تو کس ملّت سے تھا؟ وہ کہتا ہے: دین اسلام پر۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: یہ کون شخص ہیں؟ وہ کہتا ہے: یہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر مبعوث ہوئے۔ پس ہم نے ان کی تصدیق کی۔ اس سے کہا جاتا ہے کیا تو نے اللہ کو دیکھ رکھا ہے؟ وہ کہتا ہے: کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا۔ پس جہنم کی طرف سے اس کی قبر میں سوراخ کر دیا جاتا ہے۔ پس وہ اس کی طرف دیکھتا ہے اس کا بعض اس کے بعض کو تباہ کر رہا ہے پھر اسے کہا جاتا ہے۔ اس کی طرف دیکھ جس سے اللہ عزوجل نے تمہیں بچا لیا۔ پھر

---

**الحديث رقم ٣٤٥: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: الورع والتقوى، ٢/١٤١٠، الرقم: ٤٢١٨، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٧٩، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢/١٥٧، الرقم: ١٦٥١، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٤/١٥٧، الرقم: ٤٦٤٦، والقضاعى فى مسند الشهاب، ٢/٣٩، الرقم: ٨٣٧، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥/١٧٩، الرقم: ٧٨٨٩۔**

**الحديث رقم ٣٤٦: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: من كان مفتاحا للخير، ١/٨٦، الرقم: ٢٣٧، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/٤٤، الرقم: ٢٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٢٧، الرقم: ٢٩٧۔ ٢٩٨، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٤٤، الرقم: ٩٦٨، وأبو نعيم في ←**

جنت کی طرف سے اس کی قبر میں ایک سوراخ کر دیا جاتا ہے تو وہ اس کی رونق و جمال کی طرف دیکھتا ہے۔ پس اسے کہا جاتا ہے: یہ ہے تیرا جنت میں ٹھکانہ، تو یقین پر زندہ رہا اِسی پر مرا اور اِسی پر تجھے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو زندہ کیا جائے گا۔''

اسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

**٣٤٣/١٨۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ فَطُوْبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ، مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ خیر (دراصل) خزانے ہیں اور ان خزانوں کو کھولنے کی چابیاں بھی ہیں۔ اس شخص کو مبارک ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر کی چابی بنا دیا اور شر کو بند کرنے والا بنا دیا اور بربادی ہو اس شخص کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نے شر کی چابی اور خیر کو بند کرنے والا بنا دیا۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**٣٤٤/١٩۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ. قَالُوْا: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ، هُمْ أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنِّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيّ.**

---

..... **حلية الأولياء، ٣/٢٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٥٥، الرقم: ٦٩٧-٦٩٨، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٤٢٠، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٧/١، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٢٩١۔**

وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون (خوش نصیب) ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن کی (کثرت سے) تلاوت کرنے والے، وہی اللہ والے اور اس کے خواص ہیں۔''

اسے امام ابن ماجہ، نسائی، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

**٣٤٥/٢٠۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ. وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ. وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تدبیر کے برابر کوئی عقل مندی نہیں، حرام سے اجتناب کرنے سے بڑھ کر کوئی پرہیز گاری نہیں اور عمدہ اخلاق سے اعلیٰ کوئی حسب ونسب نہیں۔''

اسے امام ابن ماجہ، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**٣٤٦/٢١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ**

---

**الحديث رقم ٣٤٧: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الأدب، باب: بر الوالدين، ٢/١٢٠٧، الرقم: ٣٦٦٠، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/٩٣، الرقم: ٢٩٧٤٠۔**

**الحديث رقم ٣٤٨: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: لزوم المساجد وانتظار الصلاة، ١/٢٦٢، الرقم: ٨٠١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٧٢، الرقم: ٦٤٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٥٤۔**

مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيْحَ لِلْخَيْرِ، مَغَالِيْقَ لِلشَّرِّ. وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيْحَ لِلشَّرِّ، مَغَالِيْقَ لِلْخَيْرِ، فَطُوْبَى لِمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مَفَاتِيْحَ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مَفَاتِيْحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا هُمْ أَهْلُ الْمُعَافَاةِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ رَجَبٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے بعض لوگ خیر کی کنجیاں اور شر کے تالے ہیں اور لوگوں میں سے بعض لوگ شر کی کنجیاں اور خیر کے تالے ہیں۔ سو مبارکباد ہو ان لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے خیر کی کنجیاں تھما دیں اور ہلاکت ہو ان کے لئے جن کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے شر کی کنجیاں تھما دیں۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابونعیم، ابن ابی عاصم، ابن مبارک اور بیہقی نے

---

**الحديث رقم ٣٤٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥١، وأبو يعلى فى المسند، ٣/٢٨٨، الرقم: ١٧٤٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٣٠٩، الرقم: ٨٥٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٣٦، الرقم: ٥٧٦، وابن المبارك في الزهد، ١/١١٨، الرقم: ٣٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٣٧، الرقم: ٤٠٨٥، وابن عدي فى الكامل، ٤/١٤٧، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٤/١٧٠، وفي سير أعلام النبلاء، ١١/٤٣٣، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٢٧٠.**

روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت زید بن اسلم ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو دنیا و آخرت میں عافیت سے ہی ہوں گے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا اور ابن رجب نے روایت کیا ہے۔

**٣٤٧/٢٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أَوْقِيَّةٍ، كُلُّ أَوْقِيَّةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: أَنَّى هَذَا؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے اور ہر اوقیہ (ثواب میں) زمین و آسمان کے درمیان ہر چیز سے بہتر ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک کسی شخص کا جنت میں درجہ بلند کیا جائے گا تو وہ عرض کرے گا: یہ کیسے ہوا؟ کہا جائے گا: تیرے بیٹے کا تیرے لیے مغفرت طلب کرنے کی وجہ سے۔''

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

**الحديث رقم ٣٥٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٠، الرقم: ٢٤٨٣٧، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/٤٣، الرقم: ٢٣، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٠٢، الرقم: ٨١٧، وابن المبارك في الزهد، ١/١٢٢، الرقم: ٤٠٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٣٢۔ ٣٣٣، الرقم: ٣٦٧، وابن رجب في التخويف من النار، ١/١٦٨۔**

٣٤٨/٢٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَغْرِبَ، فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ، وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُسْرِعًا، قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: أَبْشِرُوا، هَذَا رَبُّكُمْ، قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبوابِ السَّمَاءِ، يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ، يَقُولُ: انْظُرُوْا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً، وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ أُخْرَى. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پس جو بیٹھنے والے حضرات تھے وہ بیٹھ گئے اور جو جانے والے تھے وہ چلے گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس تیزی سے تشریف لائے کہ آپ کا سانس پھولا ہوا تھا، اور آپ ﷺ نے اپنے مبارک گھٹنوں سے کپڑا ہٹایا ہوا تھا، پھر فرمایا: تم خوش ہو جاؤ کہ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھولا اور تمہارا ذکر فرشتوں سے فخریہ کر رہا ہے اور فرما رہا ہے: میرے بندوں کی جانب دیکھو کہ ایک فریضہ ادا کر کے دوسرے کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔''

---

**الحديث رقم ٣٥١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/٤٠٣، الرقم: ٣٨١٩، وابن حبان فى الصحيح، ١٣/٤٤٧، الرقم: ٦٠٨٤، والحاكم فى المستدرك، ٤/٤٦٠، الرقم: ٨٢٧٨، وأبو يعلى فى المسند، ٩/٢٣٣، الرقم: ٥٣٤٠، والبخاري فى الأدب المفرد، ١/٣١٤، الرقم: ٩١١، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ٩/٣٠٤، وقال: رواه أحمد مطولًا ومختصراً، ورواه أبو يعلى، ورجالهما فى المطول رجال الصحيح، وأورده ابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤، وقال: رواه الحافظ الضياء المقدسي، وقال: هذا عندي على شرط مسلم۔**

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**٣٤٩/ ٢٤۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَعْجَبُ مِنَ الشَّابِ لَيْسَتْ لَهُ صَبْوَةٌ.**

**رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.**

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو پسند فرماتا ہے جس میں لہو ولعب کی رغبت نہ ہو۔''

اس حدیث کو امام احمد، ابویعلی، طبرانی اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

**٣٥٠/ ٢٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَلِجَهَنَّمَ جِسْرٌ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ وَأَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ عَلَيْهِ كَلَالِيْبُ وَحَسَكٌ يَأْخُذُوْنَ مَنْ شَاءَ اللهُ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَأَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَالْمَلَائِكَةُ يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُسَلَّمٌ وَمُكَوَّرٌ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ مَنْدَهْ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْبَيْهَقِيُّ**

**الحديث رقم ٣٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١٦٥، الرقم: ١٢٦٩٥، إسناده قوي، ورجاله ثقات رجال الشيخين، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٣/ ٣٥٩، الرقم: ٣٤٠٠، والمعمر بن راشد فى الجامع، ١١/ ٢٨٦، والمقدسي فى الأحاديث المختارة، ٧/ ٢٥٥، الرقم: ٢٧٠٣، ٢٧٠٤، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٤، وقال: إسناده حسن، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٥۔**

بِنَحْوِهِ.

وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم پر ایک پل (صراط) ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ اس پل پر ٹیڑھے منہ والے لوہے کے سخت کانٹے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جسے عذاب دینا چاہے گا وہ اس کو پکڑ لیں گے اور کچھ لوگ اس پل پر سے آنکھ جھپکنے کی دیر میں گزر جائیں گے اور کچھ بجلی کی سی تیزی سے اور کچھ ہوا کی رفتار سے اور کچھ طاقتور تیز رفتار گھوڑوں کی رفتار سے اور کچھ عام سواریوں کی رفتار سے اس پر سے گزر جائیں گے۔ فرشتے اس دوران ''ربّ سلّم، ربّ سلّم'' کی صدائیں لگا رہے ہوں گے۔ پس پل صراط سے نجات پانے والے عذاب سے بچ جائیں گے اسی طرح جو تھوڑا بہت زخمی ہوگا وہ بھی جہنم سے نجات پا جائے گا اور کوئی آگ میں منہ کے بل اوندھا گر پڑے گا۔''

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی الدنیا، ابن مندہ، ابن مبارک اور اسی طرح بیہقی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

٣٥١/٢٦۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أُرِيَ الْأُمَمَ بِالْمَوْسِمِ، فَرَاثَتْ عَلَيْهِ أُمَّتُهُ، قَالَ: فَأُرِيْتُ أُمَّتِي فَأَعْجَبَنِي كَثْرَتُهُمْ، قَدْ مَلَؤُوا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ، فَقِيْلَ لِي: إِنَّ مَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهُ، ثُمَّ قَامَ ـ يَعْنِي آخَرُ ـ فَقَالَ: يَا

رَسُوْلَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمع ہونے کے مقام پر (میدان حشر میں) سابقہ امتیں دکھائی گئیں تو آپ کی امت نے آپ کے پاس (حاضر ہونے میں) دیر کی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر مجھے اپنی اُمت دکھائی گئی تو ان کی کثرت سے مجھے خوشی ہوئی کہ انہوں نے میدانی اور پہاڑی زمین کو بھر دیا ہے۔ پس مجھے کہا گیا: بے شک ان کے ساتھ ستر ہزار افراد بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کراتے ہیں، نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کراتے ہیں، نہ بدشگونی لیتے ہیں اور اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔ پس عکاشہ بن محصن نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرما لے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ اس میں تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔‘‘

اسے امام احمد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے، اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٣٥٢/٢٧۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: زِدْنَا

---

**الحديث رقم ٣٥٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٣٩٣، الرقم: ٢٣٣٣٦، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٦٨، وقال: إسناده حسن، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٢/١٢٢۔**

يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَهَكَذَا، وَجَمَعَ كَفَّهُ، قَالَ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَهَكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: دَعْنِي يَا عُمَرُ، مَا عَلَيْكَ أَنْ يُّدْخِلَنَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّةَ كُلَّنَا؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ ﷻ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَدَقَ عُمَرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ رِجَالُ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ ﷻ نے مجھ سے میری امت کے چار لاکھ افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے برابر اتنے اور آپ نے اپنی ہتھیلی کو اکٹھا کیا۔ انہوں نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اور

---

**الحديث رقم ٣٥٤: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ٢/٤٠٦، الرقم: ٦٤٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/٤٨٢، الرقم: ٧٧٧، وابن المبارك فى كتاب الزهد، ١/٥٠، الرقم: ١٥٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٣١، الرقم: ٥١١٠، والهيثمى فى موارد الظمان، ١/٦١٧، الرقم: ٢٤٩٤، وفى مجمع الزوائد، ١٠/٣٠٨۔**

**الحديث رقم ٣٥٥: أخرجه الدارمى فى السنن، ١/١١٤، الرقم: ٣٦٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢/٢٩٤، الرقم: ١٨٢٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٥٨، الرقم: ١٣٩۔١٤٠، والديلمى عن عائشة رضى الله عنها فى مسند الفردوس، ٣/٦٨، الرقم: ٤١٩٤، وابن عمر الأزدى فى مسند الربيع، ١/٣٦٥، الرقم: ٩٤٧، وابن المبارك فى الزهد، ١/٤٠٧، الرقم: ١١٤١، والحكيم الترمذي نحوه فى نوادر ←**

اضافہ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے برابر اتنے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر (ازراہ ادب) بس کیجئے، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے عمر! مجھے چھوڑ دو، آپ کو کیا پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام کو (بلا حساب) جنت میں داخل فرما دیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو اپنی مخلوق کو ایک ہی چلو سے جنت میں داخل فرما دے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند قوی اور رجال ثقات اور بخاری و مسلم کے رجال ہیں۔

**٣٥٣/٢٨۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَابَ عَنَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً، فَظَنَنَّا أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ قُبِضَتْ فِيْهَا، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْتَشَارَنِي فِي أُمَّتِي مَاذَا أَفْعَلُ بِهِمْ؟ فَقُلْتُ: مَا شِئْتَ أَي رَبِّ! هُمْ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ، فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ كَذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا أُحْزِنُكَ فِي أُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَبَشَّرَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ**

---

..... الأصول، ٣/٤٢، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١/٣٤٣، والمناوی فی فيض القدير، ٤/٣٩٠۔

الحديث رقم ٣٥٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٧٢، الرقم: ٣٤٢٨٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩١، الرقم: ١٠٣٤٨، والهناد في الزهد، ١/٢٧٧، الرقم: ٤٨٩، ٢/٦٠٨، الرقم: ١٣٠١، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٤٤٥۔

حِسَابٌ..... الحديث. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن ہماری نظروں سے اوجھل رہے، آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی حجرہ مبارک سے باہر تشریف نہیں لائیں گے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض کر لی گئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سرِ انور اٹھا کر فرمایا: بے شک میرے رب نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان سے کیا معاملہ کروں؟ تو میں نے عرض کیا: اے رب! جیسا تو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اس نے دوبارہ مجھ سے مشورہ طلب فرمایا تو میں نے اسی طرح عرض کیا۔ پس اس نے فرمایا: اے محمد! میں تجھے تیری امت کے بارے غمگین نہیں کروں گا، اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ بے شک میرے ستر ہزار امتی جن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٥٤/٢٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ اللهُ عزوجل: وَعِزَّتِي لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَأَمْنَيْنِ إِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمَّنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن اکٹھے نہیں کروں گا

---

**الحديث رقم ٣٥٧: أخرجه ابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/٢٩، الرقم: ٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٦٥، الرقم: ٦٣٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٥۔**

اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف رکھے گا تو میں اسے قیامت کے روز امن میں رکھوں گا اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے روز خوف میں مبتلا کروں گا۔''

اسے امام ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٣٠/٣٥٥۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ. رَوَاهُ الدَّارَمِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.**

**وفي رواية: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ ثَابِتٌ فِي الْقَلْبِ وَعِلْمٌ فِي اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةٌ عَلَى عِبَادِهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.**

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں ہوتا ہے اور یہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے یہ ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔''

اسے امام دارمی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں راسخ ہوتا ہے اور ایک علم زبان پر (جاری ہوتا) ہے۔ پس یہ علم اللہ کے بندوں پر حجت ہے (یعنی اگر صحیح عمل نہیں کریں گے تو یہ ان کے خلاف گواہ ہوگا)۔''

---

**الحديث رقم ٣٥٨: أخرجه ابن أبى الدنيا فى الأولياء، ١/٥٣، الرقم: ٣٦، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/١٤٣۔**

**الحديث رقم ٣٥٩: أخرجه ابن أبى الدنيا في الأولياء، ١/٣٧، الرقم: ١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١١٢، الرقم: ٧٥٢٧، وفي مسند الشاميين، ٢/١٠، الرقم: ٨٢٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٢، الرقم: ٤٥٨١، وقال: رواه الطبراني بإسناد جيد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٧٧، وقال: إسناده جيد۔**

اسے امام بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

**٣٥٦ / ٣١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ مُوسَى عليه السلام حِيْنَ كَلَّمَ رَبَّهُ. أَي رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِي ذِكْرًا. قَالَ: أَيُّ عِبَادِكَ أَغْنَى؟ قَالَ: الرَّاضِي بِمَا أَعْطَيْتُهُ. قَالَ: أَي رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ؟ قَالَ: الَّذِي يَحْكُمُ عَلَى نَفْسِهِ بِمَا يَحْكُمُ عَلَى النَّاسِ.**

**رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے تو عرض کیا: اے میرے رب! تجھے اپنے بندوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو سب سے زیادہ میرا ذکر کرنے والا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! تیرے بندوں میں سے زیادہ امیر کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میری عطا پر راضی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا: اے اللہ! تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ حکمت و دانش والا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اپنی ذات کے بارے میں بھی وہی فیصلہ کرے جو وہ دوسرے لوگوں کے لئے کرتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٣٥٧ / ٣٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: لِلّٰهِ ضَنَائِنُ مِنْ عِبَادِهِ، يَغْذُوْهُمْ فِي رَحْمَتِهِ، وَيُحْيِيْهِمْ فِي عَافِيَتِهِ، وَإِذَا**

---

**الحديث رقم ٣٦٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ٢٣٨، الرقم: ٧٨٠، وفي المعجم الكبير، ٨ / ١٢٩، الرقم: ٧٥٨٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣ / ٦٣٢، الرقم: ٥٩٨٠، والذهبي فى ميزان الاعتدال، ٧ / ٣٧٨، الرقم: ١٠٢٧٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٢٧٠۔**

تَوَفَّاهُمْ، تَوَفَّاهُمْ إِلَى جَنَّتِهِ، أُولَئِكَ الَّذِيْنَ تَمُرُّ عَلَيْهِمُ الْفِتَنُ كَقَطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، وَهُمْ مِنْهَا فِي عَافِيَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ایسے ہوتے ہیں جنہیں وہ اپنی خاص رحمت سے نوازتا ہے اور اُنہیں اپنی عافیت میں زندہ رکھتا ہے۔ جب انہیں موت دیتا ہے تو اپنی جنت کی خاطر دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر آزمائشیں یوں گزرتی ہیں جیسے اندھیری رات (آتی ہے اور) گزر جاتی ہے، اور وہ (اولیاء اللہ) ان آزمائشوں سے عافیت میں رہتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا، ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣/٣٥٨۔ عَنِ الْحَسَنِ يَقُوْلُ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ شِئْتُمْ لَأُقْسِمَنَّ لَكُمْ بِاللهِ أَنَّ أَحَبَّ عِبَادِ اللهِ الَّذِيْنَ يُحَبِّبُوْنَ اللهَ إِلَى عِبَادِهِ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ بِالنَّصِيْحَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے

---

**الحديث رقم ٣٦١: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٦/١٨٥، الرقم: ٥٩٤٢، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥/٣٤٣، الرقم: ٦٨٦٠، والديلمی فی مسند الفردوس، ٤/٢٨٥، الرقم: ٦٨٤٢، والربيع عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما فی المسند، ١/٢٣، الرقم: ١، والقضاعی فی مسند الشهاب، ١/١١٩، الرقم: ١٤٨، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/٦١ وقال رجاله موثّقون.**

کسی نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میں تمہارے لئے اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں بے شک اللہ کے محبوب ترین بندے (یعنی اولیاء اللہ) وہ ہیں جو لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت ڈالتے ہیں اور اس زمین پر (لوگوں کی) خیر خواہی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔''

اسے امام ابن ابی الدنیا اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

**٣٥٩/ ٣٤۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا يُجْلِسُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَغْشَي وُجُوْهَهُمُ النُّوْرُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جِيِّدٍ.**

**وفي رواية: إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْلَسَهُمْ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ وَأَلْقَى عَلَيْهِمُ السُّبَاتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلْقِ.**

**رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں وہ روزِ قیامت نور کے منبروں پر بٹھائے گا نور ان کے چہروں پر جھلملا رہا ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کے حساب سے فارغ ہو جائے (یعنی اِن سے حساب بھی نہیں لیا جائے گا)۔''

---

**الحديث رقم ٣٦٢: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ١٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ١٨٤، الرقم: ٦١٣٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٢٦٩۔**

**الحديث رقم ٣٦٣: أخرجه البيهقي في دلائل النّبوّة، ٦/ ٥١٣، والسّيوطى فى مفتاح الجنة، ١/ ٦٨۔**

اس حدیث کو امام طبرانی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ انہیں نور کے منبروں پر بٹھائے گا اور ان پر ہلکی سی نیند طاری کر دے گا یہاں تک کہ وہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**٣٦٠/٣٥۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ نَاشِيءٍ يَنْشَأُ فِي الْعِبَادَةِ حَتَّى يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ أَجْرَ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ صِدِّيْقًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ نَحْوَهُ.**

''حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بھی نوجوان اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھتا ہے یہاں تک کہ اس کی موت آ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ننانوے صدیقین کا ثواب عطا فرماتا ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام دیلمی نے بھی اسی کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

**٣٦١/٣٦۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ، وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِنْ نِيَّتِهِ، وَكُلٌّ**

---

**الحديث رقم ٣٦٤: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٣/٣٠٦، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٩/٣١٣، والخطيب البغدادي في مواضع أوهام الجمع والتفريق، ١/٢٥٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٤٥.**

يَّعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ، فَإِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا ثَارَ فِي قَلْبِهِ نُوْرٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔ پس جب مومن کوئی (نیک) عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں (اس نیک عمل کی برکت سے) نور پھوٹ پڑتا ہے۔''

اسے طبرانی، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٦٢/٣٧۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ وِلَايَةِ اللهِ ثَـلَاثًا: إِذَا رَأَى حَقًّا مِنْ حُقُوْقِ اللهِ لَمْ يُؤَخِّرْهُ إِلَى أَيَّامٍ لَا يُدْرِكُهَا وَأَنْ يَّعْمَلَ الْعَمَلَ الصَّالِحَ فِي الْعَلَانِيَّةِ عَلَى قِوَامٍ مِنْ عَمَلِهِ فِي السَّرِيْرَةِ وَهُوَ يَجْمَعُ مَا يَعْجَلُ صِلَاحَ مَا يَأْمَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فَهٰكَذَا وَلِيُّ اللهِ وَعَقَدَ بِيَدِهِ ثَـلَاثًا. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی دوستی کے موجبات تین ہیں: جب وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے کوئی حق دیکھے تو اس کو ان دنوں کے لئے موخر نہ کر دے جن کو وہ نہ پا سکے (یعنی اس حق کی ادائیگی میں جتنا ممکن ہو سکے جلدی کرے) اور یہ کہ وہ خلوت میں اپنے عمل کی پختگی کے ساتھ اعلانیہ طور پر بھی نیک عمل بجا لائے (تاکہ دوسروں کو ترغیب ملے) اور وہ جس میں جلدی کرتا ہے اس کو اس چیز کے ساتھ جمع کرے جس کی اصلاح کی وہ امید رکھتا

---

**الحديث رقم ٣٦٥: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٣/٣٠٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٤٥۔**

ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس طرح اللہ کا ولی ہوتا ہے اور آپ نے اپنے دستِ اقدس کے ساتھ تین گرہیں لگائیں۔''

اس حدیث کو امام ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**٣٦٣/٣٨۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعُلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ هَذِهِ الأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ، يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.**

''حضرت عبد الرحمٰن بن علاء حضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ سے سننے والے (یعنی صحابی) نے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اس اُمت کے آخر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے لئے اجر اس اُمت کے اولین کے برابر ہوگا، وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

**٣٦٤/٣٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْتِي الشُّهَدَاءَ فَإِذَا أَتَى فُرْضَةَ الشِّعْبِ، يَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، ثُمَّ كَانَ أَبُوبَكْرٍ رضي الله عنه بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَفْعَلُهُ، وَكَانَ عُمَرُ**

---

**الحديث رقم ٣٦٦: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٥١، الرقم: ١٠٥٤٩، وفي كتاب الزهد الكبير، ٢/١٩٠، الرقم: ٤٥٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ١١٩، الرقم: ٥٠٥٣۔**

# مصادر التخریج


١۔ **القرآن الحکیم۔**

٢۔ **آجری،** ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م ٣٦٠ھ)۔ **الشریعة۔** ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤٢٠ھ/ ١٩٩٩ء۔

٣۔ **ابن ابی دنیا،** ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ **الأولیاء۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٤١٣ھ۔

٤۔ **ابن ابی دنیا،** ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ **من عاش بعد الموت۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٤١٣ھ۔

٥۔ **ابن ابی شیبہ،** ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔ ٢٣٥ھ/ ٧٧٦۔٨٤٩ء)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٦۔ **ابن ابی حاتم،** عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن إدریس ابو محمد الرازی التمیمی (٣٢٧ء)۔ **الجرح والتعدیل۔** بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی، ١٢٧١ھ۔

٧۔ **ابن ابی عاصم،** ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ **الجهاد۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤٠٩ھ۔

٨۔ **ابن ابی عاصم،** ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/

٨٢٢ـ٩٠٠ء)۔ **الزهد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ١٤٠٨ھ۔

٩۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦ـ٢٨٧ھ/ ٨٢٢ـ٩٠٠ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

١٠۔ **ابن اثیر**، ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (٥٥٥ـ٦٣٠ھ/ ١١٦٠ـ١٢٣٣ء)۔ **أسد الغابة فی معرفة الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

١١۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١ـ٧٢٨ھ/ ١٢٦٣ـ١٣٢٨ء)۔ **إقتضاء الصراط المستقیم**۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ١٩٧٨۔

١٢۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١ـ٧٢٨ھ/ ١٢٦٣ـ١٣٢٨ء)۔ **الفرقان بین اولیاء الرحمن واولیاء الشیطان**۔

١٣۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١ـ٧٢٨ھ/١٢٦٣ـ ١٣٢٨ء)۔ **مجموع فتاوی**۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

١٤۔ **ابن جارود**، ابومحمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (٣٠٧ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ١٤١٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

١٥۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣ـ٢٣٠ھ/٧٥٠ـ ٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٦۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠ـ ٥٧٩ھ/١١١٦ـ١٢٠١ء)۔ **صفوة الصفوة**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء

۱۷۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **المنتظم فی تاریخ الملوك والأمم**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

۱۸۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **الوفا بأحوال المصطفیٰ** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۱۹۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۳۹۵ھ۔

۲۰۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۲۱۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **مشاهیر علماء الأمصار**۔ بیروت، لبنان: دارلکتب العلمیۃ، ۱۹۵۹ء۔

۲۲۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة فی تمییز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۲۳۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان + اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۲۴۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔

۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخيص الحبير فى أحاديث الرافعى الكبير**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

۲۵۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۲۶۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۷۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **القول المسدد في الذب عن المسند للإمام احمد**۔ القاهرة، مصر: مكتبة ابن تيمية، ۱۴۰۱ھ۔

۲۸۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۲۹۔ **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثين باصبهان والواردين عليها** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ۔

۳۰۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحيح** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۳۱۔ **ابن خلاد**، الو الحسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد رامھر مزی (۵۷۶ھ)۔ **أمثال الحديث المروية عن النبی ﷺ** ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب

الثقافیۃ، ۱۴۰۹ھ۔

۳۲۔ **ابن درھم**، ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درھم (۲۴۵۔۲۴۰ھ)۔ **الزھد وصفة الزاھدین**۔ طنطا: دار الصحابۃ للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۳۳۔ **ابن راھویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۳۴۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **التخویف من النار والتعریف بحال دارالبوار**۔ دمشق، شام: مکتبہ دارالبیان، ۱۳۹۹ھ۔

۳۵۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۳۶۔ **ابن راشد**، معمر بن راشد الازدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۳۷۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۸۔ **ابن السُنّي**، احمد بن محمد الدینوری (۲۸۴۔۳۶۴ھ)۔ **عمل الیوم واللیلة**، بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء۔

۳۹۔ **ابن عبدا لبر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الإستیعاب فی معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

٤٠۔ **ابن عبدا لبر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

٤١۔ **ابن عبدالبر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **جامع بيان العلم و فضله**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

٤٢۔ **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔۳۶۵ھ)۔ **الكامل فی ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔

٤٣۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاريخ دمشق الكبير (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

٤٤۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تهذيب تاريخ دمشق الكبير**۔ بیروت، لبنان، دارالمیسر ہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

٤٥۔ **ابن قانع**، عبد الباقی (۲۶۵۔۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ۱۴۱۸ھ۔

٤٦۔ **ابن قتیبہ**، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (۲۱۳۔۲۷۶ھ)۔ **تأويل مختلف الحديث**۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۲ء۔

٤٧۔ **ابن قیم**، ابو عبد محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔ **حاشيه على سنن أبى داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء۔

۴۸۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایة و النهایة**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۴۹۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۵۰۔ **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۵۱۔ **ابن مبارک**، ابوعبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ **کتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵۲۔ **ابن مبارک**، ابوعبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ **الجهاد**۔ تونس: دار تونسیہ۔

۵۳۔ **ابن منجویہ**، احمد بن علی الاصبہانی (۳۴۷۔۴۲۸ھ)۔ **رجال صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۷ھ۔

۵۴۔ **ابن مندہ**، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۵۵۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السیرة النبویة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۵۶۔ **ابوداود**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۵۷۔ **ابوعبد اللہ**، احمد بن ابراہیم بن کثیر دورقی (۱۶۸۔۲۴۶ھ)۔ **مسند سعد بن أبی وقاص**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۷ھ۔

٥٨۔ **ابو علا مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥٩۔ **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٦٠۔ **ابو محاسن**، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

٦١۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٦٢۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **دلائل النبوة**۔ حیدرآباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء۔

٦٣۔ **أبو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

٦٤۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **مسند الإمام أبی حنیفة**۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الکوثر، ۱۴۱۵ھ۔

٦٥۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **کتاب الأربعین علی مذهب المتحققین من الصوفیة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

٦٦۔ **ابو یعلی،** احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند۔** دمشق، شام: دار المأمون للتراث،۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

٦٧۔ **ابو یعلی،** احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم۔** فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریۃ، ۱۴۰۷ھ۔

٦٨۔ **احمد بن حنبل،** ابوعبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابۃ۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٦٩۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٧٠۔ **احمد بن حنبل،** ابوعبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **الورع۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ،۱۴۰۳ھ۔

٧١۔ **ازدی،** ربیع بن حبیب بن عمر بصری، **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب۔** بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

٧٢۔ **إسماعیلی،** ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی، **معمجم الشیوخ أبی بکر الإسماعیلي۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبۃ العلم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

٧٣۔ **بخاری،** ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد۔** بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٧٤۔ **بخاری،** ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/

٨١٠ـ٨٧٠ء) **التاريخ الكبير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ۔

٧٥۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ـ٢٥٦ھ/ ٨١٠ـ٨٧٠ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٧٦۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠ـ٢٩٢ھ/ ٨٢٥ـ٩٠٥ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٧٧۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦ـ٥١٦ھ/١٠٤٤ـ١١٢٢ء)۔ **شرح السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٧٨۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦ـ٥١٦ھ/١٠٤٤ـ١١٢٢ء)۔ **معالم التنزیل** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

٧٩۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤ـ٤٥٨ھ/ ٩٩٤ـ١٠٦٦ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ١٤٠١ھ۔

٨٠۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤ـ٤٥٨ھ/ ٩٩٤ـ١٠٦٦ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

٨١۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤ـ٤٥٨ھ/ ٩٩٤ـ١٠٦٦ء)۔ **الزھد الکبیر**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٩٩٦ء۔

٨٢۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (٣٨٤ـ٤٥٨ھ/ ٩٩٤ـ١٠٦٦ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤١٠ھ/ ١٩٨٩ء۔

٨٣۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٨٤۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤١٠ھ/ ١٩٨٩ء

٨٥۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٨٦۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔ ٢٧٩ھ/ ٨٢٥۔٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

٨٧۔ **حارث**، ابن ابی اسامۃ (١٨٦۔ ٢٨٢ھ)۔ **بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ و السیرۃ النبویۃ، ١٤١٣ھ/ ١٩٩٢ء۔

٨٨۔ **حاکم**، ابو عبداللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔٤٠٥ھ/٩٣٣۔١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین** ۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١/١٩٩٠۔

٨٩۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔٤٠٥ھ/٩٣٣۔١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین** ۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

٩٠۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/۱۹۷۹۔

٩١۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان و التعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٩٢۔ **حصکفی**، صدر الدین موسیٰ بن زکریا (م۶۵۰ھ)۔ **مسند الإمام أبی حنیفة**۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔

٩٣۔ **حکیم ترمذی**، ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٩٤۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (م۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

٩٥۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٩٦۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **موضح أوهام الجمع والتفریق**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱۴۰۷ء۔

٩٧۔ **خطیب تبریزی**، ولی الدین أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م۷۴۱ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

٩٨۔ **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، أبوبکر (۳۳۴۔۳۱۱ھ)۔ **السنۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

٩٩۔ **خوارزمی**، ابو المويد محمد بن محمود الخوارزمی (٥٩٣۔٦٦٥ھ)۔ **جامع المسانيد**۔ بيروت، لبنان۔

١٠٠۔ **دارمی**، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/ ٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بيروت، لبنان: دار الكتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

١٠١۔ **الدمشقي**، ابو عبدالله محمد بن ابی بكر الحنبلی (٦٩١۔٧٥١ھ)۔ **المنار المنيف في الصحيح والضعيف**۔ حلب، شام: مكتب المطبوعات الاسلامية، ١٤١٣ھ۔

١٠٢۔ **دارقطنی**، ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔٣٨٥ھ/ ٩١٨۔٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بيروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/ ١٩٦٦ء۔

١٠٣۔ **دولابی**، الامام الحافظ أبو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (٢٢٤۔٣١٠)۔ **الذرية الطاهرة النبوية**۔ كويت: الدار السلفية۔ ١٤٠٧

١٠٤۔ **ديلمی**، ابو شجاع شيرويہ بن شہردار بن شيرويہ بن فناخسرو ہمذانی (٤٤٥۔٥٠٩ھ/ ١٠٥٣۔١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميہ، ١٩٨٦ء۔

١٠٥۔ **ذھبی**، شمس الدين محمد بن احمد الذھبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **ميزان الإعتدال فی نقد الرجال**۔ بيروت، لبنان، دارالكتب العلميہ، ١٩٩٥ء۔

١٠٦۔ **ذھبی**، شمس الدين محمد بن احمد الذھبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بيروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

١٠٧۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسين بن علی تيمی (٥٤٣۔٦٠٦ھ/ ١١٤٩۔١٢١٠ء)۔ **التفسير الكبير**۔ تہران، ايران: دار الكتب العلميہ۔

١٠٩۔ **رویانی**، ابو بکر فی بن ہارون (۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

١١٠۔ **الزرعي**، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔ **نقد المنقول بين المردود والمقبول**۔ بیروت، لبنان: دارالقادری، ۱۴۱۱ھ۔

١١١۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواهب اللدنية** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

١١٢۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

١١٣۔ **زیلعی**، ابو محمد عبداللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**۔ مصر، دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

١١٤۔ **سبکی**، تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام انصاری (۶۸۳۔۷۵۶ھ/ ۱۲۸۴۔۱۳۵۵ء)۔ **شفاء السقام فی زيارة خير الانام**۔ حیدر آباد، بھارت: دائرہ معارف نظامیہ، ۱۳۱۵ھ۔

١١٥۔ **سعید بن منصور**، ابو عثمان الخراسانی، (م ۲۲۷ھ)، **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دارا لعصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

١١٦۔ **سندی**، نور الدین بن عبدالهادی، أبو الحسن (م ۱۱۳۸ھ)۔ **حاشيه على سنن النسائی**۔ حلب، شام: مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

١١٧۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن

عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

۱۱۸۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **تنویر الحوالك شرح موطأ مالك** ،مصر: مکتبہ التجاریہ الکبری، ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء۔

۱۱۹۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۲۰۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الحاوي للفتاوی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۲۵ھ۔

۱۲۱۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الحاوي للفتاوی**۔ لائلپور، باکستان: المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، ۷۹۲ھ۔

۱۲۲۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۱۲۳۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۱۲۴۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن

عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن ابن ماجة**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۱۲۵۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **مفتاح الجنة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: الجامعۃ الإسلامیۃ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۲۶۔ **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۱۲۷۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **المسند** ۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۱۲۸۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **السنن المأثورة**۔ بیروت لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۲۹۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۱۳۰۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدیر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۱۳۱۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۳۲۔ **صیداوی**، محمد بن أحمد بن جمیع، أبو الحسین (۳۰۵۔ ۴۰۲)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

١٣٣۔ **طاہر القادری،** ڈاکٹر محمد طاہر القادری ۔ **عرفان القرآن۔** لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

١٣٤۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **مسند الشامیین۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

١٣٥۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٣٦۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الصغیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٣٧۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر۔** موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

١٣٨۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر۔** قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

١٣٩۔ **طبری،** ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٤٠۔ **طبری،** ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **تاریخ الأمم والملوك** ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

١٤١۔ **طبری،** ابوعباس احمد بن محمد، (٦٩٤ھ)۔ **ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی۔** دار الکتب العصریہ۔

١٤٢۔ **طبری،** ابوعباس احمد بن محمد، (٦٩٤ھ)۔ **الریاض النضرۃ۔** بیروت،

لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

١٤٣۔ **طحاوی،** ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

١٤٤۔ **طحاوی،** ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

١٤٥۔ **طیالسی،** ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

١٤٦۔ **عبد اللہ بن احمد بن حنبل** (۲۱۳۔۲۹۰ھ)۔ **السنة**۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔

١٤٧۔ **عبد بن حمید،** ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

١٤٨۔ **عبدالرزاق،** ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

١٤٩۔ **عجلونی،** ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفا و مزیل الألباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

١٥٠۔ **عظیم آبادی،** ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبی داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

١٥١۔ **غزالی**، ابو حامد محمد بن محمد الغزالی (٤٥٠۔٥٠٥ھ)۔ **الإحیاء**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

١٥٢۔ **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (٢٠٧۔٣٠١ھ)۔ **دلائل النبوۃ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔

١٥٣۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ **الشفا بتعریف حقوق المصطفی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

١٥٤۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض (٤٧٦۔٥٤٤ھ/١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ **الشفاء**۔ ملتان، پاکستان: عبدالتواب اکیڈمی۔

١٥٥۔ **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (٢٨٤۔٣٨٠ھ/٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٥٦۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین فی اخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

١٥٧۔ **قسطلانی**، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (٨٥١۔ ٩٢٣ھ/ ١٤٤٨۔١٥١٧ء)۔ **المواھب اللدنیۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤١٢ھ/ ١٩٩١ء۔

١٥٨۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (م٤٥٤ھ)۔ **مسند الشھاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

١٥٩۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (٧٦٢۔٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجۃ**

**فی زوائد ابن ماجة**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

١٦٠۔ **الالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

١٦١۔ **الالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **کرامات أولیاء اللہ** ﷻ۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبۃ، ۱۴۱۲ھ۔

١٦٢۔ **مالک**، ابن انس بن مالکص بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔ ۱۷۹ھ/۷۱۲۔۷۹۵ء)۔**الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

١٦٣۔ **المحاملی**، حسین بن اسماعیل الضبی ابو عبداللہ (۲۳۵۔۳۳۰ھ)۔ **أمالی المحاملی**۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

١٦٤۔ **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظیم قدر الصلاۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

١٦٥۔ **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

١٦٦۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

١٦٧۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تهذيب الكمال**۔

بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱٦۸۔ **مسلم**، ابن الحجاج قشیری (۲۰٦۔ ۲٦۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱٦۹۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ٦۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۷۰۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ٦۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارہ**۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۷۱۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔ ۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵۔۱٦۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵٦ھ۔

۱۷۲۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔٦۵٦ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۷۳۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱٦ھ/۱۹۹۵ء۔

۱۷۴۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۷۵۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **فضائل الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۷٦۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ

بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

۱۷۷۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تهذيب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۱۷۸۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۷۹۔ **ہناد**، ہناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

۱۸۰۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۸۱۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۸۲۔ **یاقوت بغدادی**، یاقوت بن عبداللہ الحموی، ابوعبداللہ (م۶۲۶ھ)۔ **معجم البلدان**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔